قرآن کے اسباق
حصہ سوئم
دعاؤں کا طالب
خاکسار : عبدالحلیم صدیق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتساب

میں اپنی کتاب "قرآن میں اسباق حصہ سوم" اپنے والدین کے نام وقف کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اسے ان کے گناہوں کی معافی اور آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین! میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرمائے اور مجھے ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین! اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے، میرے اہل و عیال، رشتہ داروں، دوستوں اور اس کو پڑھنے والوں کے لیے باعث اجر و ہدایت بنائے۔ آمین!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ حصہ سوم

اے مسلمانو! کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ دنیا بھر میں مسلمان ہر میدان میں پیچھے کیوں ہیں؟ اگر ہم محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کی کامیابی کے راز پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ان کا قرآن کے ساتھ مضبوط تعلق تھا۔ انہوں نے نہ صرف اس پر غور کیا بلکہ اس کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں نافذ بھی کیا جس کی وجہ سے ان کے معاشرے میں انصاف کی بالادستی قائم ہوئی۔ جس نے انہیں ہمدرد اور خیال رکھنے والا بنا دیا اور اس کے نتیجے میں انہوں نے سائنس سمیت ہر میدان میں برتری اور خوشحالی حاصل کی۔ ہر شخص اپنے باطن کو جانتا ہے، قرآن اللہ سے ڈرتے ہوئے انسان کو اپنے کردار کو سمجھنے، پرکھنے اور سنوارنے میں مدد کرتا ہے۔ آج لاکھوں لوگ ہماری وجہ سے نہیں بلکہ قرآن پر غور کرنے سے اسلام قبول کر رہے ہیں۔

اے مسلمانو! ذرا اس بات پر غور کرو: اگر تم سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو جائے جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں تھا، اور ایک مجرم کے طور پر جج کے سامنے پیش ہوتے ہو اور التجا کرتے ہو، "می لارڈ، مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ ایک جرم ہے۔" جج کا جواب ہو گا "قانون سے لاعلمی کوئی عذر نہیں ہے۔" تو سوچو کیا قیامت کے دن قرآن سے لاعلمی عذر ہو گا؟ نہیں! قرآن اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کی تلاوت کرنا کافی نہیں ہے۔ اس کی تعلیمات پر غور کرنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے پرہیزگار لوگوں کے لیے (2:2)۔ یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبیؐ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں (38:29)۔ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، اب ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا (54:32)؟ کیا اِن لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا، یا دلوں پر اُن کے قفل چڑھے ہوئے ہیں (47:24)؟ اگر ہم عربی سیکھیں تو بہتر ہے، لیکن اگر ہم اسے اس زبان میں پڑھیں جس کو ہم سمجھتے ہیں، تو یہ ہماری صحیح سمت میں رہنمائی کرے گا۔ قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہمیں اس کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں لاگو کرنا چاہیے۔ قرآن میں کوئی فرقے دیوبندی، بریلوی، سنی، شیعہ نہیں، بس مسلم ہے۔ ہم مسلم بننے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے صرف ایک ہی جنت میں جائے گا۔ صحابہ نے پوچھا وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: وہ لوگ جو قرآن، میری سنت اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل کریں گے۔ وہ سب مسلم تھے۔

آنجہانی امریکی صدر نکسن کا ایک مشیر تھا جس کا نام رابرٹ کرین تھا۔ اس نے عوامی اور بین الاقوامی قانون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کی ہوئی تھیں۔ وہ ہارورڈ سوسائٹی آف انٹرنیشنل لاء کے صدر بھی تھے۔ صدر نکسن نے انہیں اپنا مشیر برائے خارجہ امور اور امریکی قومی سلامتی کونسل کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر منتخب کیا تھا۔ اس کا شمار امریکہ کے اہم سیاسی ماہرین میں ہوتا تھا۔ اس نے امریکہ میں مرکز برائے تہذیب و تجدید کی بنیاد

رکھی، اور وہ چھ زبانوں پر عبور رکھتا تھا۔ ایک دن امریکی صدر نکسن نے اسلام کے بارے میں پڑھنا چاہا تو اس نے امریکی انٹیلی جنس ایجنسی CIA سے کہا کہ وہ اس کے لیے اس موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ تیار کرے۔ چونکہ ان کی تیار کردہ تحقیق تھوڑی لمبی تھی، اس لیے، اس نے اپنے مشیر، رابرٹ کرین کو کہا کہ وہ اس تحقیق کو پڑھ کر اس کا خلاصہ تیار کرے۔ رابرٹ نے تحقیق پڑھی، اور پھر اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کے لیے اسلامی سیمینارز اور لیکچرز میں شرکت کرنے لگا۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ رابرٹ کرین کے اسلام قبول کرنے کی خبر پورے امریکہ میں گونج اٹھی۔ انہوں نے 1981 میں اسلام قبول کیا اور حضرت عمر فاروقؓ کے نام پر اپنا نام (فاروق) رکھا۔ ان کا پورا نام فاروق عبدالحق تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ **ان کے اسلام قبول کرنے کی وجہ یہ تھی کہ قانون کا طالب علم ہونے کی وجہ سے اس نے اسلام میں وہ تمام قوانین پائے جن کا اس نے مطالعہ کیا تھا۔** اس نے کہا کہ ہارورڈ یونیورسٹی میں 3 سال تک اپنی تعلیم کے دوران اسے قوانین میں لفظ "انصاف" کا ذکر ایک بار بھی نہیں ملا۔ اسلام میں اس لفظ کا ذکر بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں: ہم ایک قانونی مکالمے میں تھے، اور ایک یہودی قانون کے پروفیسر ہمارے ساتھ تھے، تو اس نے بات شروع کی اور پھر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں تحقیق کرنا شروع کر دی، اس کو خاموش کرنے کے لیے، اس نے اس سے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے امریکی آئین میں وراثت کے قانون کا سائز؟ کہنے لگا: ہاں آٹھ جلدوں سے زیادہ پر مشتمل ہے۔ پھر اس نے اس سے کہا: اگر اسلام میں وراثت کا قانون دس سطروں سے زیادہ نہ ہو تو کیا وہ اس بات پر یقین کرے گا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے؟ اس نے کہا، یہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ میں نے اس کو قرآن مجید کی وراثت کی آیات پڑھ کر سنائیں اور اس کے سامنے پیش کیں اور وہ کئی دنوں کے بعد میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: انسان کا دماغ اس جامعیت کے ساتھ تمام قرابت داریوں کو شمار نہیں کر سکتا جو کسی کو نہ بھولے۔ پھر وراثت کو اس انصاف کے ساتھ تقسیم کرتا ہے کہ کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ پھر یہ یہودی پروفیسر بھی مسلمان ہو گیا۔ ڈاکٹر رابرٹ کرین کا انتقال 2021 میں 92 سال کی عمر میں ہوا۔ بہت دلچسپ سوال: اس نے پوچھا مسلمان کب اسلام قبول کریں گے! یعنی مسلمان کب سمجھ کر قرآن کو پڑھ کر مسلم بنے گا اور اندھی تقلید کے چکر سے نکلے گا۔

یاد رکھواے مسلمانو: اللہ کبھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جو اپنے اوصاف نہیں بدلتی۔ قرآن کہتا ہے: حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی(13:11)۔ اللہ تعالیٰ نہ دکھاوے کو پسند کرتا ہے، نہ منافقت کو، نہ ظلم کو، نہ جبر کو، نہ جھوٹ کو، نہ وعدہ خلافی کو، نہ ملاوٹ کو، نہ رشتے توڑنے کو۔ اے مسلمان، اپنے حال کا جائزہ لو، کیا ہم یہ سب نہیں کر رہے؟ یاد رکھیں کہ اللہ کفر کو برداشت کرتا ہے لیکن ظلم کو برداشت نہیں کرتا۔

دعاؤں کا طالب
عبدالحلیم صدیق

انڈکس

نمبر	سورت	صفحہ	نمبر	سورت	صفحہ
42	الشوریٰ	6	79	النازعٰت	70
43	الزخرف	10	80	عَبَس	71
44	الدخان	14	81	التکویر	72
45	الجاثیہ	15	82	الانفطار	72
46	الاحقاف	18	83	المطففین	73
47	محمد	21	84	الانشقاق	74
48	الفتح	23	85	البروج	75
49	الحجرات	26	86	الطارق	75
50	ق	27	87	الاعلیٰ	76
51	الذاریات	29	88	الغاشیہ	76
52	الطور	31	89	الفجر	77
53	النجم	33	90	البلد	78
54	القمر	34	91	الشّمس	78
55	الرحمٰن	36	92	اللیل	79
56	الواقعہ	38	93	الضحیٰ	79
57	الحدید	40	94	الانشرح	80
58	المجادلہ	43	95	التین	80
59	الحشر	45	96	العلق	80
60	الممتحنہ	47	97	القدر	81
61	الصّف	48	98	البینہ	81
62	الجمعہ	49	99	الزلزال	82
63	المنافقون	50	100	العدیٰت	82
64	التغابن	51	101	القارعہ	82
65	الطلاق	52	102	التکاثر	83
66	التحریم	54	103	العصر	83
67	الملک	55	104	الھمزہ	83
68	القلم	57	105	الفیل	83
69	الحاقہ	58	106	قریش	84
70	المعارج	60	107	الماعون	84
71	نوح	61	108	الکوثر	84
72	الجن	62	109	الکافرون	84
73	المزمل	63	110	النصر	85
74	المدثر	64	111	اللھب	85
75	القیامہ	66	112	الاخلاص	85
76	الدھر	67	113	الفلق	85
77	المرسلات	68	114	الناس	86
78	النبا	69		اختتامی کلمات	86

موضوعات کا انڈکس

	موضوع	صفحہ نمبر
1.	اللہ	6،10،14،16،24،30،37،41،44،46،50،51،53،57،78،82،83،91
2.	محمدؐ	6،10،14،16،18،21،24،28،32،33،39،24،49،50،52،56،59،61،62،66، 67،68،69،71،74،75،79،80،82،83،84،85،90
3.	کافر	8،12،15،16،20،22،25،28،32،35،51،52،53،58،61،62،68،70،71، 72،73،77،78،80،82،83،86،89،90،91
4.	مومن	7،16،19،22،25،27،30،32،35،42،44،50،51،58،59،62،69،76،83،86،90
5.	انبیاءؑ	11،15،19،30،42،50،61،63،73
6.	نصیحت	8،13،17،21،26،27،31،34،37،39،43،48،49،52،53،54،56،58،60،65، 66،67،70،71،77،78،80،82،83،84،85،86،87،90
7.	غور کریں	17،20،23،28،31،33،40،64،69،70،72،73،74،76،79،80،81،89
8.	تنبیہ	21،28،29،31،33،34،36،38،55،57،67،68،77،78،85،88،89
9.	اخرالزماں	18،37،40،60،61،63،68،71،72،74،75،76،78،81،86،87،88
10.	قرآن	10،14،16،18،39،54
11.	اسباق	9،14
12.	احکامات	26،44،48،55
13.	اہم آیات	50،51،55،63،69
13.	مشرک	8،12،3534،65،89
14۔	منافق	8،23،25،43،45،47
15.	جنت	38،40،72،80
16.	دوزخ	41،72،80
17.	یوم البعث	29،37
18.	شرک	20
19.	مثالیں	57
20.	جنگی احکام	22
21.	یوم الجزاء	29،38
22.	جہاد	46
22.	جن	64
23.	فرشتے	74
23.	دعا	91،92

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

42 سورت الشوریٰ میں اسباق

سورت الشوریٰ قرآن مجید کی 42ویں سورت ہے جس میں 53 آیات ہیں۔اس کا نام آیت 38 سے ماخوذ ہے۔ یہ سورت اللہ کی حاکمیت، مشاورت کے ذریعے رہنمائی حاصل کرنے کی اہمیت، اور کفر اور راستبازی کے نتائج پر زور دیتی ہے، آخر میں مومنوں کو خدا کی خوشنودی کے لیے کوشش کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: حٰم، عسق۔ وہ ہے جو غالب اور حکمت والا ہے اس نے تم پر وحی کی جیسے تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں پر وحی کرتا رہا ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ وہ بلند اور عظیم ہے۔ قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں۔ فرشتے اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور زمین والوں کے حق میں استغفار کرتے ہیں۔ بے شک وہ بخشنے والا اور رحیم ہے (5-1)۔ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے، جن کے ذریعے وہ تمہاری نسلیں بڑھاتا ہے۔اور چوپایوں کے جوڑے بنائے۔ کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں۔ وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں، جسے چاہتا ہے کثرت سے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپاتلا دیتا ہے۔ وہ ہر چیز سے باخبر ہے (12-11)۔ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔ وہ زبردست اور غالب ہے (19)۔ وہ سینوں میں چھپے راز تک جانتا ہے۔ وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے۔ وہ ان لوگوں کی دعاؤں کا جواب دیتا ہے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں اور انہیں اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دیتا ہے۔ لیکن کافروں کے لیے سخت سزا ہے (26-24)۔آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔ یا جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے (50-49)۔ صرف اللہ ہی نگہبان ہے۔ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور قدر کرنے والا ہے۔

محمدؐ: جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو اپنا ولی بنایا ہے، اللہ ان پر نگراں ہے۔ تم ان کے طرزِ عمل کے ذمہ دار نہیں ہو (6)۔ اسی طرح اے نبیؐ ہم نے یہ قرآن عربی میں وحی کیا ہے تاکہ تم مکہ اور اس کے آس پاس کی بستیوں میں رہنے والوں کو خبردار کر دو اور اس دن سے ڈرو جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا جہنم میں (7)۔ ان سے کہو کہ جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے، اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں (10)۔ اس نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور جسے ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے اور جس کی ہدایت ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دی تھی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ تم اس دین

کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اے محمدؐ جس چیز کی طرف تم انہیں دعوت دے رہے ہو وہی بات ان کے لیے ناگوار ہے۔ **اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لیے چن لیتا ہے اور جو توبہ کرتا ہے اس کی اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے** (13)۔ اس دین کی طرف دعوت دو اور جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ اور ان کی خواہش کی پیروی نہ کرو اور کہو کہ میں اللہ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا ربّ ہے۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو ایک دن جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے (15)۔ اے نبیؐ ان سے کہہ دو کہ میں تم سے اس کام پر کوئی اجرت نہیں مانگتا البتہ قرابت کی محبت چاہتا ہوں۔ جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور قدر کرنے والا ہے (23) کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا؟ اگر اللہ چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ باطل کو مٹا دیتا ہے اور اپنے کلام سے حق کی تصدیق کرتا ہے وہ سینوں کے چھپے ہوئے راز جانتا ہے (24)۔ مان لو اپنے ربّ کی بات قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس کے ٹلنے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس دن تمہارے لیے کوئی جائے پناہ نہ ہو گی نہ کوئی تمہارے حال کو بدلنے کی کوشش کرنے والا ہو گا۔ اب اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو اے نبیؐ، ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجا۔ تمہارا کام صرف پیغام پہنچانا ہے۔ **جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر پھول جاتا ہے، لیکن جب اس کے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ اس پر الٹ پڑتا ہے تو انسان کفر کرنے لگتا ہے** (48-47)۔ کسی بشر کا یہ مقام نہیں کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے، سوائے وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیجے جس کے ذریعہ سے وہ جو چاہے وحی کرتا ہے، وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اور اسی طرح اے نبی ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف ایک روح نازل کی ہے۔ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے، لیکن ہم نے اس روح کو نور بنایا جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں راستہ دکھاتے ہیں۔ یقیناً تم لوگوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہو، اس اللہ کے راستہ کی طرف، جو زمین و آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔ بے شک تمام معاملات اللہ کی طرف لوٹتے ہیں (51-53)۔

مومن: اِس کے برعکس جو لوگ اِیمان لے آئے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ جنت کے گلستانوں میں ہوں گے، جو کچھ بھی وہ چاہیں گے اپنے ربّ کے ہاں پائیں گے یہی بڑا فضل ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں۔ (23-22)۔ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ محض اس زندگی کا سامان ہے۔ لیکن جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ان لوگوں کے لیے بہتر اور پائیدار ہے جو ایمان لائے اور اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے پرہیز

کرتے ہیں۔ اور اگر غصہ آجائے تو درگزر کرتے ہیں۔ اور جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور اپنے معاملات باہمی مشورے سے چلاتے ہیں، اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں سے غرباء پر خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ لیکن جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان پر کوئی ملامت نہیں، ملامت کے مستحق وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق زیادتیاں کرتے ہیں، ایک دردناک عذاب ان کا منتظر ہے۔ البتہ جو صبر سے کام لے اور درگزر کرے تو یہ تاکیدی امور میں سے ہے (43-36)۔

کافر: جس کو اللہ گمراہی میں پھینک دے اس کو کوئی سنبھالنے والا اللہ کے بعد نہیں۔ تم دیکھو گے کہ ظالم جب عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے "کیا واپسی کا کوئی راستہ ہے؟" اور تم دیکھو گے کہ جب وہ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت سے جھکے جا رہے ہوں گے اور اس کی طرف کن انکھیوں سے دیکھیں گے۔ اس وقت اہل ایمان کہیں گے کہ اصل خسارہ میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارے میں ڈال دیا۔ بے شک ظالم دائمی عذاب میں ہوں گے۔ ان کا کوئی حامی و سرپرست نہ ہوگا جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کو آئے۔ جس کو اللہ گمراہی میں پھینک دے اس کے لیے بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں ہے (46-44)۔

مشرک: کیا انہوں نے اس کے سوا اور سرپرست بنا لیے ہیں؟ صرف اللہ ہی نگہبان ہے۔ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے (9)۔ کیا ان کے لئے اللہ کے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے زندگی کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے اذن نہیں دیا؟ اگر حکم پہلے جاری نہ کیا گیا ہوتا تو اِن کا قضیہ طے پا چکا ہوتا۔ یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ تم ظالموں کو اپنے اعمال کے انجام سے ڈرتے ہوئے دیکھو گے جو ان پر آکر رہے گا (22-21)۔

منافق: ان کے پاس علم آنے کے بعد وہ تفرقہ میں پڑے، محض اس لیے کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔ اگر تیرے ربّ نے ان کی سزا کو ایک مقررہ وقت تک موخر کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو یقیناً ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ بے شک جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے بارے میں سخت شک میں ہیں (14)، **اور جو لوگ اللہ کی دعوت کو قبول کرنے کے بعد جھگڑتے ہیں ان کا جھگڑا ان کے ربّ کے نزدیک بالکل باطل ہے۔ اور ان پر اس کا غضب نازل ہوگا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے** (16)۔

نصیحت: اگر اللہ چاہتا تو ان کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ جہاں تک ظالموں کا تعلق ہے تو ان کا نہ کوئی سرپرست ہے نہ مددگار (8)۔ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ

یہ کتاب اور میزان نازل کیا۔ اور تم کو کیا خبر کہ شاید قیامت کی گھڑی قریب آ لگی ہو۔ جو لوگ اس کے آنے پر یقین نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی کرتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس کا آنا یقینی ہے۔ بلاشبہ جو لوگ قیامت کی گھڑی پر شک کرتے ہیں وہ گمراہی میں دور نکل گئے ہیں (18-17)۔ جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے، ہم اس کی کھیتی بڑھا دیتے ہیں۔ اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دیتے ہیں لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں (20)۔ اگر اللہ اپنے بندوں کا رزق بڑھا دے تو وہ زمین میں سرکشی کریں گے۔ لیکن وہ جو چاہتا ہے ٹھیک مقدار میں نازل کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور سب کچھ دیکھنے والا اور مشاہدہ کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہونے پر بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی قابل تعریف کارساز ہے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور ان میں جو مخلوقات اس نے پھیلا رکھی ہیں۔ اور وہ جب چاہے ان سب کو اکٹھا کر سکتا ہے۔ **تم پر جو بھی مصیبت آئے؛ یہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ اس میں سے بہت کچھ وہ معاف کر دیتا ہے۔** تم زمین میں اپنے خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے مقابلے میں تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے وہ جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح چلتے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر کے ان جہازوں کو سمندر کی سطح پر بے حرکت چھوڑ دے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر متقی اور شکر گزار کے لیے۔ یا اُن پر سوار ہونے والوں کے بہت سے گناہوں سے درگزر کرتے ہوئے ان کے چند کرتوتوں کی پاداش میں انہیں ڈبو دے۔ پھر جو لوگ ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کوئی جائے فرار نہیں ہے (35-27)۔

اسباق: 1) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کی ملک ہیں (یعنی آزمائش کے لیے جو کچھ ہمیں دنیا میں دیا گیا، جس پر ہم اتراتے ہیں وہ اس کی ملک ہیں)۔ 2) اللہ ہی سب کا ولی ہے۔ 3) قرآن عربی میں اس لیے نازل ہوا تاکہ عربی اس کے پیغام کو سمجھ جائیں۔ 4) آدمؑ سے لے کر محمدؐ تک تمام انبیاء، نے ایک ہی مذہب کی تبلیغ کی، یعنی صرف اللہ ہی ہے جس پر بھروسہ کیا جائے اور اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ 5) جو توبہ کرتا ہے اللہ اس کی اپنے راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، لہٰذا کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ 6) جب انسان ہماری رحمت کا مزہ چکھتا ہے تو وہ تکبر کرنے لگتا ہے، اور جب اسے اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو کفر کرنے لگتا ہے۔ 7) ملامت کے مستحق وہ لوگ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ 8) اصل خسارہ میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارے میں ڈال دیا۔ 9) تم پر جو بھی مصیبت آئے؛ یہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ اس میں سے بہت کچھ وہ معاف کر دیتا ہے۔ 10) قیامت کے دن ظالم کا کوئی حامی نہ ہوگا۔ 11) قیامت کی گھڑی آ کر رہے گی۔ 12) جو لوگ ایمان لانے کے بعد جھگڑتے ہیں ان کا

جھگڑنا ان کے ربّ کے نزدیک بالکل باطل ہے۔13) جو لوگ قیامت کے آنے میں شک کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور بھٹک گئے ہیں، اس کا آنا یقینی ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

43 سورت الزخرُف میں اسباق

سورت الزخرف قرآن مجید کی 43ویں سورت ہے جس میں 89آیات ہیں۔اس کا نام آیت 35 سے ماخوذ ہے۔ یہ سورت اللہ کو یاد کرنے کی اہمیت اور شرک اور مادیت کے خطرات سے خبردار کرتی ہے، کفر کے نتائج اور حق کے راستے پر چلنے والوں کے لیے اجر وثواب پر روشنی ڈالتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: کیاانہوں نے کوئی منصوبہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے؟ اچھا تو پھر ہم بھی ایک منصوبہ بنالیتے ہیں۔ کیاانہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں سنتے نہیں ہیں؟ ہم سب کچھ سن رہے ہیں اور ہمارے فرشتے اِن کے پاس ہی لکھ رہے ہیں (79-80)۔ ان سے کہو "**اگر واقعی رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے عبادت کرنے والا میں ہوتا۔** " پاک ہے آسمانوں اور زمین کا فرماں روا، عرش کا مالک، اُن ساری باتوں سے جو یہ لوگ اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اچھا، انہیں اپنے باطل خیالات میں غرق اور اپنے کھیل میں منہمک رہنے دو، یہاں تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس کا انہیں خوف دلایا جارہا ہے (81-83)۔ وہی ہے جو آسمانوں میں خدا ہے اور زمین میں خدا ہے اور وہی حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ بہت بالا وبرتر ہے وہ جس کے قبضے میں زمین اور آسمانوں اور ہر اُس چیز کی بادشاہی ہے جو زمین وآسمان کے درمیان پائی جاتی ہے۔ اور وہی قیامت کی گھڑی کا علم رکھتا ہے، اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو (84-85)۔ اُس کو چھوڑ کر یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ کسی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے، **اِلّا یہ کہ کوئی علم کی بناء پر حق کی شہادت دے** (86)۔ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو یہ خود کہیں گے اللہ نے! پھر کہاں سے یہ دھوکا کھارہے ہیں، ہم رسول کی اس پکار کو گواہ بنائیں گے: "اے ربّ، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لانے سے انکاری ہیں" (87-88)۔

قرآن: حٰ مٓ۔ قسم ہے اِس واضح کتاب کی کہ ہم نے اِسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم لوگ اِسے سمجھو۔ اور درحقیقت یہ امُّ الکتاب میں ثبت ہے، ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب ہے (1-4)۔

محمدؐ: اب کیا اے نبیؐ، تم بہروں کو سناؤ گے؟ یا اندھوں اور صریح گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں کو راہ دکھاؤ گے؟ اب تو ہمیں اِن کو سزا دینی ہے خواہ ہم تمہیں دنیا سے اٹھالیں، یا تم کو آنکھوں سے اِن کا وہ انجام دکھادیں جس کا ہم نے اِن سے وعدہ کیا ہے؟ ہمیں اِن پر پوری قدرت حاصل ہے۔ تم بہر حال اُس کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو جو وحی کے ذریعہ سے تمہارے پاس بھیجی گئی ہے، یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے بہت بڑا شرف ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنی ہوگی تم سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے تھے اُن سب سے پوچھ لو، کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا کوئی دوسرے معبود بھی مقرر کیے تھے کہ اُن کی بندگی کی جائے (40-45)؟ اچھا، اے نبیؐ، ان سے در گزر کرو اور کہہ دو کہ "سلام ہے تمہیں! " عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا (89)۔

انبیاءؑ: یاد کرو وہ وقت جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ "تم جن کی بندگی کرتے ہو میرا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ **میں صرف اسی کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا، اور وہی میری رہنمائی کرے گا۔** اور ابراہیمؑ نے اپنی اولاد میں یہی کلمہ اپنے پیچھے چھوڑا تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں (26-28)۔ ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے اعیانِ سلطنت کے پاس بھیجا، اور اس نے جا کر کہا کہ میں ربّ العالمین کا رسول ہوں۔ پھر جب اس نے ہماری نشانیاں ان کے سامنے پیش کیں تو وہ ٹھٹھے مارنے لگے۔ ہم ایک پر ایک ایسی نشانی ان کو دکھاتے چلے گئے جو پہلی سے بڑھ کر تھی، اور ہم نے اُن کو عذاب میں دھر لیا تاکہ وہ اپنی رَوش سے باز آئیں۔ ہر عذاب کے موقع پر وہ کہتے، **اے ساحر**، اپنے ربّ کی طرف سے جو منصب تجھے حاصل ہے اُس کی بناء پر ہمارے لیے اُس سے دعا کر، ہم ضرور راہِ راست پر آجائیں گے۔ مگر جوں ہی ہم اُن پر سے عذاب ہٹا دیتے وہ اپنی بات سے پھر جاتے تھے۔ایک روز فرعون نے اپنی قوم کے درمیان پکار کر کہا "لوگو، کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں ہے، اور یہ نہریں میرے نیچے نہیں بہہ رہی ہیں؟ کیا تم لوگوں کو نظر نہیں آتا؟ میں بہتر ہوں یا یہ شخص جو ذلیل و حقیر ہے، **اور اپنی بات بھی کھول کر بیان نہیں کر سکتا؟** "کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن اتارے گئے؟ یا فرشتوں کا ایک دستہ اس کی اردلی میں نہ آیا (46-53)؟" اُس نے اپنی قوم کو ہلکا سمجھا اور انہوں نے اِس کی اِطاعت کی، درحقیقت وہ تھے ہی فاسق لوگ۔ آخر کار جب انہوں نے ہمیں غضب ناک کر دیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو ایک ساتھ غرق کر دیا اور بعد والوں کے لیے پیش رو اور نمونہ عبرت بنا کر رکھ دیا (54-56)۔ اور جب **ابنِ مریمؑ کی مثال بیان کی گئی تو تمہاری قوم نے اُس پر غل مچایا اور لگے کہنے کہ کون بہتر ہے ہمارے معبود یا وہ؟** انہوں نے یہ مثال تمہارے سامنے محض اختلاف کے جذبے سے پیش کی ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ جھگڑالو لوگ ہیں۔ ابنِ مریمؑ صرف ایک بندے کے سوا کچھ نہ تھا جس پر ہم نے احسان کیا **اور بنی اسرائیل کے لیے اُسے اپنی قدرت کا ایک نمونہ بنا یا۔** ہم چاہیں تو تم سے فرشتے پیدا کر دیں جو زمین میں تمہارے جانشین ہوں۔ اور ابنِ مریمؑ دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے۔ پس اس میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو، یہی سیدھا راستہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اُس سے روک دے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ صریح نشانیاں لے کر آئے تو فرمایا کہ "میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور تمہارے سامنے ان باتوں کی حقیقت بیان کرنے آیا ہوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ میرا بھی

ربّ ہے اور تمہارا بھی۔ اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔" مگر (اُس کی اِس صاف تعلیم کے باوجود) گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس تباہی ہے اُن لوگوں کے لیے جنھوں نے ظلم کیا ایک درد ناک دن کے عذاب سے (65-57)۔

کافر و مشرک: اب کیا ہم تم سے بیزار ہو کر یہ درسِ نصیحت تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں صرف اس لیے کہ تم حد سے گزرے ہوئے ہو۔؟ پہلے گزری ہوئی قوموں میں بھی بارہا ہم نے نبی بھیجے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی نبی اُن کے ہاں آیا ہو اور انہوں نے اُس کا مذاق نہ اُڑایا ہو۔ پھر جو لوگ ان سے بدرجہا زیادہ طاقتور تھے انہیں ہم نے ہلاک کر دیا، پچھلی قوموں کی مثالیں گزر چکی ہیں (8-5)۔ اگر تم اِن لوگوں سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ خود کہیں گے کہ "انہیں اُسی زبردست علیم ہستی نے پیدا کیا ہے۔" وہی نا جس نے تمہارے لیے اِس زمین کو گہوارہ بنایا۔ اور اس میں تمہاری خاطر راستے بنا دیئے، تاکہ تم اپنی منزل مقصود کی راہ پا سکو۔ جس نے ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی اُتارا۔ اور اُس کے ذریعہ سے مُردہ زمین کو جلا اُٹھایا، اِسی طرح ایک روز تم زمین سے برآمد کیے جاؤ گے۔ وہی جس نے یہ تمام جوڑے پیدا کیے اور جس نے تمہارے لیے کشتیوں اور جانوروں کو سواری بنایا تاکہ تم اُن کی پشت پر سوار ہو اور جب اُن پر بیٹھو تو اپنے ربّ کا احسان یاد کرو اور کہو کہ "پاک ہے وہ جس نے ہمارے لیے اِن چیزوں کو مسخر کر دیا ورنہ ہم اِنہیں قابو میں لانے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اور ایک دن ہمیں اپنے ربّ کی طرف پلٹنا ہے" (14-9)۔ سب کچھ جاننے اور ماننے کے باوجود، اِن لوگوں نے اُس کے بندوں میں سے بعض کو اُس کا جز بنا ڈالا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ہے (15)۔ کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں منتخب کیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا؟ اور حال یہ ہے کہ جس اولاد کو یہ لوگ اُس خدائے رحمان کی طرف منسوب کرتے ہیں اُس کی ولادت کا مُژدہ جب خود اِن میں سے کسی کو دیا جاتا ہے تو اُس کے منہ پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔ کیا اللہ کے حصے میں وہ اولاد آئی جو زیورات میں پالی جاتی ہے اور بحث و حجت میں اپنا مدعا پوری طرح واضح نہیں کر سکتی (18-16)؟ **اِنہوں نے فرشتوں کو، جو خدائے رحمان کے خاص بندے ہیں، عورتیں قرار دے لیا۔ کیا اُن کے جسم کی ساخت اِنہوں نے دیکھی ہے؟** اِن کی گواہی لکھ لی جائے گی اور اِنہیں اِس کی جوابدہی کرنی ہو گی (19)۔ وہ کہتے ہیں "اگر خدائے رحمٰن چاہتا کہ ہم ان کی عبادت نہ کریں تو ہم کبھی ان کی عبادت نہ کرتے۔" انہیں اس معاملے کا کوئی علم نہیں۔ وہ صرف قیاس آرائی کر رہے ہیں۔ یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی جس کی بنیاد پر وہ فرشتوں کی عبادت پر جمے ہوئے ہیں؟ نہیں! بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے اسلاف کو اسی راستے پر پایا اور ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اِسی طرح تم سے پہلے جس بستی میں بھی ہم نے کوئی خبردار کرنے والا بھیجا، اُس کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے اسلاف کو اسی طریقے پر پایا اور ہم اُنہی کے نقشِ قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہر نبی نے اُن سے پوچھا، کیا تم اُسی ڈگر پر چلے جاؤ گے خواہ میں تمہیں اُس راستے سے زیادہ صحیح راستہ

بتاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ان سب نے یہی جواب دیا کہ جس دِین کی طرف بلانے کے لیے تم بھیجے گئے ہو ہم اُس کے منکر ہیں۔ پس ہم نے ان سے بدلہ لیااور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیاانجام ہوا (25-20)۔ (اس کے باوجود جب لوگ دوسروں کی بندگی کرنے لگے تو میں نے اِن کو فنا نہیں کیا) بلکہ میں اِنہیں اور ان کے آباء واجداد کو رزق دیتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس حق آگیا اور ایک ایسا رسول جس نے سب کچھ صاف صاف بیان کر دیا۔ مگر جب وہ حق اِن کے پاس آیا تو اِنھوں نے کہہ دیا کہ یہ تو جادو ہے، اور ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں (30-29)۔ کہتے ہیں یہ قرآن دونوں شہروں کے بڑے آدمیوں میں سے کسی پر کیوں نہ نازل کیا گیا؟ کیا تیرے ربّ کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کیے ہیں، اور ان میں سے کچھ لوگوں کو ہم نے دُوسرے لوگوں پر فوقیت دی ہے **تاکہ یہ ایک دوسرے سے خدمت لیں**۔ اور تیرے ربّ کی رحمت (یعنی نبوت) اُس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جو (یہ لوگ) سمیٹ رہے ہیں (32-31)۔

نصیحت: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمام لوگ کفر کے طریقے پر ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں، اور ان کی سیڑھیاں جن سے وہ اپنے بالا خانوں پر چڑھتے ہیں، اور اُن کے دروازے اور اُن کے تخت جن پر وہ تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں، سب چاندی اور سونے کے بنا دیتے۔ یہ تو محض حیاتِ دنیا کا سامان ہے، اور آخرت تیرے ربّ کے ہاں صرف متقین کے لیے ہے (35-33)۔ **جو شخص رحمان کے ذکر سے غافل رہتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں اور وہ اُس کا رفیق بن جاتا ہے۔ یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہِ راست پر آنے سے روکتے ہیں، اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں**۔ آخر کار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا تو اپنے شیطان سے کہے گا "کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، تو تو بدترین ساتھی نکلا۔" اُس وقت اُن لوگوں سے کہا جائے گا کہ جب تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہارے لیے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں (39-36)۔ کیا یہ لوگ اب اِسی چیز کے منتظر ہیں کہ اچانک اِن پر قیامت آ جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو؟ یومِ جزا متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ اُس دن جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے ان سے کہا جائے گا کہ "اے میرے بندو، آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہو گا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔" اُن کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے اور وہاں ہر چیز من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی ہو گی۔ ان سے کہا جائے گا "تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث اپنے اُن اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ تمہارے لیے یہاں بکثرت رس بھرے پھل موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔" رہے مجرمین تو وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے،

کبھی اُن کے عذاب میں کمی نہ ہو گی ، اور وہ اُس میں مایوس پڑے ہوں گے۔ ان پر ہم نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ **وہ پکاریں گے "اے مالک (جہنم کا داروغہ) ، تیرا ربّ ہمارا کام ہی تمام کر دے تو اچھا ہے" وہ جواب دے گا "تم یونہی پڑے رہو گے ، ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے تھے"** (66-78)۔

اسباق: 1) آپؐ نے فرمایا کہ اگر رحمٰن کے ہاں کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا (یعنی عیسیٰؑ کو سجدہ کرتا)۔ 2) اُس کو چھوڑ کر یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ کسی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ، اِلّایہ کہ کوئی علم کی بناء پر حق کی شہادت دے۔ 3) فرقہ واریت اندھی تقلید کا شاخسانہ ہے۔ 4) اللہ نے کچھ لوگوں کو دُوسرے لوگوں پر فوقیت دی ہے تاکہ یہ ایک دوسرے سے خدمت لیں (تاکہ نظامِ دنیا چلے)۔ 5) اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ سب کافر ہو جائیں گے تو اللہ دنیاوی زندگی میں کافروں کے گھروں کو سونے چاندی کا بنا دیتا۔ 6) جو شخص رحمان کے ذکر سے غافل رہتا ہے ، اللہ اس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتا ہے اور وہ اُس کا رفیق بن جاتا ہے۔ یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہِ راست پر آنے سے روکتے ہیں، اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جارہے ہیں۔ 7) جزا کے دن متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

44 سورت الدخان کے اسباق

سورت الدخان قرآن مجید کی 44ویں سورت ہے جس میں 59 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 10 سے لیا گیا ہے۔ یہ کفر اور قیامت کے دن کے بارے میں تنبیہ کرتی ہے ، یہ گناہ گاروں کے لیے اللہ کی سزا اور نیک لوگوں کے لیے اجر کی یقین دہانی کراتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: یقیناً وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا ربّ اور ہر اُس چیز کا ربّ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے ، اگر تم لوگ واقعی یقین رکھنے والے ہو۔ کوئی معبود اُس کے سوا نہیں ہے ، وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تمہارا رب اور تمہارے ان اسلاف کا رب جو پہلے گزر چکے ہیں (6-8)۔

قرآن: حٓ۔ مٓ۔ قسم ہے اس کتابِ مبین کی کہ ہم نے اِسے ایک بڑی خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے ، کیونکہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ وہ رات تھی جس میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ ہمارے حکم سے صادر کیا جاتا ہے (1-4)۔

محمدؐ: ہم ایک رسول بھیجنے والے ہیں ، تمہارے ربّ کی رحمت کے طور پر ، یقینا وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ اے نبیؐ ، ہم نے اس کتاب کو تمہاری زبان میں سہل بنا دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اب تم بھی انتظار کرو یہ بھی منتظر ہیں (58-59)۔

انبیاءؑ: اس سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو بھی اسی امتحان میں ڈالا۔ حضرت موسیٰؑ ان کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ اللہ سے سرکشی نہ کرو، میں تمہارے سامنے (اپنی تقرری کی) واضح دلیل پیش کرتا ہوں، اور میں اپنے اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آچکاہوں کہ تم مجھ پر حملہ کرو۔ اگر تم مجھ پر یقین نہیں کرتے تو مجھے نقصان نہ پہنچاؤ۔" آخر کار اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ یہ مجرم ہیں۔ (جواب آیا) میرے بندوں کے ساتھ رات کو روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ سمندر کو ویسے ہی چھوڑ دو۔ سارا لشکر غرق ہو جائے گا۔" کتنے باغات اور چشمے اور کھیت اور عظیم الشان محلات تھے جو انہوں نے اپنے پیچھے چھوڑے تھے اور کتنے ہی عیش و عشرت کے اسباب تھے جن سے وہ لطف اندوز ہوتے تھے۔ یہ ان کا انجام تھا، اور ہم نے دوسروں کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پھر نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں ذرا سی مہلت دی گئی۔ اسی طرح ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون سے ایک ذلت آمیز عذاب سے نجات دی جو حد سے گزر جانے والوں میں فی الواقع بڑے اونچے درجے کا آدمی تھا۔ اور اُن کی حالت جانتے ہوئے اُن کو دنیا کی دوسری قوموں پر ترجیح دی۔ اور انہیں ایسی نشانیاں دکھائیں جن میں صریح آزمائش تھی (17:33)۔

کافر: (لیکن در حقیقت وہ ایمان نہیں رکھتے) بلکہ یہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ اچھا، اس دن کا انتظار کرو جب آسمان دھویں کے ساتھ ظاہر ہو گا، جو انسانوں کو لپیٹ لے گا، یہ دردناک عذاب ہے۔ اب وہ کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ، ہم پر سے یہ عذاب ہٹادے، ہم ایمان لاتے ہیں۔ ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ایک رسول آگیا تو انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور کہا کہ یہ تو ایک دیوانہ ہے جسے دوسروں نے سکھایا ہے۔ اگر ہم عذاب کو تھوڑا سا دور کر دیں تو تم پھر وہی کرو گے جو پہلے کر رہے تھے۔ جس دن ہم سب سے سخت ضرب لگائیں گے وہ دن ہو گا جب ہم اپنا بدلہ لیں گے (16-9)۔ یہ لوگ کہتے ہیں، "ہماری پہلی موت کے علاوہ کچھ نہیں ہے، اور ہم دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو واپس لے آؤ۔ کیا وہ بہتر ہیں یا تبع اور ان سے پہلے والے؟ ہم نے انہیں صرف اس لیے تباہ کیا کہ وہ بدکار ہو گئے تھے۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے محض کھیل کے لیے پیدا نہیں کیا، ہم نے انہیں حق کے ساتھ پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ان سب کے جی اٹھنے کے لیے وقت مقرر ہے قیامت کا دن جس دن کوئی رشتہ دار اپنے رشتہ دار کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ہی انہیں کسی جگہ سے کوئی مدد ملے گی سوائے اس کے کہ اللہ خود کسی پر اپنی رحمت نازل کرے۔ وہ سب پر غالب اور رحم کرنے والا ہے (42-34)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

45 سورت الجاثیہ کے اسباق

سورۃالجاثیہ قرآن مجید کی 45ویں سورت ہے جس میں 37آیات ہیں۔ یہ ایک مکی سورہ ہے اور اس کا نام 28 آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ مومن کو مخلوق میں خدا کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے پر زور دیتی ہے، کفر اور اس کے نتائج سے خبر دار کرتی ہے، اور قیامت کے دن کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، جہاں ہر ایک کو اس کے اعمال کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: حٰم۔ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور حکیم ہے (1-2)۔ پس تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو زمین اور آسمانوں کا مالک اور سارے جہان والوں کا پروردگار ہے۔ زمین اور آسمانوں میں بڑائی اسی کے لیے ہے اور وہی زبردست اور دانا ہے۔ (36-37)۔

قرآن: یہ قرآن سراسر ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا ان کے لیے دردناک عذاب ہے (11)۔ یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں سب لوگوں کے لیے اور ہدایت اور رحمت اُن لوگوں کے لیے جو یقین لائیں (20)۔

محمدؐ: اے نبی! مومنوں سے کہہ دو کہ ان لوگوں کی خطائیں معاف کر دیں جو اللہ کی طرف سے برے دنوں کے آنے سے نہیں ڈرتے، تاکہ اللہ خود ایک گروہ کو ان کی کمائی کا بدلہ دے (14)۔ اس کے بعد اب اے نبیؐ ہم نے تم کو دِین کے معاملہ میں ایک صاف شاہراہ (شریعت) پر قائم کیا ہے۔ لہٰذا تم اسی پر چلو اور اُن لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔ پس اس کی پیروی کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو نہیں جانتے۔ یقیناً وہ اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے (18-19)۔

مومن: بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب و حکمت اور نبوت سے نوازا اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔ ہم نے انہیں دین کے معاملات میں واضح ہدایات دیں۔ پھر بھی ان کے پاس علم آنے کے بعد (جہل کی وجہ سے نہیں) آپس میں اختلاف ہوا۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف زیادتی کرنے کی خواہش سے ایسا کیا۔ قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے (16-17)۔

کافر: تباہی ہے ہر اس جھوٹے اور گنہگار کے لیے جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ سنتا ہے پھر بھی وہ اپنے کفر پر اس طرح تکبر کرتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ ایسے کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جب ہماری آیتوں میں سے کوئی چیز اس کے علم میں آتی ہے تو وہ اسے مذاق میں لیتا ہے۔

ایسے تمام لوگوں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ ان کے سامنے جہنم ہے۔ جو کچھ انھوں نے دنیا میں کمایا ہے وہ ان کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ وہ جن کو انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر ولی بنا رکھا ہے۔ ان کے لیے بڑا عذاب ہے (7-10)۔ وہ کہتے ہیں: "ہماری موجودہ دنیاوی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں ہے، یہاں ہم جیتے ہیں، اور ہم مرتے ہیں، اور یہ صرف وقت ہے جو ہمیں تباہ کرتا ہے. حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے اور صرف قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔ اور جب ان کو ہماری واضح نشانیاں سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایک ہی جھگڑا یہ ہوتا ہے کہ ''اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو ہمارے پاس واپس لاؤ'' (24-25)۔

نصیحت: جو نیکی کرے گا وہ اپنے لیے کرے گا اور جو برائی کرے گا اس کا بوجھ خود اٹھائے گا۔ تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے (15) ظالم ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور نیکوں کا ساتھی اللہ ہے (19)۔ کیا وہ لوگ جنھوں نے برائی کی ہے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو اور جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیا ان کو برابر کر دیں گے تاکہ ان کی زندگی اور موت یکساں ہو جائے؟ جو فیصلے وہ کرتے ہیں وہ بہت برے ہیں! اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ ہر جاندار کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے۔ عوام پر ہر گز ظلم نہیں کیا جائے گا۔ کیا تم نے کبھی اس شخص کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا، پھر اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا، اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ کے بعد کون اسے راہ راست پر لا سکتا ہے؟ کیا تم نصیحت نہیں کرو گے (21-23)؟ ان سے کہو کہ اللہ ہی ہے جو تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں موت دیتا ہے اور وہی ہے جو تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ اس کے باوجود اکثر لوگ نہیں جانتے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن باطل پرست خسارے میں ہوں گے (26-27)۔

غور کریں: حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے بے شمار نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری اپنی مخلوق میں اور ان جانوروں میں جنہیں اللہ زمین پر پھیلا رہا ہے ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور رات اور دن کے فرق میں اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جو رزق نازل کیا ہے، اس میں زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیا ہے، اور ہواؤں کی گردش میں ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک سنا رہے ہیں۔ پھر اللہ اور اس کی آیات کے بعد کیا ہے جس پر وہ ایمان لائیں (3-6)۔ اللہ ہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔ اس نے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے، سب کو اپنی طرف سے تمہارے تابع کر دیا۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں (12-13)۔

آخر الزماں: اس دن تم ہر قوم کو گھٹنوں کے بل گرے ہوئے دیکھو گے۔ ہر قوم کو بلایا جائے گا کہ وہ نکلے اور اس کا نامہ اعمال دیکھے اور کہا جائے گا: آج تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہمارا نامہ اعمال ہے جو تم پر حق کے ساتھ گواہی دیتا ہے۔ تم نے جو کچھ کیا ہم سب ریکارڈ کرتے تھے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بیشک یہی صریح فتح ہے۔ لیکن جن لوگوں نے حق کو جھٹلایا، ان سے کہا جائے گا: کیا تمہیں میری نشانیاں نہیں سنائی گئی تھیں؟ لیکن تم مغرور ہو گئے اور مجرم لوگ بن گئے۔" اور جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے۔ ہم صرف قیاس آرائیاں کر رہے ہیں اور بالکل بھی یقین نہیں رکھتے۔ (اس دن) ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہ انہیں گھیر لے گا اور کہا جائے گا کہ آج ہم تمہیں بھول جائیں گے جس طرح تم اپنے اس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ آگ اب تمہارا ٹھکانہ ہو گی اور تمہاری مدد کو کوئی نہیں آئے گا۔ تم اس انجام کو پہنچے کیونکہ تم نے اللہ کی نشانیوں کو مذاق کا نشانہ بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا۔ پس نہ وہ آگ سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی ان سے اصلاح کے لیے کہا جائے گا (اور اس طرح اپنے رب کو راضی کریں) (35-28)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

46 سورت الاحقاف کے اسباق

سورۃ الاحقاف قرآن مجید کی 46ویں سورت ہے جس میں 35 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 21 سے ہے۔ یہ ایمان، الٰہی انصاف، اور کفر کے نتائج کے موضوعات پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ والدین کے احترام کی اہمیت پر زور دیتی ہے اور قرآن اور اس کے پیغام کے رد کے خلاف تنبیہ کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

قرآن: اِس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے (2-1)۔ حالانکہ اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب رہنما اور رحمت بن کر آچکی ہے، اور یہ کتاب اُس کی تصدیق کرنے والی زبانِ عربی میں آئی ہے تاکہ ظالموں کو متنبہ کر دے اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو بشارت دے دے (12)۔

محمدؐ: (اور وہ واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے) جب ہم جِنّوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ قرآن سنیں۔ جب وہ اُس جگہ پہنچے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو اُنھوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے۔ انہوں نے جا کر کہا، "اے ہماری قوم کے لوگو، ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل کی گئی ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے حق اور راہِ راست کی طرف۔ اے ہماری قوم کے لوگو!

اللہ کی طرف بُلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اُس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں سے در گزر فرمائے گا اور تمہیں عذابِ الیم سے بچائے گا۔" اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں خود کوئی بل بوتا رکھتا ہے کہ اللہ کو زِچ کر دے، اور نہ اس کے کوئی ایسے حامی و سرپرست ہیں کہ اللہ سے اس کو بچالیں۔ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں(29-32)۔ پس اے نبیؐ، صبر کرو جس طرح اُولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے، اور اِن کے معاملہ میں جلدی نہ کرو۔ جس روز یہ لوگ اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا انہیں خوف دلایا جارہا ہے تو اِنہیں یوں معلوم ہوگا کہ جیسے دنیا میں دِن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ بات پہنچا دی گئی، اب کیا نافرمان لوگوں کے سوا اور کوئی ہلاک ہوگا (35)؟

انبیاءؑ: ذرا اِنہیں عاد کے بھائی (ہودؑ) کا قصہ سُناؤ جب کہ اُس نے احقاف میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا۔ اور ایسے خبردار کرنے والے اُس سے پہلے بھی گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے۔ کہ "اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، مجھے تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔" انہوں نے کہا "کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمیں بہکا کر ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دے؟ اچھا تو لے آ اپنا وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر واقعی تو سچا ہے۔" اُس نے کہا کہ "اِس کا علم تو اللہ کو ہے، اور میں صرف وہ پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو"، پھر جب انہوں نے اُس عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے "یہ بادل ہے جو ہم کو سیراب کر دے گا"۔ "نہیں، بلکہ یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔ یہ ہوا کا طوفان ہے جس میں دردناک عذاب چلا آرہا ہے، اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گا۔" آخر کار اُن کا حال یہ ہوا کہ اُن کے رہنے کی جگہوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اِس طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اُن کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے۔ اُن کو ہم نے کان، آنکھیں اور دل، سب کچھ دے رکھے تھے، مگر نہ وہ کان اُن کے کسی کام آئے، نہ آنکھیں، نہ دل، کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، اور اُسی چیز کے پھیر میں وہ آگئے جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے۔(21-26)۔

مومن: یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے، پھر اُس پر جم گئے، اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ایسے لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اپنے اُن اعمال کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔ ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اُس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنا، اور اس کے حمل اور دُودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پُوری طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اُس نے کہا "اے میرے رب، مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں، اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کو بھی نیک بنا

کر مجھے سکھ دے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور تابع فرمان (مسلم) بندوں میں سے ہوں۔ اِس طرح کے لوگوں سے ہم اُن کے بہترین اعمال کو قبول کرتے ہیں اور اُن کی بُرائیوں سے در گزر کر جاتے ہیں۔ یہ جنتی لوگوں میں شامل ہوں گے اُس سچے وعدے کے مطابق جو اِن سے کیا جاتا رہا ہے (16-13)۔

کافر: اِن لوگوں کو جب ہماری صاف صاف آیات سنائی جاتی ہیں اور حق اِن کے سامنے آجاتا ہے تو یہ کافر لوگ اُس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ کیا اُن کا کہنا یہ ہے کہ رسولؐ نے اِسے خود گھڑ لیا ہے؟ اِن سے کہو، "اگر میں نے اِسے خود گھڑ لیا ہے تو تم مجھے خدا کی پکڑ سے کچھ بھی نہ بچا سکو گے، جو باتیں تم بناتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی دینے کے لیے کافی ہے، اور وہ بڑا در گزر کرنے والا اور رحیم ہے۔" اِن سے کہو، "میں کوئی نرالا رسول تو نہیں ہوں، میں نہیں جانتا کہ کل تمہارے ساتھ کیا ہونا ہے اور میرے ساتھ کیا، میں تو صرف اُس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں ایک صاف صاف خبر دار کر دینے والے کے سوا اور کچھ نہیں ہوں۔ اے نبیؐ، ان سے کہو "کبھی تم نے سوچا بھی کہ اگر یہ کلام اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا (تو تمہارا کیا انجام ہوگا)؟ اور اِس جیسے ایک کلام پر تو بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت بھی دے چکے ہے۔ وہ ایمان لے آیا اور تم اپنے گھمنڈ میں پڑے رہے۔ ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔" جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے وہ ایمان لانے والوں کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر اِس کتاب کو مان لینا کوئی اچھا کام ہوتا تو یہ لوگ اِس معاملے میں ہم سے سبقت نہ لے جا سکتے تھے۔ چونکہ انھوں نے اُس سے ہدایت نہ پائی اس لیے اب یہ ضرور کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے (11-7)۔

شرک: اے نبیؐ، اِن سے کہو، "کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا بھی کہ وہ ہستیاں ہیں کیا جنھیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ زمین میں انھوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق و تدبیر میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اِس سے پہلے آئی ہوئی کوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ (ان عقائد کے ثبوت میں) تمہارے پاس ہو تو وہی لے آؤ اگر تم سچے ہو۔" آخر اُس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے، بلکہ اِس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے اُن کو پکار رہے ہیں اور جب تمام اِنسان جمع کیے جائیں گے اُس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے (6-4)۔

غور کریں: اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا: "اُف، تنگ کر دیا تم نے، کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد قبر سے نکالا جاؤں گا؟ حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں (اُن میں سے تو کوئی اُٹھ کر نہ آیا)" ماں اور باپ اللہ کی دوہائی دے کر کہتے ہیں "ارے بدنصیب، مان جا، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔" مگر وہ کہتا ہے "یہ سب اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں۔" یہ لوگ ہیں جن پر عذاب کا

فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے۔ اِن سے پہلے جِنّوں اور انسانوں کو جو ٹولے (اسی قماش کے) ہو گزرے ہیں اُنہیں میں یہ بھی جا شامل ہوں گے۔ بے شک یہ گھاٹے میں رہ جانے والے لوگ ہیں۔ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کے درجے اُن کے اعمال کے لحاظ سے ہیں تاکہ اللہ ان کے کیے کا پُورا پُورا بدلہ ان کو دے۔ ان پر ظلم ہر گز نہ کیا جائے گا۔ پھر جب یہ کافر آگ کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ”تم اپنے حصّے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان کا لُطف تم نے اُٹھا لیا، اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو نافرمانیاں تم نے کیں ان کی پاداش میں آج تم کو ذِلّت کا عذاب دیا جائے گا(17-20)۔

نصیحت: ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور اُن ساری چیزوں کو جو اُن کے درمیان ہیں برحق، اور ایک مدّتِ خاص کے تعین کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ مگر یہ کافر لوگ اُس حقیقت سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس سے ان کو خبردار کیا گیا ہے (3)۔ اور کیا اِن لوگوں کو یہ سجھائی نہیں دیتا کہ جس خدا نے یہ زمین اور آسمان پیدا کیے اور اُن کو بناتے ہوئے وہ نہ تھکا، وہ ضرور اِس پر قادر ہے کہ مردوں کو جلا اُٹھائے؟ کیوں نہیں، یقیناً وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔ جس روز یہ کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے، اُس وقت اِن سے پوچھا جائے گا ”کیا یہ حق نہیں ہے؟ “ یہ کہیں گے ”ہاں، ہمارے رب کی قسم (یہ واقعی حق ہے)“۔ اللہ فرمائے گا ” اچھا تو اب عذاب کا مزہ چکھو اپنے اُس انکار کی پاداش میں جو تم کرتے رہے تھے“ (33-34)۔

تنبیہ: تمہارے گردو پیش کے علاقوں میں بہت سی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم نے اپنی آیات بھیج کر بار بار طرح طرح سے اُن کو سمجھایا، شاید کہ وہ باز آجائیں۔ پھر کیوں نہ اُن ہستیوں نے اُن کی مدد کی جنہیں اللہ کو چھوڑ کر اُنہوں نے تقرُّبِ اِلَی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا؟ بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے، اور یہ تھا اُن کے جھوٹ اور ان بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے (27-28)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

47 سورت محمد کے اسباق

سورت محمد قرآن مجید کی 47 ویں سورت ہے جس میں 38 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 2 سے لیا گیا ہے۔ اس میں کافروں کے اعمال کی فضولیت اور ایمان اور عمل صالح کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، اسلام کے لیے لڑنے والوں کے لیے انعامات اور اس کی مخالفت کرنے والوں کے نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی کوتاہیوں کے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے معافی مانگو۔ اللہ ان جگہوں کو جانتا ہے جہاں تم چلتے پھرتے ہو اور جہاں تم رہتے ہو (19)۔

جنگی احکام: جب تم کافروں سے (جنگ میں) ملو تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ انہیں کچل ڈالو پھر اپنے قیدیوں کو مضبوطی سے باندھ لو۔ اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) انہیں آزاد کر دو، یا تو احسان کر و یا فدیے کا معاملہ کر لو جنگ کے ختم ہونے پر۔ یہ ہے تمہارے کرنے کا کام۔ اگر اللہ چاہتا تو خود ان سے بدلہ لے لیتا۔ (لیکن اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ وہ تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے، اللہ ان کے اعمال کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ وہ ان کی رہنمائی کرے گا اور ان کی حالت درست کرے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا جس سے اس نے انہیں آشنا کیا ہے (4-6)۔

مومن: رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جو کچھ محمدؐ پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے جو کہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کی حالت درست کر دی (2)۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کو آئے گا اور تمہارے قدم جما دے گا (7)۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اللہ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (12)۔ ہم یقیناً تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے ان لوگوں کو جان لیں جنھوں نے واقعی جہاد کیا اور ثابت قدم رہے اور تمہارے بارے میں معلوم کر لیں۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ لہٰذا، دل شکستہ نہ ہو اور صلح کی درخواست نہ کرو۔ تم غالب رہو گے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔ دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشا ہے۔ اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگار ہو تو وہ تمہیں تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارا مال نہیں مانگے گا۔ اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگتا اور تم پر دباؤ ڈالتا تو تم بخل کرتے اور اللہ تمہاری عیبوں کو ظاہر کر دیتا۔ دیکھو تم وہ ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے، لیکن تم میں سے کچھ بخل کرتے ہیں۔ جو بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ سے بخل کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ غنی ہے جب کہ تم ہی اس کے محتاج ہو۔ اگر تم روگردانی کروگے تو وہ تمہاری جگہ تمہارے علاوہ کوئی اور قوم لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے (31,33,35-38)۔

کافر: اللہ نے کافروں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے والوں کے اعمال کو ضائع کر دیا ہے (1)۔ جن لوگوں نے کفر کیا، ان کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو گھٹا کر رکھ دیا ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیزوں سے بیزار تھے۔ اس لیے اس نے ان کے کاموں کو ضائع کر دیا۔ کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ ان لوگوں کا انجام دیکھ سکیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ نے انہیں تباہ کر دیا۔ یہ کافر اسی انجام کے لیے برباد ہیں۔ یہ اس لیے کہ اللہ مومنوں کا محافظ ہے جبکہ کافروں کے لیے ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہے (8-11)۔ جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ اس عارضی زندگی کی لذت سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جیسے مویشی کھاتے ہیں۔ آگ ان کا ٹھکانہ ہوگی (12)۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان پر

ہدایت واضح ہو چکی وہ اللہ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ بلکہ اللہ ان کے تمام کاموں کو گھٹا دے گا۔ بے شک اللہ ان لوگوں کو معاف نہیں کرے گا جنہوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا **اور اپنی موت تک اپنے کفر پر قائم رہے** (32,34)۔

منافق: یہ کہتے تھے کہ کوئی سورت (جو لڑائی کا حکم دیتی) کیوں نازل نہیں ہوئی؟ لیکن جب ایک حتمی سورت نازل ہوئی جس میں لڑائی کا ذکر تھا تو تم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ آپ کی طرف ایسے دیکھ رہے تھے جیسے موت کے قریب پہنچ کر بے ہوش ہو جائیں۔ ان پر افسوس! (اُن کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی اچھی باتیں۔ لیکن جب عمل کا طریقہ واضح طور پر متعین کیا گیا تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اگر وہ اللہ پر سچے ثابت ہوتے۔ اب اگر تم روگردانی کرو گے تو اس کے سوا اور کیا امید کی جا سکتی ہے کہ تم زمین میں فساد برپا کرو گے اور رشتہ داریاں توڑو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنی لعنت بھیجی ہے، تو اس نے انہیں بہرا اور بینائی سے محروم کر دیا۔ پھر کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے ہیں؟ بے شک جن لوگوں نے سچی ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد اس سے منہ موڑ لیا، شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوش نما بنا دیے اور انہیں جھوٹی امیدیں دلائیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہا جو اللہ کے نازل کردہ ایمان کے منافی ہیں: "کچھ معاملات میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے۔" اللہ کو ان کی خفیہ گفتگو کا پورا علم ہے۔ لیکن ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے موت کے وقت ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ایسی راہ اختیار کی جس سے اللہ ناراض ہوا اور اس کی خوشنودی کو ناپسند کیا۔ پس اس نے ان کے تمام کاموں کو اکارت کر دیا۔ یا جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ان کے عیبوں کو ظاہر نہیں کرے گا؟ اگر ہم چاہتے تو ان کو تمہیں دکھاتے تاکہ تم انہیں ان کے چہروں سے پہچان لیتے اور تم انہیں ان کے بول چال سے ضرور پہچان لیتے۔ اللہ تمہارے سب اعمال کو جانتا ہے (30-20)۔

غور کریں: یہ اس لیے کہ جن لوگوں نے کفر کیا وہ باطل کی پیروی کرتے تھے اور جو ایمان لائے تھے وہ اس حق کی پیروی کرتے تھے جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس آیا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے ان کی اصلی حالت کو ظاہر کرنے کی مثالیں بیان کرتا ہے (3)۔ پھر کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے کھلی ہدایت پر ہو وہ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کے برے اعمال اس کے لیے مزین ہو گئے ہوں اور جو اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ اس جنت کی شان ہے جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے: اس میں خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہوں گی، دودھ کی نہریں ہوں گی جو ذائقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کریں گی، اور شراب کی نہریں ہوں گی، جو پینے والوں کے لیے خوشنما ہوں گی۔ اور خالص شہد کی نہریں۔ اس میں ان کے لیے ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش بھی۔ کیا یہ ان لوگوں کی طرح

ہو سکتے ہیں جو دوزخ میں رہیں گے اور انہیں پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جو ان کی آنتیں پھاڑ دے گا؟ ان میں سے کچھ آپ کی بات کو سنتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی وہ آپ کے پاس سے رخصت ہوتے ہیں وہ علم والوں سے پوچھتے ہیں: "ابھی اس نے کیا کہا؟" یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو ہدایت کی طرف گئے، اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے اور انہیں تقویٰ کی طرف بڑھاتا ہے۔ تو کیا یہ اچانک آنے والی قیامت کے علاوہ کسی اور چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ اس کی کچھ علامات پہلے ہی آ چکی ہیں۔ لیکن جب وہ قیامت ان پر آ جائے گی تو ان کے لیے نصیحت لینے کا وقت کہاں رہ جائے گا (18-14)؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

48 سورت الفتح کے اسباق

الفتح قرآن مجید کی 48ویں سورت ہے جس میں 29 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 28 سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر معاہدہ حدیبیہ اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو ملنے والی فتح پر مرکوز ہے۔ یہ معاہدے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، جس نے اس وقت ناموافق حالات کے باوجود، مکہ کی پرامن فتح کی راہ ہموار کیا تھا۔ یہ پیغمبر محمدؐ کو مزید فتوحات اور مومنوں کے لیے بخشش اور جنت کے وعدوں کا یقین دلاتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں کو سکون بخشا تاکہ وہ اپنے ایمان میں مزید پختہ ہو جائیں۔ زمین اور آسمان کے لشکر اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ زبردست اور حکیم ہے (4،7)۔

محمدؐ: **اے نبی ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی ہے** تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے، اور آپ کو زبردست مدد عطا فرمائے (3-1)۔ اے نبی! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، تاکہ اے لوگو، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔ اے نبی جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے تھے وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا۔ اب جو کوئی اس عہد کو توڑتا ہے اس نے اپنے ہی نقصان کے لیے اسے توڑا ہے اور جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم عطا کرے گا (10-8)۔ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اور اللہ ہی اس پر گواہ کافی ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سُجود، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں جن سے وہ دوسروں سے ممتاز ہیں۔ یہ

ہے اُن کی صفت توراۃ میں، اور انجیل میں اُن کی مثال یُوں دی گئی ہے گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی پھر اس کو سہارا دیا پھر سخت ہوئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفّار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے (29-28)۔

مومن: وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکون نازل کیا تاکہ وہ اپنے ایمان میں مزید پختہ ہو جائیں۔ اس نے یہ اس لیے کیا تاکہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہاں ہمیشہ رہنے کے لیے اور ان کی برائیاں ان سے دور کر دے۔ یہ یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے بڑی کامیابی ہے (5-4)۔ اللہ تعالیٰ مومنین سے اس وقت خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ ان کے دلوں میں کیا ہے۔ پس اس نے ان پر سکون نازل کیا اور ان کو قریبی فتح اور بہت سی غنیمتیں عطا کیں جنہیں وہ (جلد ہی) لے لیں گے۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تم سے غنیمت کا وعدہ کرتا ہے جو تم حاصل کرو گے۔ فی الحال اس نے آپ کو یہ فتح عطا فرمائی ہے۔ اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روکے رکھے تاکہ وہ مومنوں کے لیے نشانی بنیں اور اللہ تمہیں سیدھا راستہ دکھائے۔ اس کے علاوہ وہ تم سے دوسری غنیمتوں کا بھی وعدہ کرتا ہے جسے تم ابھی تک نہیں لے سکے اور اللہ نے انہیں گھیر رکھا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (21-18)۔

کافر: اس نے یہ بھی منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دینے کے لیے کیا جو اللہ کے بارے میں برے خیالات رکھتے ہیں۔ وہ خود برائیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ وہ اللہ کے غضب میں آگئے اور اس نے ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار کی جو کہ بہت برا ٹھکانہ ہے (6)۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا، ایسے کافروں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہے معاف کر دے اور جسے چاہے سزا دے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (14-13)۔ وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور ہدی کے اونٹوں کو ان کی قربانی کی جگہ نہ پہنچنے دیا۔ اگر (مکہ میں) ایسے مومن مرد و عورت موجود نہ ہوتے جنہیں تم نہیں جانتے، اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انہیں پامال کر دو گے اور اس سے تم پر حرف آئے گا (تو جنگ نہ روکی جاتی۔ جنگ اس لیے روکی گئی) تاکہ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے۔ وہ مومن الگ ہو گئے ہوتے تو (اہلِ مکہ میں سے) جو کافر تھے ان کو ہم ضرور سخت سزا دیتے (26-25)۔

منافق: اے نبیؐ، پیچھے رہ جانے والے بدوی تم سے کہیں گے کہ ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے ہمیں مشغول کر رکھا تھا، لہٰذا ہمارے لیے استغفار کرو۔ وہ اپنی زبان سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے۔ ان سے کہو کہ اگر ایسا ہے تو کون ہے جو تمہارے حق میں اللہ کے حکم کو روکنے کی طاقت رکھتا ہے اگر

وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے (لیکن اصل بات یہ نہیں ہے کہ تم کیا کہتے ہو) بلکہ تم نے یہ سمجھا کہ رسول اور اہل ایمان کبھی اپنے گھر والوں کی طرف نہیں لوٹیں گے اور تم نے یہ گمان کیا اس لیے تمہارے دلوں میں بغض اور عداوت ہے (11-12)۔ جب تم مال غنیمت لینے کے لیے نکلو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے، وہ تم سے ضرور کہیں گے کہ وہ اللہ کے حکم کو بدلنا چاہتے ہیں، ان سے صاف صاف کہہ دو کہ تم ہمارے ساتھ نہ جاؤ۔ اللہ پہلے بھی یہ کہہ چکا ہے، پھر وہ کہیں گے، "دراصل تم ہم سے حسد میں مبتلا ہو!" حقیقت یہ ہے کہ وہ شاید ہی سمجھ سکیں (15)۔

نصیحت: پیچھے رہ جانے والے بدویوں سے کہو کہ عنقریب تمہیں ایک زبردست قوم سے لڑنے کے لیے بلایا جائے گا، تمہیں ان سے لڑنا پڑے گا، ورنہ وہ سر تسلیم خم کر دیں گے، پھر اگر تم نے جہاد کا حکم دیا تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا، اور اگر تم نے پہلے کی طرح پیٹھ پھیر لی تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا، البتہ کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس شخص کے لیے جہالت نہ آئے تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور جو منہ موڑے گا، اسے دردناک عذاب دے گا (16-17) اگر اس وقت کافر تم سے لڑتے تو وہ ضرور پیٹھ پھیر لیتے اور اس میں کوئی مددگار نہ پاتا۔ اللہ وہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے تھے، حالانکہ اس نے تم کو ان پر فتح بخشی تھی، اور اللہ نے دیکھا کہ تم کیا کر رہے ہو (22-24)۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ایک سچا خواب دکھایا تھا، جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق تھا، اگر اللہ نے چاہا تو تم ضرور مسجد حرام میں پُورے امن کے ساتھ داخل ہو گے اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترشواؤ گے ، اور تمہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہو گا، وہ جو کچھ جانتا تھا وہ تم نہیں جانتے تھے، اس لیے اس نے خواب کی تکمیل سے پہلے تمہیں یہ فتح عطا فرمائی " (27)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

49 سورت الحجرات کے اسباق

سورت الحجرات قرآن کی 49ویں سورت ہے جس میں 18 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 4 سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس میں اسلامی آداب، اجتماعی ہم آہنگی، اور ایمان اور تقویٰ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، بشمول پیغمبر کا احترام، گپ شپ اور غیبت سے گریز، اور خبروں پر عمل کرنے سے پہلے اس کی تصدیق پر زور دیا گیا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

احکامات: 1) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ **2)** اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور جب ان سے بات کرو تو اس طرح اونچی آواز سے بات نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے بلند آواز سے بات کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں احساس بھی نہیں ہو۔ **3)** جو لوگ

رسول اللہؐ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔ **4)** (اے نبی) جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پُکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ **5)** اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔ خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسولؐ موجود ہے۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کرے تو تم خود ہی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ۔ مگر اللہ نے تم کو ایمان کی محبّت دی اور اس کو تمہارے لیے دل پسند بنا دیا، اور کُفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو متنفرّ کر دیا۔ ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل و احسان سے راست رو ہیں، اللہ علیم و حکیم ہے۔ **6)** اور اگر اہلِ ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والوں سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو۔ **7)** اور انصاف کرو کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ **8)** مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، اُمید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ **9)** اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ **10)** آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بُری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔ **11)** اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ **12)** تجسُّس نہ کرو۔ **13)** اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے (1-12)۔

مومن: حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں (15)۔

نصیحت: لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔ یہ بدوی کہتے ہیں کہ ”ہم ایمان لائے۔“ ان سے کہو، تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہو کہ ”ہم مطیع ہو گئے۔“ ایمان ابھی

تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری اختیار کرلو تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہ کرے گا، یقیناً اللہ بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے (13-14)۔

تنبیہ: اے نبیؐ، اِن (مدعیانِ ایمان) سے کہو، کیا تم اللہ کو اپنے دین کی اطلاع دے رہے ہو؟ حالانکہ اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کو جانتا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان سے کہو، اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے کہ اُس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم واقعی اپنے (دعویٰ ایمان) میں سچے ہو۔ اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اس کی نگاہ میں ہے (16-18)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

50 سورت ق کے اسباق

سورت ق قرآن کی 50 ویں سورت ہے جس میں 45 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس میں موت کے بعد کی زندگی کی حقیقت، اعمال کے حساب کتاب اور اللہ اور اس کے نبیوں پر ایمان لانے والوں کی حتمی کامیابی پر زور دیا گیا ہے، جبکہ کفر اور رسولوں کو جھٹلانے کے نتائج سے خبردار کیا گیا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہم پر کوئی تھکاوٹ نہیں آئی۔ لہٰذا اے نبی جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ اور رات میں بھی اس کی تسبیح کرو اور اس وقت بھی جب تم سجدے سے فارغ ہو (38-40)۔ اے نبیؐ، ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں، اور آپ ان پر ایمان لانے پر مجبور نہیں ہیں۔ پس اس قرآن سے ہر اس شخص کو نصیحت کرو جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہے (45)۔

کافر: قاف۔ قرآن کریم کی قسم! بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے۔ تو کافروں نے کہا کہ یہ تو عجیب بات ہے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو (کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے) تو ایسی واپسی عقل سے بعید ہے۔ (جبکہ) ہم خوب جانتے ہیں کہ جو کچھ زمین ان کے جسموں کو کھاتی ہے، اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو ہر چیز کو محفوظ رکھتی ہے۔ لیکن ان لوگوں نے حق کو صاف صاف جھٹلایا، اس لیے وہ اب یہ اُلجھن میں پڑے ہوئے ہیں (1-5)۔

غور کریں: کیا انہوں نے کبھی اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا اور اس کی زینت بنائی اور اس میں کوئی عیب نہیں؟ اور ہم نے زمین کو بچھایا اور اس میں پہاڑ جمائے اور اس میں ہر طرح کی خوبصورت نباتات اگائیں۔ یہ سب چیزیں آنکھیں کھولنے والی ہیں اور ہر اس بندے کے لیے جو (حق کی طرف) رجوع کرتا ہے (6-8)۔ اور آسمان سے ہم نے بابرکت پانی اتارا جس سے ہم نے باغات پیدا

کیے اور اناج کاٹ دیا اور کھجور کے لمبے لمبے درخت جو پھلوں کے گچھوں سے لدے ہوئے تھے ایک دوسرے پر ڈھیر ہوگئے۔ یہ بندوں کے کھانے کا انتظام ہے۔ اس پانی سے ہم مردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں۔ (زمین سے مُردوں کا) جی اُٹھنا بھی ایسا ہی ہوگا'' (11-9)۔ ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو تباہ کیا، جو ان سے زیادہ طاقت ور تھیں، اور انہوں نے تمام زمینوں کو لوٹ لیا۔ پھر، کیا انہیں پناہ کی جگہ مل سکتی ہے؟ درحقیقت اس میں ہر اس شخص کے لیے عبرت ہے جس کے پاس دل ہے یا جو کان لگا کر سنتا ہے (37-36)۔

تنبیہ: ان سے پہلے قوم نوح اور اصحاب الرس اور ثمود نے بھی جھٹلایا اور اسی طرح عاد و فرعون اور لوط کے بھائیوں اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع نے بھی انکار کیا۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا اور اس کے نتیجے میں میرا عذاب ان پر سچ ثابت ہوا۔ تو کیا ہم پہلی تخلیق سے ہی اکتا گئے؟ ہر گز نہیں، لیکن وہ ایک نئ تخلیق کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں اٹھنے والی ہر برائی کو جانتے ہیں: ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ مزید یہ کہ دو کاتب ہیں، ایک دائیں اور ایک بائیں بیٹھا ہے اور سب کچھ ریکارڈ کر رہا ہے۔ وہ ایک لفظ بھی نہیں بولتا، مگر ایک حاضر باش نگران موجود ہوتا ہے اس کو لکھنے کے لیے۔ دیکھو موت کی اذیت حق کے ساتھ آئی ہے۔ یہ وہی ہے جس سے تم نے بچنے کی کوشش کی تھی (19-12)۔

یوم البعث: اور سنو! جس دن پکارنے والا (ہر شخص کے قریب سے) پکارے گا، جس دن تمام لوگ پکار سن رہے ہوں گے، وہ دن زمین سے مردوں کے نکلنے کا دن ہوگا۔ ہم ہی زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور ہماری طرف سب اس دن لوٹ کر آئیں گے جب زمین پھٹ جائے گی اور لوگ اس میں سے تیزی سے بھاگ رہے ہوں گے۔ یہ جمع کرنا ہمارے لیے بہت آسان ہے (44-41)۔

یوم الجزا: اور پھر صور پھونکا گیا۔ یہ عذاب کے وعدے کا دن ہے۔ ہر شخص اس حال میں آیا ہے کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہے اور ایک گواہ۔ تم اس سے غافل تھے ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ اس کے ساتھی نے عرض کیا کہ یہ وہ ہے جسے میری ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ حکم دیا گیا کہ ہر ایک ضدی کافر، حق سے دشمنی رکھنے والا، نیکی سے منع کرنے والا، فاسق، شک کرنے والا اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہرانے والے کو جہنم میں ڈال دو۔ اس کے ساتھی نے عرض کیا اے ہمارے رب میں نے اسے سرکشی پر نہیں ابھارا بلکہ وہ خود بہت گمراہ ہو گیا تھا۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ میری موجودگی میں جھگڑا نہ کرو، میں تمہیں برے انجام سے خبردار کر چکا تھا۔ نہ میری سزا بدلی جا سکتی ہے اور نہ ہی میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔'' جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ یہ کہے گی "کیا اب اور ہے؟" اور جنت نیک لوگوں کے قریب کر دی جائے گی، اب دور نہیں ہوگی۔ کہا جائے

گا کہ یہ وہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، ہر ایسے شخص سے جو بار بار (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا، بڑی نگہداشت کرنے والا، رحمٰن سے غیب سے ڈرنے والا، جو رجوع کرنے والا دل لے کر آیا ہے، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ دن ابدی زندگی کا دن ہو گا۔ وہاں ان کے پاس وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے، اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ اُن کے لیے ہے۔ ((35-20)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

51 سورت الذریت کے اسباق

سورت ذاریات قرآن کی 51 ویں سورت ہے جس میں 60 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ اس میں قیامت کے دن اور توحید کی اہمیت، اور کفر کے خلاف تنبیہ اور پیغمبروں کے پیغام کو رد کرنے کے نتائج پر زور دیا گیا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: ہم نے آسمان کو اپنی طاقت سے بنایا ہے اور ہم ایسا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ہم نے زمین کو پھیلا دیا ہے اور (دیکھو) ہم کتنے اچھے پھیلانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے شاید تم نصیحت حاصل کرو (47-49)۔

انبیاءؑ: اے نبی! کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کا قصہ آپ تک پہنچا ہے؟ جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے آپ کو سلام۔ اس نے کہا تم پر بھی سلام ہو، ناواقف لوگ ہیں وہ! پھر وہ خاموشی سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور ایک بھنا ہوا بچھڑا لا کر مہمانوں کے سامنے رکھ دیا۔ اس نے کہا کیا تم نہیں کھاؤ گے؟ پھر وہ ان سے ڈرنے لگا۔ کہنے لگے ڈرو نہیں! اور اُنھوں نے اُسے علم والے بیٹے کی پیدائش کی بشارت دی۔ یہ سن کر اس کی بیوی روتی ہوئی آئی اور اس نے اپنے چہرے کو پیٹ کر کہا، "بوڑھی عورت، بانجھ!" انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے رب نے اسی طرح فرمایا ہے کہ وہ حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو! تمہارا خاص کام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں کہ ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائیں جو تیرے رب کے پاس ظالموں کے لیے نشان زدہ ہیں۔ پھر ہم نے ان تمام لوگوں کو جو اس بستی میں ماننے والے تھے نکال دیا اور اس میں مسلمانوں کا ایک گھر کے علاوہ کوئی گھر نہ پایا۔ پھر ہم نے وہاں صرف ایک نشانی چھوڑی ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں (24-37)۔

مومن: البتہ نیک لوگ اس دن باغوں اور پانی کے چشموں میں ہوں گے اور جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا وہ خوشی خوشی حاصل کر رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے ہی نیک کام کرنے والے تھے: وہ

رات کو بہت کم سوتے تھے، سحر کے اوقات میں استغفار کرتے تھے، اور ان کے مال میں مانگنے والے اور ضرورت مند کا حصہ تھا(15-19)۔

کافر: تباہ و برباد ہیں وہ لوگ جو گمان سے فیصلہ کرتے ہیں، جو جہالت اور غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ عذاب کا دن کب آئے گا؟ یہ اس وقت ہوگا جب انہیں آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو، یہ وہی ہے جس کی تم جلدی چاہتے تھے(10-14)۔

تنبیہ: ان ہواؤں کی قسم جو غبار کو بکھیرتی ہیں، جو پانی سے لدے بادلوں کو لے جاتی ہیں، جو پھر تیز رفتاری سے چلتی ہیں، پھر ایک بڑا معاملہ (بارش) تقسیم کرتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ جس سے آپ کو متنبہ کیا جا رہا ہے وہ سچ ہے اور فیصلہ بلاشبہ ہو کر رہے گا۔ مختلف شکلوں والے آسمان کی قسم، تم (آخرت کے بارے میں) ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہو۔ اس سے صرف وہی بھٹکا ہوا ہے جو حق سے منہ موڑ چکا ہے (1-9)۔ پس تم اللہ کی طرف بھاگو، میں تمہیں اس کی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں۔ اور اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بے شک میں تمہیں اس کی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں (50-51)۔

نصیحت: یقین رکھنے والوں کے لیے زمین پر بہت سی نشانیاں ہیں اور تمہاری اپنی ذات میں۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟ آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ پس آسمانوں اور زمین کے رب کی قسم! یہ سچ ہے، جیسا کہ آپ ابھی بول رہے ہیں (20-23)۔ ایسا ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ ان سے پہلے کی امتوں کے پاس جب بھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ کیا انہوں نے آپس میں کوئی سمجھوتہ کر لیا ہے؟ بلکہ یہ سب سرکش لوگ ہیں۔ پس اے نبی! ان سے کنارہ کشی اختیار کرو، تم پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن انہیں نصیحت کرتے رہو، کیونکہ نصیحت مومنوں کے لیے فائدہ مند ہے (52-55)۔

غور کریں: (اور تمہارے لیے ایک نشانی ہے) موسیٰ کے قصے میں۔ جب ہم نے اسے فرعون کے پاس کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا تو اس نے اپنی طاقت کی وجہ سے تکبر کیا اور کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا اور سمندر میں ڈال دیا، وہ ملامت زدہ ہو گیا۔ اور عاد میں (تمہارے لیے نشانی ہے) جب ہم نے ان پر ایک تیز آندھی بھیجی جس نے ہر اس چیز کو بوسیدہ کر دیا۔ اور (تمہارے لیے نشانی ہے) ثمود میں جب کہ ان سے کہا گیا کہ کچھ وقت تک مزے لے لو۔ لیکن انتباہ کے باوجود انہوں نے اپنے رب کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ نتیجتاً، وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک کڑک کی زد میں آ گئے۔ پھر نہ وہ کھڑے ہو سکے اور نہ ہی اپنے آپ کو بچا سکے۔ اور ان سے پہلے ہم نے نوح کی قوم کو اس لیے ہلاک کیا کہ وہ گنہگار لوگ تھے (38-46)۔ میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں مانگتا اور نہ ہی ان سے کہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تو خود ہی رزاق ہے، بڑی قوت والا اور زبردست۔ لہٰذا جنہوں نے ظلم کیا ہے، ان کے لیے بھی اسی طرح کے عذاب کا حصہ تیار ہے جیسا کہ ان

جیسے لوگوں کو ان کے حصے پہلے مل چکے ہیں۔ پس وہ مجھ سے جلدی نہ مانگیں۔ آخر کار کافروں کے لیے تباہی ہو گی جس دن انہیں ڈرایا جا رہا ہے (56-60)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

52 سورت الطور کے اسباق

سورت الطور قرآن مجید کی 52ویں سورت ہے جس میں 49 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلے لفظ سے ماخوذ ہے۔ اس میں روزِ جزا پر یقین اور اعمال کے نتائج۔ مومنوں کے انعام کا کافروں کے عذاب سے موازنہ کیا گیا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: پس اے نبیؐ! انہیں نصیحت کرتے رہو۔ اپنے رب کے فضل سے نہ تم کاہن ہو اور نہ دیوانے (29)۔ اے نبی صبر کرو یہاں تک کہ تمہارے رب کا فیصلہ سامنے آ جائے۔ جب تم اٹھو تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اور رات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے پر بھی اس کی تسبیح کرو (48-49)۔

مومن: نیک لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے اور جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اس پر خوش ہوں گے۔ اور ان کا رب انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے گا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) تم جو کچھ کرتے رہے ہو اس کے بدلے مزے سے کھاؤ اور پیو۔ وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم ان کو بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی کنواریوں سے بیاہ دیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کے درجات میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے، ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی (جنت میں) شامل کریں گے اور انہیں ان کے اعمال میں سے کسی چیز سے محروم نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنی کمائی کا گروی ہے۔ ہم انہیں پھل اور گوشت مہیا کرتے رہیں گے، جیسا کہ وہ چاہیں گے۔ وہ جوش و خروش سے شراب کا ایک پیالہ ہاتھ سے دوسرے کے حوالے کر رہے ہوں گے جس میں نہ تو فضول باتیں ہوں گی اور نہ بدکاری۔ اور ان کے پاس ایسے نوجوان لڑکے آئیں گے، جو خاص طور پر ان کی خدمت کے لیے مقرر کیے گئے ہوں گے، جو موتیوں کی طرح خوبصورت ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے اور (اپنی دنیاوی زندگی کے بارے میں) پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے قرابت داروں کے درمیان خوف و ہراس میں رہتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور ہمیں چلچلاتی ہوا کے عذاب سے بچا لیا، بے شک ہم نے اپنی سابقہ زندگی میں صرف اسی سے دعا کی، یقیناً وہ بڑا مہربان، رحم کرنے والا ہے (17-28)۔

کافر: وہ کہتے ہیں: "وہ ایک شاعر ہے جس کے حق میں گردشِ ایام کا انتظار کر رہے ہیں۔" ان سے کہو، "ہاں، انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کروں گا۔ کیا ان کی عقل انہیں ایسا کرنے کا حکم دیتی ہے، یا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمام حدیں پار کر دی ہیں؟ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے خود یہ قرآن گھڑ لیا

ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان نہیں لانا چاہتے، انہیں پھر اسی شان کا کوئی کلام پیش کرنے دیں، اگر وہ سچے ہیں تو ان کی باتوں میں (34-30) آسمان گرنے کے باوجود وہ کہتے ہیں۔ بادلوں کا ایک ہجوم ہے، پس اے نبی! انہیں اپنے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں وہ مارے جائیں گے، جس دن نہ ان کی اپنی تدبیر ان کے کچھ کام آئے گی اور نہ کوئی ان کو بچا سکے گا (47-44)۔

تنبیہ: طور کی قسم اور ایک کھلی کتاب جو ایک باریک صحیفے پر لکھی ہوئی ہے اور آباد گھر کی اور بلند چھت کی اور بہتے ہوئے سمندر کی قسم تیرے رب کا عذاب ضرور آنے والا ہے جسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ یہ وہ دن ہوگا جب آسمان پھٹ پڑے گا اور زور سے ہلے گا اور پہاڑ اُڑ جائیں گے۔ اس دن ان جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے جو آج اپنے کھیل کود میں مصروف ہیں۔ جس دن وہ ہانکے جائیں گے اور جہنم کی طرف دھکیل دیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی آگ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے، اب بتاؤ کیا یہ جادو ہے؟ یا کیا تم اسے نہیں سمجھتے؟ اب چلو! تم صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے برابر ہے، تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا (16-1)۔

غور کریں: کیا وہ بغیر کسی خالق کے پیدا کیے گئے ہیں؟ یا وہ اپنے خالق ہیں؟ یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان میں ایمان کی کمی ہے۔ کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ ان پر قابو رکھتے ہیں (37)؟ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ سنتے ہیں کہ آسمان پر کیا ہو رہا ہے؟ پھر ان میں سے جس نے سن رکھا ہے وہ واضح دلیل لے آئے۔ کیا اللہ کے لیے تو بیٹیاں ہیں اور تم لوگوں کے لیے بیٹے ہیں؟۔ کیا تم ان سے کوئی انعام مانگتے ہو کہ وہ قرض کے بوجھ تلے دب گئے ہیں؟ یا یہ کہ ان کی رسائی ادراک سے بالاتر حقیقتوں تک ہے جسے وہ لکھ رہے ہیں؟ کیا وہ کوئی سازش تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ (اگر ایسا ہے تو) یہ سازش خود کافروں پر پڑ جائے گی۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی معبود ہے؟ اللہ ان چیزوں سے بلند ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں (43-35)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

53 سورت النجم کے اسباق

سورت نجم قرآن مجید کی 53ویں سورت ہے جس میں 62 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلے لفظ سے ماخوذ ہے۔ یہ قرآنی پیغام کی سچائی اور پیغمبر محمدؐ کے کردار پر زور دیتی ہے، عربوں کے کافرانہ عقائد کی تردید کرتی ہے اور قیامت سے ڈراتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: ستارے کی قسم جب وہ غروب ہو گیا، تمہارا ساتھی نہ بھٹکا ہے اور نہ بہکا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش سے بات کرتا ہے۔ یہ صرف ایک وحی ہے جو اس پر نازل ہوتی ہے۔ ایسی چیز جو ایک بہت ہی طاقتور

اور بے پناہ حکمت والے نے اسے سکھائی ہے۔ جبکہ وہ، بالائی افق پر تھا۔ پھر وہ قریب آیا اور اوپر معلق ہو گیا۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کچھ کم فاصلہ رہ گیا۔ تب اس نے اللہ کے بندے (محمدؐ) کو وحی پہنچائی جو وحی بھی اُسے پہنچانی تھی۔ (رسولؐ کی) نظر نے جو کچھ دیکھا دل نے اس کو جھوٹ نہ سمجھا۔ اب کیا تم اُس چیز پر اُس سے جھگڑتے ہو۔ جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے؟ اور ایک مرتبہ پھر اس نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کو اترتے دیکھا۔ جہاں پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔ اس وقت سدرہ (بیری کے درخت) پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا۔ نگاہ نہ چوندھیائی نہ حد سے متجاوز ہوئی۔ اور اُس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (18-1)۔ پس ان لوگوں کو چھوڑ دو جو ہماری یاد سے روگردانی کرتے ہیں اور دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتے جو ان کے علم میں سے ہے۔ یقیناً آپ کا رب ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک گئے ہیں اور وہ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں، جو بڑے بڑے گناہوں اور کھلے کھلے قبیح افعال سے پرہیز کرتے ہیں، اِلّا یہ کہ یہ کچھ قصور اِن سے سرزد ہو جائیں۔ آپ کا رب اپنی بخشش میں فراوانی والا ہے۔ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے جب سے اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تم ابھی اپنی ماؤں کے پیٹ میں تھے اور ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو، وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے (32-29)۔

مشرک: اب بتاؤ کیا تم نے کبھی اس لات اور اس عزیٰ اور تیسری دیوی منات کی حقیقت پر غور کیا ہے؟ کیا بیٹے تمہارے لیے ہیں اور بیٹیاں اللہ کے لیے؟ یہ واقعی ایک غیر منصفانہ تقسیم ہے! یہ چند ناموں کے سوا کچھ نہیں جو تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض گمان اور اپنے نفس کی خواہشات پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے صحیح ہدایت آچکی ہے۔ کیا انسان جو کچھ چاہے اُس کے لیے وہی حق ہے؟ دنیا اور آخرت اللہ ہی کے لیے ہے۔ آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں، پھر بھی ان کی شفاعت کسی کام نہیں آئے گی، سوائے ان لوگوں کے جن کو وہ شفاعت کی اجازت دے گا اور جن کی درخواست قبول کرنا چاہے گا۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو دیویوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں۔ وہ صرف اپنے گمان کی پیروی کرتے ہیں، اور گمان کبھی بھی حق کی جگہ نہیں لے سکتا (28-19)۔

نصیحت: پھر اے نبی! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو اللہ کی راہ سے پھر گیا، جس نے تھوڑا دیا اور رک گیا؟ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ حقیقت کو دیکھتا ہے؟ کیا اس نے ان چیزوں کے بارے میں نہیں سنا جو موسیٰ کی کتابوں اور اس ابراہیم کی کتابوں میں مذکور ہیں جس نے اپنے عہد کو سچا ثابت کیا (37-33)؟

تنبیہ: "کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے۔ اور یہ کہ انسان کے لیے اس کے سوا کچھ نہیں جس کے لیے اس نے کوشش کی ہے۔ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب نظر آئے گی اور پھر اسے اس کا پورا

پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور تمہارے رب کی طرف ہی آخری منزل ہے۔ اور یہ کہ وہی ہے جس نے (لوگوں کو) ہنسایا اور رلایا۔ اور یہ کہ وہی موت دیتا ہے اور زندگی بخشتا ہے۔ اور یہ کہ اُسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ۔ایک بُوند سے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے اور یہ کہ دوسری زندگی عطا کرنا اسی پر منحصر ہے اور یہ کہ وہی ہے جس نے مالدار بنایا اور جائیدادیں عطا کیں۔ اور یہ کہ وہ شعریٰ کا رب ہے۔ اور یہ کہ وہی ہے جس نے پہلے عاد کو ہلاک کیا اور ثمود کو فنا کیا اور کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور ان سے پہلے اس نے نوح کی قوم کو تباہ کر دیا کیونکہ وہ انتہائی بدکار اور سرکش لوگ تھے۔ اور اس نے مسخ شدہ بستیوں کو اکھاڑ پھینکا، پھر ان کو ڈھانپ دیا جس نے (تم اچھی طرح جانتے ہو) انہیں ڈھانپ لیا۔ پھر اے انسان تو اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں شک کرے گا؟ ایک تنبیہ ہے پہلی آئی ہوئی تنبیہات میں سے ۔ قیامت قریب آ گئی ہے اور اللہ کے سوا کوئی اسے ٹال نہیں سکتا۔ کیا تم اس کلام پر تعجب کرتے ہو؟ اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں؟ اور تم اعراض کرتے ہو؟ اللہ کے سامنے جھک جاؤ اور اس کی عبادت کرو (62-38)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

54 سورت القمر کے اسباق

سورۃ القمر قرآن کی 54ویں سورت ہے جس میں 55 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ قیامت کے دن اور کفر کے نتائج کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے، پچھلی قوموں کے قصے بیان کرتی ہے جنہوں نے انبیاء کو جھٹلایا اور عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑا، بشمول قومِ نوح، عاد، ثمود، قومِ لوط اور فرعون۔

مضامین کا خلاصہ

مومن: جن لوگوں نے نافرمانی سے اجتناب کیا ہے وہ باغوں اور نہروں کے درمیان ہوں گے، حقیقی عزت کی جگہ میں، ایک طاقتور بادشاہ کی موجودگی میں (55-54)۔

کافر و مشرک: ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا۔ انہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا کہا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اسے سختی سے ملامت کی گئی۔ آخر کار اس نے اپنے رب کو پکار کر کہا کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں، اب تو ان سے انتقام لے۔ پھر ہم نے موسلا دھار بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیے اور زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا، اور یہ سارا پانی اُس کام کو پورا کرنے کے لیے مل گیا جو مقدر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر دیا جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی۔ یہ تھا بدلہ اس شخص کی خاطر جس کی ناقدری کی گئی تھی۔ اور ہم نے اس کشتی کو نشانی کے طور پر چھوڑ دیا۔ پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ ذرا دیکھو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات ۔ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کا آسان ذریعہ بنایا ہے۔ پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ عاد نے بھی انکار کیا۔ پھر دیکھو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات ۔ ہم نے ان پر مسلسل بد نصیبی کے دن ایک تیز آندھی بھیجی جس نے

انہیں اس طرح بہا دیا جیسے وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔ پھر دیکھو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات ۔ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کا آسان ذریعہ بنایا ہے۔ پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ ثمود نے تنبیہات کو رد کر دیا اور کہا کہ وہ ہم میں سے ایک تنہا آدمی ہے، کیا اب ہم اس کی پیروی کریں؟ اگر ہم نے ایسا کیا تو یقیناً ہم گمراہ ہو جائیں گے اور حماقت کے مرتکب ہو جائیں گے، کیا ہم میں سے وہی واحد شخص تھا جس نے اس پر خدا کی نصحت نازل کی تھی؟ نہیں، بلکہ وہ سراسر جھوٹا اور متکبر شخص ہے۔ (ہم نے اپنے رسول سے کہا) کل وہ جان لیں گے کہ کون بڑا جھوٹا اور متکبر ہے۔ ہم اونٹنی کو ان کے لیے آزمائش کے طور پر بھیج رہے ہیں پس تم انتظار کرو اور صبر کرو۔ ان سے کہو کہ پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم ہو جائے گا اور ہر ایک کو اپنی باری پر پانی ملے گا۔" آخر کار انہوں نے اپنے ساتھی کو پکارا، جس نے ذمہ داری اٹھا کر اسے قتل کر دیا، پھر دیکھو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات ، ہم نے ان پر بس ایک ہی دھماکا چھوڑا اور وہ باڑے والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح بھس ہو کر رہ گئے۔ پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ لوط کی قوم نے تنبیہات کو جھٹلایا۔ اور ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا اس پر بھیج دی، صرف لوطؑ کے گھر والے ان کو ہم نے رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا۔ لوطؑ نے اپنی قوم کے لوگوں کو ہماری پکڑ سے خبر دار کیا مگر وہ ساری تنبیہات کو باتوں میں اڑاتے رہے اسی طرح ہم اس کو جزا دیتے ہیں جو شکر گزار ہے۔ پھر انہوں نے اسے اپنے مہمانوں کی حفاظت سے روکنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ہم نے ان کی آنکھیں موند دیں (اور کہا) اب چکھو میرا عذاب اور میری تنبیہات۔ صبح سویرے ان پر ایک دائمی عذاب آ گیا۔ اب چکھو میرا عذاب اور میری تنبیہات کا مزا۔ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کا آسان ذریعہ بنایا ہے۔ پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا (9-40)؟ کیا تمہارے کفار کچھ اُن لوگوں سے بہتر ہیں؟ یا آسمانی کتابوں میں تمہارے لیے کوئی مُعافی لکھی ہوئی ہے؟ یا ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہم ایک مضبوط جتھا ہیں، اپنا بچاؤ کر لیں گے؟ عنقریب یہ جتھا شکست کھا جائے گا اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے۔ بلکہ ان سے نمٹنے کے لیے اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور وہ بڑی آفت اور زیادہ تلخ ساعت ہے۔ یہ شریر لوگ در حقیقت غلط فہمی اور حماقت میں مبتلا ہیں۔ جس دن وہ آگ میں گھسیٹے جائیں گے چہروں کے بل۔ ان سے کہا جائے گا کہ اب جہنم کے شعلے کا مزہ چکھو (48-41)۔

تنبیہ: ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم صرف ایک حکم ہے جو پلک جھپکتے ہی نافذ ہو جاتا ہے۔ ہم نے تم جیسے بہتوں کو تباہ کیا ہے۔ پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ انہوں نے جو کچھ کیا وہ رجسٹروں میں درج ہے اور چھوٹی ہو یا بڑی ہر چیز اس میں لکھی ہوئی ہے (53-49)۔

آخر الزماں: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں، منہ موڑ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے انہوں نے (اس کا بھی) انکار کیا اور صرف اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ باالآخر، ہر معاملہ کو ایک مقررہ انجام تک پہنچ کر رہنا ہے (3-1)۔

یوم البعث: یقیناً ان کے پاس (قدیم قوموں کی) ایسی حکایتیں آئیں جو (انہیں سرکشی سے) روکنے کے لیے کافی ہیں، ایسی حکایتیں جو پوری حکمت سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے لیے تنبیہات کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پس اے نبی ان سے منہ پھیر لو۔ جس دن پکارنے والا انہیں ایک خوفناک واقعہ کی طرف بلائے گا، لوگ اپنی قبروں سے ایسے خوف زدہ ہو کر نکلیں گے جیسے وہ بکھرے ہوئے ٹڈی دل ہوں۔ وہ پکارنے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے اور وہی کافر (جنہوں نے دنیا میں اس کا انکار کیا تھا) کہیں گے کہ یہ بڑا سخت دن ہے (8-4)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

55 سورت الرحمان کے اسباق

سورۃ الرحمٰن قرآن کی 55ویں سورت ہے جس میں 78 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ یہ اللہ کی قدرتوں اور نعمتوں کو پہچاننے کی اہمیت پر زور دیتی ہے، یہ دنیاوی زندگی کی عارضی نوعیت اور نیک لوگوں کے لیے جنت میں انعامات اور گناہ گاروں کے لیے عذاب سے خبردار کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: رحمٰن (خدا) نے یہ قرآن سکھایا ہے۔ وہی ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک نظام الاوقات پر قائم ہیں، اور ستارے اور درخت، سب سجدہ کرتے ہیں۔ اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان قائم کی۔ لہٰذا، میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ اُس نے زمین کو تمام مخلوقات کے لیے بنایا، اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے غلّے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ انسان کو اس نے ٹھیکری جیسے سُوکھے سڑے گارے سے بنایا اور جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ پس اے جن و انس! تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں مشرق اور دونوں مغرب سب کا مالک اور سب کا پروردگار ہے۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اس نے دو سمندروں کو چھوڑ دیا تاکہ وہ باہم مل سکیں۔ پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان سمندروں سے موتی اور مرجان نکلتے

ہیں۔ تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ اسی کے جہاز ہیں جو سمندر پر پہاڑوں کی طرح بلند ہیں۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (1-25)۔

نصیحت: زمین پر جو کچھ ہے وہ فنا ہو جائے گا۔ صرف تیرا رب جو عظمت اور عزت کا مالک ہے، ہمیشہ باقی رہے گا۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ زمین و آسمان میں جو کوئی بھی ہے اپنی حاجتیں اسی سے مانگتا ہے۔ ہر لمحہ وہ ایک نئے جلال میں ہے۔ تو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی شان کو جھٹلاؤ گے (26-30)۔

تنبیہ: اے دونوں زمین کے بوجھو! ہم جلد ہی تم سے حساب لینے کے لیے فارغ ہوئے جاتے ہیں (پھر ہم دیکھیں گے کہ) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو۔ اے جن و انس کی جماعت! اگر تم زمین و آسمان کی حدوں کو پار کرنے کی طاقت رکھتے ہو نکل کر تو بھاگ دیکھو۔ نہیں بھاگ سکتے۔ اس کے لیے بڑا زور چاہیے۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (اگر تم بھاگنے کی کوشش کرو گے) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر (کیسا ہو گا) جب آسمان پھٹ جائے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے (31-38)۔

یوم الجزا: اس دن کسی انسان اور جن سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پھر (دیکھا جائے گا) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو۔ وہاں کے مجرموں کو ان کے چہروں سے پہچانا جائے گا، اور انہیں پیشانی اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ (پھر) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (اس وقت کہا جائے گا کہ) یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرم جھٹلاتے تھے۔ وہ اسی جہنم اور گرم کھولتے ہوئے پانی کے بیچ میں بھٹکتے پھریں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے (39-45)۔

جنت: اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لیے دو باغ ہیں۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ سر سبز شاخوں سے بھرا ہوا باغ۔ تم اپنے رب کی کون کون سی رحمت کو جھٹلاؤ گے۔ بہتے پانی کے دو چشمے رواں ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (39-45)
اہل جنت موٹے ریشم کے قالینوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور باغوں کی شاخیں پھلوں سے لٹکی ہوئی ہوں گی۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جِنّ نے نہ چھوا ہوگا۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ یاقوت اور موتیوں کی طرح خوبصورت۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

جھٹلاؤ گے ؟ کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ ہو سکتا ہے ؟ پھر اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن صفات کو جھٹلاؤ گے ؟ اور ان دونوں کے علاوہ دو اور باغ ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ گھنے سر سبز و شاداب باغ۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ دونوں باغوں میں دو چشمے فوارّوں کی طرح اُبلتے ہوئے۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ان میں بکثرت پھل اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ان نعمتوں کے درمیان پاک دامن اور خوبصورت بیویاں۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ خیموں میں ٹھہرائیں ہوئی حوریں۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے انہیں ہاتھ تک نہیں لگایا ہو گا۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ وہ جنّتی سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے۔ اے اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ برکتوں سے بھرا ہوا نام ہے تیرے رب کا، جو جلال اور عزت کا مالک ہے (78-54) !

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

56 سورت الواقعہ کے اسباق

سورۃ الواقعہ قرآن مجید کی 56ویں سورت ہے جس میں 96 آیات ہیں۔ سورہ کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ یہ قیامت کے دن، جنت کے انعامات اور جہنم کی سزاؤں پر زور دیتے ہوئے، لوگوں کے تین گروہوں کا بھی ذکر کرتی ہے۔ ایمان میں سب سے آگے، دائیں بازو والے اور کفر میں بائیں بازو والے۔

مضامین کا خلاصہ

قرآن: لیکن نہیں ! میں ستاروں کے مقامات کی قسم کھاتا ہوں، اور یہ بڑی قسم ہے، اگر تم جانتے ہو، کہ یہ وہ عظیم الشان قرآن ہے، جو ایک محفوظ کتاب میں لکھا ہوا ہے، جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ پھر، کیا تم اس گفتگو کو سنجیدگی سے توجہ کے لائق نہیں سمجھتے ہیں؟ اور کیا اس نعمت میں تمہارا صرف یہی حصہ ہے کہ تم اس کا انکار کرتے ہو (75-82)؟

محمدؐ: پس اے نبی ! اپنے رب کے نام کی تسبیح کرو (74)۔ یہ سب سراسر سچائی ہے۔ پس اے نبی اپنے رب کے نام کی تسبیح کرو جو سب سے بڑا ہے (95-96)۔

نصیحت: اگر تم کو لگتا ہے کہ تم کسی کے تابع نہیں ہو، اور اپنے اس خیال میں سچے ہو، تو جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور تم آنکھوں دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے۔ اُس وقت اُس کی نکلتی ہوئی جان کو واپس کیوں نہیں لے آتے ؟ اُس وقت تمہاری بہ نسبت ہم اُس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ مگر تم کو نظر نہیں آتے۔ پھر اگر مرنے والا ہمارے مقربین میں سے ہو تو اس کے لیے راحت اور اچھا رزق اور خوشنما باغ ہے۔ اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو تو اسے سلام کہا جاتا ہے " تم پر سلامتی ہو :

تم اہل حق میں سے ہو اور اگروہ جھٹلانے والوں میں سے ہو اور گمراہ ہو تو اس کی تواضع کے لیے کھولتا ہوا پانی ہوگا اور جہنم میں اسے جھونکا جائے گا (83-94)۔

غور کریں: ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ پھر تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ کیا تم نے کبھی غور کیا نطفہ جو تم ڈالتے ہو؟ کیا تم اس سے بچہ پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟ ہم نے تمہارے درمیان موت کو تقسیم کیا ہے۔ اور ہم اِس سے عاجز نہیں ہیں۔ کہ تمہاری شکلیں بدل دیں۔ اور کسی ایسی شکل میں تمہیں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے۔ آپ اپنی پہلی تخلیق کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ پھر تم کیوں نصیحت نہیں لیتے (57-62) کیا آپ نے کبھی ان بیجوں پر غور کیا جو آپ بوتے ہیں؟ کیا تم ہی ان کو کھیتی بناتے ہیں یا ہم؟ اگر ہم چاہیں تو ان فصلوں کو بھوسے میں تبدیل کر دیں گے، اور پھر تم ماتم کرتے رہ جاؤ گے، کہ ہم پر تو اُلٹی چٹی پڑ گئی۔ بلکہ ہمارے تو نصیب ہی پھوٹے ہوئے ہیں۔ کیا تم نے کبھی (کھلی آنکھوں سے) وہ پانی دیکھا ہے جو تم پیتے ہو؟ بادلوں سے بارش تم برساتے ہو یا ہم؟ اگر ہم چاہیں تو اسے نمک بنا سکتے ہیں۔ پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ کیا تم نے کبھی اس آگ پر غور کیا جو تم جلاتے ہو؟ کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اسے یاد کرنے کا ذریعہ اور محتاجوں کے لئے زندگی کا سامان بنایا ہے (63-73)۔

آخر الزماں: جب وہ ہونے والا واقعہ رونما ہو جائے گا، تو کوئی اس کے وقوع کو جھٹلانے والا نہ ہوگا۔ (ایک تباہ کن واقعہ) جو چیزوں کو الٹ پلٹ کر دے گا: زمین اچانک ہل جائے گی، اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور بکھری ہوئی خاک بن جائیں گے۔ تم لوگ اُس وقت تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے (1-7)۔

جنت: دائیں بازو والے، سو دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا۔ اور بائیں بازو والے، تو بائیں بازو والوں (کی بد نصیبی) کا کیا ٹھکانا۔ اور آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں وہ (خدا کے) قریب ترین ہوں گے۔ وہ نعمتوں کے باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان میں سے اکثر پہلے لوگوں میں سے ہوں گے اور کچھ بعد کے لوگوں میں سے ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے کے سامنے مرصع تختوں پر ٹیک لگائے بیٹھیں گے (8-16)۔ اُن کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شرابِ کے جاری چشموں سے لبریز پیالے اور ساغر لیے دوڑتے پھرتے ہوں گے، جسے پی کر نہ اُن کا سر چکرائے گا نہ اُن کی عقل میں فتور آئے گا۔ اور وہ ان کے سامنے ہر قسم کے لذیذ پھل پیش کریں گے، جسے وہ چنیں گے۔ اور پرندوں کا گوشت، جو وہ چاہیں گے۔ اور ان کے لیے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی، جیسے محفوظ موتی۔ یہ سب ان کو اس کے بدلے میں ملے گا جو انہوں نے دنیا میں کیا تھا۔ وہاں نہ وہ لغو بات سنیں گے اور نہ گناہ کی باتیں۔ جو بات بھی ہو گی ٹھیک ٹھیک ہو گی (17-26)۔ اور دائیں ہاتھ والے لوگ۔ دائیں ہاتھ والے کتنے خوش نصیب ہوں گے۔ وہ کانٹوں کے بغیر بیریوں کے درختوں کے درمیان ہوں گے، اور تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلوں، اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں، اور ہر دم

رواں پانی اور کبھی نہ ختم ہونے والے پھل اور بکثرت پھلوں کی فراہمی میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے ۔ ہم ان کی بیویوں کو نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں کنواری بنا دیں گے، ان کو شوہروں سے پیار کرنے والی اور ہم عمر بنائیں گے۔ یہ سب دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہے۔ ان میں سے ایک اچھی تعداد پہلے لوگوں میں سے ہو گی اور اچھی خاصی تعداد بعد کے لوگوں میں سے بھی ہو گی (27-40)۔

دوزخ: اور بائیں ہاتھ والے لوگ۔ ہائے کتنے بدنصیب ہوں گے بائیں ہاتھ والے لوگ! وہ چلچلاتی ہوا اور کھولتے ہوئے پانیوں اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہو گا اور نہ ہی تازہ۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس انجام سے پہلے آرام و آسودگی میں زندگی گزار رہے تھے۔ وہ کبیرہ گناہ پر اڑے رہے اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی جو پہلے گزر چکے ہیں؟ ان سے کہو کہ یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک دن جمع کیے جائیں گے، جس کی گھڑی پہلے سے مقرر ہو چکی ہے، پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو! تم زقوم کے درخت کو کھاؤ گے اور اس سے اپنے پیٹ بھرو گے، اور پیاسے اونٹ کی طرح اس کھولتے ہوئے پانی کو پیو گے۔ یہ قیامت کے دن لوگوں کی ضیافت ہو گی (41:56)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

57 سورت الحدید کے اسباق

سورۃ الحدید قرآن کی 57ویں سورت ہے جس میں 29 آیات ہیں۔ اس کا نام 25ویں آیت سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ اسلام میں اخلاص اور عملی راستبازی کی اہمیت پر توجہ کے ساتھ اللہ کی عظمت، اس دنیا کی عارضی نوعیت، ایمان اور صدقہ کی اہمیت، اور انصاف کو برقرار رکھنے میں طاقت کے کردار پر زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب نے اللہ کی تسبیح کی ہے اور وہ اکیلا غالب اور حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اول بھی ہے اور آخر بھی ہے، ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا۔ وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ آسمان کی طرف جاتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور تمام معاملات اسی کی طرف فیصلے کے لیے بھیجے جاتے ہیں وہی ہے جو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو

رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کے سب سے پوشیدہ راز جانتا ہے (1-6) اب جو بھی منہ پھیرے (جان لے کہ) اللہ کافی اور قابل تعریف ہے۔

محمدؐ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ آپ کو اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور آپ کو ایسا نور عطا فرمائے گا جس میں آپ چلیں گے اور آپ کی خطائیں معاف کر دیں گے۔ اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ (آپ کو یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے) تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل کا صرف ان کا حق نہیں ہے، اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ کا فضل لامحدود ہے (28-29)۔

انبیاءؑ: ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہا اتارا جو لوگوں کے لیے بڑی طاقت اور دوسرے فائدے رکھتا ہے۔ یہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی غیب سے مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ زبردست اور غالب ہے۔ ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب دونوں رکھی۔ پھر ان کی اولاد میں سے بعض نے ہدایت اختیار کی لیکن بہت سے فاسق ہو گئے۔ ان کے بعد ہم نے یکے بعد دیگرے اپنے رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل دی اور ہم نے ان کے پیروکاروں کے دلوں میں ہمدردی اور رحم ڈالا لیکن رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کی۔ ہم نے اسے ان کے لیے تجویز نہیں کیا۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے انہوں نے خود اسے ایجاد کیا۔ لیکن پھر انہوں نے اس کا مشاہدہ نہیں کیا جیسا کہ مشاہدہ کیا جانا چاہیے تھا۔ ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے ان کو ان کا اجر دیا لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں (25-27)۔

مومن: کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اُس کے نازل کردہ حق کے آگے جُھکیں اور وہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت اُن پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ ہم نے آپ کو واضح طور پر نشانیاں دکھادی ہیں: ہو سکتا ہے کہ آپ عقل سے کام لیں۔ یقیناً مرد اور عورتوں میں سے جو لوگ خیرات کرتے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ہے، ان کو کئی گنا ادا کیا جائے گا اور ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ سچے اور سچے گواہ ہیں۔ ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں (16-19)۔

منافق: اس دن منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اُٹھائیں ۔ لیکن ان سے کہا جائے گا کہ چلے جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار بنائی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا۔ دروازے کے اندر رحمت ہو گی اور اس کے باہر عذاب۔ وہ مومنوں کو پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ اہل ایمان جواب دیں گے کہ ہاں، لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا، شکوک و شبہات اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا، اور بڑے دھوکے باز نے آخری دم تک تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں رکھا، اس لیے آج تم سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کافروں سے یہ تمہاری کھلی کھلی سزا ہے۔ (15-13)۔

نصیحت: ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول پر اور خرچ کرو اُن چیزوں میں سے جن پر اُس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور مال خرچ کریں گے اُن کے لیے بڑا اجر ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کو نہیں مانتے حالانکہ رسول تمہیں تمہارے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور تم سے عہد لیا ہے اگر تم سچے مومن ہو؟ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں پر واضح وحی نازل کر رہا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔ تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور لڑیں گے وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنھوں نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی ہے۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے بلند ہے جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور لڑائی کی حالانکہ اللہ نے دونوں سے اچھے وعدے کیے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض، تاکہ اللہ اسے کئی گنا لوٹا دے، اور اس کے لیے بہترین اجر ہے۔ اس دن جب تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ پر چل رہا ہے، (ان سے کہا جائے گا کہ) آج تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے (12-7) خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اِس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اسے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو گئی۔ پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔ دنیا کی زندگی ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا تم اس جنت کی طرف جلدی کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی وسعت کے برابر ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا

کرتا ہے، اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ کوئی مصیبت زمین میں یا تمہاری جانوں پر نہیں آتی جسے ہم نے پیدا کرنے سے پہلے کسی کتاب میں درج نہ کیا ہو۔ یہ اللہ کے لیے ایک آسان کام ہے، (یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ) آپ جو کچھ کھو سکتے ہیں اس پر آپ مایوس نہ ہوں اور جو اللہ آپ کو دے گا اس پر آپ خوش نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو متکبر ہوں، جو خود بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کریں۔ اب جو بھی منہ پھیرے (جان لے کہ) اللہ کافی اور قابل تعریف ہے (20-24)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

58 سورت المجادلۃ کے اسباق

سورۃ المجادلہ قرآن کی 58ویں سورت ہے جس میں 22 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ اسلام سے پہلے کے "ظہار" (اپنی بیوی کو ماں قرار دینا) کی مذمت کرتی ہے، نجی مشاورت کی اہمیت کو بیان کرتی ہے، اور منافقین اور اللہ کی مخالفت کرنے والوں کو ان کے اعمال پر تنبیہ کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے اندر چھٹا اللہ نہ ہو۔ خفیہ بات کرنے والے خواہ اس سے کم ہوں یا زیادہ، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے (7)۔

احکامات: یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں التجا کر رہی ہے اور اللہ سے شکایت کر رہی ہے۔ اللہ تمہاری باہمی گفتگو سن رہا ہے۔ وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ ظہار کر کے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہیں (جاننا چاہیے) کہ ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں صرف وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات بولتے ہیں۔ اور اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں اور پھر اپنے کہے ہوئے قول پر واپس آنا چاہتے ہیں تو ان کو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں۔ تمہیں یہی نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور جس کو غلام نہ ملے وہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے اس سے پہلے کہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں۔ اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لیے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے (1-4)۔

مومن: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے والے ہوئے تھے۔ ہم نے واضح آیتیں نازل کی ہیں اور کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ جس دن

اللہ ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا اور انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اسے بھول گئے لیکن اللہ نے ان کے تمام اعمال کا پورا ریکارڈ رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے (6-5)۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں چھپ کر بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ کرو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی بات کرو اور اس خدا سے ڈرو جس کے سامنے تم سب کو جمع کیا جائے گا۔ خفیہ سازش کرنا شیطان کا کام ہے۔ یہ مومنوں کو رنج پہنچانے کے لیے کیا جاتا ہے، جب کہ اللہ کے حکم کے بغیر یہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور اہل ایمان اللہ پر بھروسہ کریں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا۔ اور جب آپ کو اٹھنے کا کہا جائے تو آپ کو اٹھنا چاہیے۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم رسول سے خلوت میں مشورہ کرو تو مشورہ کرنے سے پہلے کچھ صدقہ کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ ہے، البتہ اگر تم میں صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو اللہ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تم ڈر گئے اس بات سے کہ خلوت میں گفتگو کرنے سے پہلے تمہیں صدقات دینے ہونگے؟ اچھا اگر تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا ہے تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کو پابندی سے ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے (13-9)۔ تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا اُن کے بیٹے، یا اُن کے بھائی یا ان کے اہلِ خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک رُوح عطا کر کے اُن کو قوت بخشی ہے۔ وہ اُن کو ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اِن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا، اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں (22)۔

منافق: کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں خفیہ مشورے کرنے سے منع کیا گیا تھا پھر بھی وہ اس پر اڑے رہے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ وہ آپس میں گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے بارے میں چپکے سے گفتگو کرتے ہیں۔ اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا اور اپنے آپ سے کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں ان باتوں کی سزا کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں؟ ان کے لیے جہنم ہی کافی ہے وہ اس کا ایندھن بنیں گے۔ کیا ہی برا انجام ہے (8)! کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے ایسے لوگوں کو دوست بنایا ہے جو اللہ کے غضب میں ہیں۔ نہ وہ تمہارے ہیں نہ ان کے اور وہ جانتے بوجھتے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ برے اعمال ہیں جو وہ کر رہے ہیں! انہوں نے اپنی قسموں کو ایک ڈھال بنا رکھا ہے جس کے تحت وہ دوسروں کو

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اس کے لیے انہیں رسوا کن عذاب ہوگا۔ نہ ان کا مال ان کو اللہ سے بچانے کے کچھ کام آئے گا اور نہ ان کی اولاد۔ وہ جہنم کے ساتھی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے جیسا کہ وہ تمہارے سامنے قسم کھاتے ہیں، یہ خیال کرتے ہوئے کہ ان کی قسمیں ان کو کچھ کام آئیں گی۔ خوب جان لو کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہیں خدا کی یاد بھولنے پر مجبور کر دیا ہے۔ وہ شیطان کی جماعت سے ہیں۔ خوب جان لو کہ شیطان کی جماعت کے لوگ ہی اصل نقصان اٹھانے والے ہیں۔ بے شک سب سے ذلیل وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ نے لکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہوں گے۔ اللہ سب پر قادر اور غالب ہے (14-21)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

59 سورت الحشر کے اسباق

سورت الحشر قرآن کی 59ویں سورت ہے جس میں 24 آیات ہیں۔ اس کا نام دوسری آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ یہودی قبیلہ بنی نضیر کی جلاوطنی کا ذکر کرتی ہے اور ایمان اور اللہ سے ڈرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مدینہ میں کچھ لوگوں کی منافقت کو اجاگر کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب نے صرف اللہ کی تسبیح کی ہے، کیونکہ وہ اکیلا غالب، حکمت والا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حاکم ہے، قدوس ہے، سلامتی کا ذریعہ ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، سب پر غالب ہے، اپنے احکام کو نافذ کرنے والا ہے، اور ہمیشہ اعلیٰ ہے۔ اللہ ہی پاک ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا، اس کا نفاذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے۔ اس کے بہترین نام ہیں۔ ہر چیز جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کرتی ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے (22-24)۔

جہاد: وہی ہے جس نے پہلے ہی حملے میں اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تم نے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی باہر نکلیں گے اور وہ بھی اپنی طرف سے یہ خیال کر رہے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے محفوظ رکھیں گے، لیکن اللہ (کا عذاب) ان پر وہیں سے آیا جہاں سے انہیں توقع بھی نہیں تھی۔ اس نے ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور اہل ایمان کے ہاتھوں تباہ کر رہے تھے۔ پس عبرت حاصل کرو! اے دیکھنے والو۔ اگر اللہ نے ان پر جلاوطنی کا حکم نہ دیا ہوتا تو ان کو دنیا میں بھی عذاب دیتا اور آخرت میں بھی ان کے لیے آگ کا عذاب ضرور ہوتا۔ یہ سب کچھ

اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے (جاننا چاہیے کہ) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ کھجور کے جتنے درخت تم نے کاٹے یا جنہیں ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑا وہ اللہ کے حکم سے تھا۔ اور (اللہ نے اجازت دی) تاکہ فاسقوں کو رسوا کرے۔ اور جو مال اللہ نے ان کے قبضے سے چھین لیا اور اپنے رسول کو واپس کر دیا وہ ایسا نہیں ہے کہ تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ ان پر چڑھا دیے ہوں، بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے اختیار دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو کچھ بھی اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں کے لوگوں سے لوٹایا وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے تاکہ یہ صرف تمہارے امیروں میں ہی گردش نہ کرے۔ جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (مزید یہ کہ جائیدادیں) ان غریب ہجرت کرنے والوں کے لیے ہیں جنہیں اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ وہ اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ بے شک وہی سچے ہیں۔ (اور یہ ان لوگوں کے لیے بھی ہے) جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم تھے۔ وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جنہوں نے ان کی طرف ہجرت کی ہے اور جو کچھ انہیں دیا گیا ہے اس کے لئے ان کے دلوں میں کوئی خواہش نہیں ہے اور دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو اپنے دل کے لالچ سے بچ گئے وہی کامیاب ہیں۔ (اور یہ ان لوگوں کے لیے بھی ہے) جو ان کے بعد آئیں گے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان تمام بھائیوں کو معاف کر دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں مومنوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے (10-1)۔

منافق: کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے منافقت کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے اہل کتاب میں سے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم کو نکالا گیا تو ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کسی کی بات نہیں مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے لیکن اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ کبھی نہیں نکلیں گے اور اگر ان کے خلاف جنگ چھیڑی گئی تو وہ ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ ان کی مدد بھی کریں گے تو پیٹھ پھیر لیں گے اور پھر کہیں سے کوئی مدد نہیں ملے گی۔ ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا خوف ہے کیونکہ وہ عقل سے عاری قوم ہیں۔ وہ تم سے کبھی اکٹھے ہو کر (کھلے میدان میں) نہیں لڑیں گے۔ اگر وہ لڑیں گے تو وہ مضبوط قلعوں میں یا دیواروں کے پیچھے سے لڑیں گے۔ وہ باہمی دشمنی میں بہت شدید ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ وہ متحد ہیں اور ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ عقل سے عاری قوم ہیں۔ وہ ان لوگوں کی طرح ہیں جنہوں نے ان سے تھوڑی دیر پہلے اپنے اعمال کے برے نتائج چکھ لیے ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب

ہے۔ وہ شیطان کی طرح ہیں جو انسان کو کفر کا حکم دیتا ہے اور جب انسان کفر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ دونوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں گے اور یہ ظالموں کی سزا ہے (11-17)۔

نصیحت: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر ایک کو اچھی طرح غور کرنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے واقف ہے۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے انہیں ان کے نفس کو بھلا دیا۔ یہ یقیناً فاسق ہیں، دوزخی اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی ہی حقیقی کامیاب ہیں۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے عاجز ہوتا اور پھٹ جاتا۔ ہم یہ تمثیلیں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں (18-21)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

60 سورت الممتحنہ کے اسباق

سورۃ الممتحنہ قرآن کی 60ویں سورت ہے جس میں 13 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 10 سے لیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تعلقات کو بیان کرتی ہے، اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلمانوں کو اللہ کے دشمنوں اور ان کے اپنے دشمنوں سے دوستی نہیں کرنی چاہیے، ساتھ ہی ساتھ بین المذاہب شادیوں اور اسلام قبول کرنے والی خواتین کے ساتھ سلوک کے حوالے سے مخصوص رہنما اصول بھی بیان کیے گئے ہیں۔

مضامین کا خلاصہ

احکامات: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو (ان کے ایمان کو) جانچ لیا کرو، حالانکہ ان کے ایمان کی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر جب تم انہیں مومن پاؤ تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ۔ نہ وہ کافروں کے لیے حلال ہیں اور نہ کافر ان کے لیے حلال ہیں۔ ان کے کافر شوہروں کو وہ مہر واپس کر دو جو انہوں نے انہیں دیا تھا۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جب کہ تم ان کے مہر ادا کر چکے ہو۔ اور آپ کو بھی کافر عورتوں کو شادی میں نہیں روکنا چاہیے۔ وہ مہر واپس لے لو جو تم نے اپنی کافر بیویوں کو دیا تھا، اور کافروں کو چاہیے کہ وہ مہر مانگیں جو انہوں نے اپنی مسلمان بیویوں کو دیا تھا۔ یہ اللہ کا حکم ہے: وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے، اور وہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ اور اگر تم نے کفار سے اپنی کافر بیویوں کے مہر کا کچھ حصہ واپس نہ لیا اور پھر تمہاری باری آئے تو جن لوگوں کی بیویاں دوسری طرف رہ گئی ہیں ان کو ان کے مہر کے برابر رقم ادا کرو۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو (10-11)۔

محمدؐ: اے نبیؐ، جب مومن عورتیں آپ کے پاس بیعت کرنے آئیں اور عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ بچوں کا قتل کریں گی، نہ کوئی بہتان باندھیں گی، نہ نیکی میں آپ کی نافرمانی کریں گی، تو ان کی بیعت قبول کریں اور ان کی مغفرت کی دعا کریں۔ بیشک اللہ بخشنے والا ہے ! سب مہربان (12)۔

نصیحت: اے ایمان والو اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خیر خواہی کے لیے (اپنے گھروں سے ہجرت کرکے) نکلے ہو تو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں سے دوستی نہ کرو۔ تم ان سے دوستی کا اظہار کرتے ہو حالانکہ انہوں نے تمہارے پاس آنے والے حق کو ماننے سے انکار کر دیا تھا، جب کہ وہ رسول اور تمہیں صرف اس لیے نکالتے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو جو تمہارا رب ہے۔ تم ان کو دوستانہ پیغامات چھپ چھپ کر بھیجتے ہو، جب کہ تم جو کچھ بھی چھپ کر کرتے ہو اور جو کچھ تم کھلم کھلا کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم میں سے جو بھی ایسا کرے گا وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہے۔ اگر یہ لوگ تم پر غالب آجاتے ہیں تو وہ تمہارے دشمن ہوں گے اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبانوں سے تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے تمہارے کچھ کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد۔ اللہ اس دن تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے (3-1)۔ تم لوگوں کے لیے ابراہیمؑ اور اُس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا ”ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پُوجتے، ہو قطعی بیزار ہیں ،ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت ہو گئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ“ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے یہ کہنا (اس سے مستثنیٰ ہے) کہ ”میں آپ کے لیے مغفرت کی درخواست ضرور کروں گا،اور اللہ سے آپ کے لیے کچھ حاصل کر لینا میرے بس میں نہیں ہے۔“ (اور ابراہیمؑ واصحابِ ابراہیمؑ کی دعا یہ تھی کہ) ”اے ہمارے ربّ تیرے ہی اوپر ہم نے بھروسا کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کر لیا اور تیرے ہی حضور ہمیں پلٹنا ہے۔ اے ہمارے رب، ہمیں کافروں کے لیے آزمائش نہ بنا۔ اور اے ہمارے ربّ، ہمارے قصوروں سے در گزر فرما بے شک تو ہی زبردست اور دانا ہے۔ یقیناً ان لوگوں کے طرز عمل میں آپ کے لیے اور ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے، بہترین نمونہ ہے۔ لیکن جو اس سے رو گردانی کرے (جان لے کہ) اللہ بے نیاز اور قابل تعریف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا کر دے جن کی دشمنی تم نے اب کمائی ہے۔ اللہ قادر مطلق ہے، اور وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے (7-4)۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے قبروں میں پڑے کافر مایوس ہو چکے ہیں (13)۔

اہم آیات: وہ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں لڑائی کی، تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اور تمہارے نکالنے میں دوسروں کے ساتھ تعاون کیا۔ جو لوگ انہیں دوست بناتے ہیں وہی ظالم ہیں (9-8)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

61 سورت الصّف کے اسباق

سورۃ الصف قرآن مجید کی 61ویں سورت ہے جس میں 14 آیات ہیں۔ اس کا نام چوتھی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ مسلمانوں کو اپنے ایمان میں مخلص ہونے، نیکی کے لیے جدوجہد کرنے اور اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہنے کی تاکید کرتی ہے، مصیبت کے وقت اتحاد اور ثابت قدمی پر زور دیتے ہوئے، معافی اور فتح کا وعدہ کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس نے اللہ کی تسبیح کی ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے (1)۔

محمدؐ: پھر جب وہ اس کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اب اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، لیکن اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اپنے نور کو مکمل کرے گا، چاہے کافروں کو یہ ناگوار ہو۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرک اسے ناپسند کریں(9-7)۔

انبیاءؑ: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں یقیناً اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ پس جب انہوں نے کج روی اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا، اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا: "اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اور تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اس رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہوگا" (6-5)۔

مومن: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کے بارے میں بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ وہ یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں معلوم ہو۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور تمہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں بہترین ٹھکانے دے گا۔ یہ واقعی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو، وہ بھی تمہیں دے گا۔ اللہ کی طرف سے نُصرت اور قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی فتح! اے نبی مومنوں کو اس کی

خوشخبری سنادو۔اے ایمان والو! اللہ کے مددگار بنو جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کی طرف (بلانے میں) میرا مددگار کون ہو گا؟ اور حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی اُن کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے۔ (14-10)۔

اہم آیات: اے ایمان والو ! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ یقیناً ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ لڑتے ہیں گویا وہ ایک مضبوط دیوار ہیں (4-2)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

62 سورت الجمعہ کے اسباق

سورۃ الجمعہ قرآن مجید کی 62ویں سورت ہے جس میں 11 آیات ہیں۔اس کا نام نویں آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ نماز جمعہ اور اللہ کے ذکر کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیتی ہے کہ وہ روحانی معاملات کو دنیاوی کاموں پر ترجیح دیں، خاص طور پر جمعہ کے دن اذان کے بعد۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو بادشاہ، نہایت مقدس، غالب اور حکمت والا ہے (1) وہی ہے جس نے اُمیّوں کے اندر ایک رسول خود اُنہی میں سے اُٹھایا، جو اُنہیں اُس کی آیات سناتا ہے، اُن کی زندگی سنوارتا ہے، اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اِس سے پہلے وہ کھُلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔اور (اس رسول کی بعثت) ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (4-2)۔

مومن: مومن: اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے (10-9)۔

کافر: ان سے کہو کہ اے یہودیو! اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم ہی اللہ کے پسندیدہ ہو، باقی تمام لوگوں کے علاوہ، تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو، لیکن وہ کبھی بھی اس کی تمنا نہیں کریں گے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے، اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے، ان سے کہو کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں ضرور آکر رہے گی۔ پھر تم اس کے سامنے پیش کیے جاؤ گے جو پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے تھے (8-6)۔

نصیحت: جن پر تورات کا بوجھ ڈالا گیا پھر وہ اس کا بوجھ اٹھانے میں ناکام رہے، ان لوگوں کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہیں۔ اس سے بھی بدتر مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھوٹا سمجھا۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا (5)۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل کود کو دیکھا تو اس کی طرف لپکے اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا۔ ان سے کہو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور کاروبار سے بہت بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (11)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

63 سورت المنافقون کے اسباق

سورۃ المنافقون قرآن مجید کی 63ویں سورت ہے جس میں 11 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر بعض افراد کی منافقت کو بے نقاب کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے جو ظاہری طور پر مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں کفر رکھتے ہیں، اور مسلمانوں کو خبردار کرتی ہے کہ وہ ایسے افراد اور ان کے فریب کاروں سے ہوشیار رہیں۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اے نبیؐ! جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ ہاں اللہ جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق بالکل جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اس لیے وہ اپنے آپ کو اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ بے شک برے ہیں وہ اعمال جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے۔ اس لیے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے اور وہ کچھ نہیں سمجھتے۔ اور جب تم انہیں دیکھو گے تو ان کی جثّہ شاندار نظر آئیں گے۔ جب وہ بولتے ہیں تو آپ ان کی باتیں سننا پسند کریں گے۔ لیکن وہ دیوار کے ساتھ لگائی ہوئی لکڑی کی طرح ہیں۔ وہ ہر زور کی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں۔ یہ اصل دشمن ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہو۔ اللہ ان کو غارت کرے! یہ کدھر اُلٹے پھرائے جارہے ہیں (1-4)؟

کافر: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے رسول تمہارے لیے مغفرت کی دعا کریں تو وہ سر ہلاتے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ تکبر کے ساتھ منہ پھیر رہے ہیں۔ اے نبیؐ، آپ ان کی مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، ان کے لیے برابر ہے۔ اللہ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا کیونکہ اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پر کچھ خرچ نہ کرو کہ وہ منتشر ہو جائیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک اللہ ہے لیکن منافق نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے حالانکہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافق نہیں جانتے (5-8)۔

نصیحت: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ جو لوگ ایسا کریں گے وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور وہ کہے کہ اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت کیوں نہیں دی کہ میں صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔ لیکن اللہ کسی شخص کی مدت پوری ہونے پر ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے (9-11)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

64 سورت التغابن کے اسباق

سورۃ التغابن قرآن مجید کی 64ویں سورت ہے جس میں 18 آیات ہیں۔ اس کا نام نویں آیت سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس میں ایمان، اللہ کی اطاعت اور اچھے اخلاق کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے برائی کے نتائج اور قیامت کے دن سے بھی خبردار کرتی ہے۔ یہ اللہ کی قدرت اور علم کو اجاگر کرتے ہوئے مومنوں کو یاد دلاتی ہے کہ وہ اپنے اعمال کو یاد رکھیں اور اس کی راہ میں خرچ کریں۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی حمد کرتی ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض تم میں سے مومن ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اسی نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی عمدہ بنائی ہے۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اسے بھی جانتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے (1-4)۔ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، لیکن اگر تم اطاعت سے روگردانی کرو گے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے رسول کی ذمہ داری صرف واضح طور پر حق کو پہنچانا ہے اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لیے مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (11-13)۔

کافر: کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا اور پھر اپنے اعمال کا مزہ چکھا؟ اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ اس انجام کے مستحق تھے کیونکہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے کہا کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے؟ تو انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا اور منہ موڑ لیا۔ پھر اللہ بھی ان سے بے نیاز ہو گیا اور اللہ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ وہ کبھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائیں گے۔ ان سے کہو،

"نہیں، میرے رب کی قسم، تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمہیں ضرور بتایا جائے گا کہ تم نے (دنیا میں) کیا کیا ہے، اور یہ اللہ کے لیے آسان کام ہے" (5-7)۔

نصیحت: پس اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (یہ تمہیں معلوم ہو جائے گا) جب وہ تمہیں جمع ہونے کے دن جمع کرے گا۔ یہ لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کی ہار جیت کا دن ہو گا۔ جو اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا، اللہ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ سب سے بڑی کامیابی ہے! اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھوٹا سمجھا وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے (8-10) اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور تمہارے بچے تمہارے دشمن ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہو۔ لیکن اگر تم معاف کر دو اور درگزر کرو اور معاف کر دو تو یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارا دنیوی مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بے شمار اجر ہیں۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور اطاعت کرو اور اپنا مال خرچ کرو، یہ تمہاری ہی بھلائی ہے۔ اور جو اپنے دل کی لالچ سے بچ گئے وہی واقعی کامیاب ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ تمہیں کئی گنا واپس کر دے گا اور تمہاری خطائیں معاف کر دے گا۔ اللہ قدر کرنے والا اور بردبار ہے۔ وہ کھلے اور چھپے کو جانتا ہے۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے (14-18)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

65 سورت الطلاق کے اسباق

سورۃ الطلاق قرآن مجید کی 65ویں سورت ہے جس میں 12 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ یہ بنیادی طور پر اسلام میں طلاق کے لیے ہدایات اور طریقہ کار سے متعلق ہے، اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حدود کی پابندی کی اہمیت اور طلاق یافتہ خواتین کے لیے "عدت" (انتظار کی مدت) پر زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کو بھی ان جیسا بنایا۔ ان کے درمیان اس کا حکم نازل ہوتا ہے۔ (یہ تمھیں اس لیے کہا جا رہا ہے) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے (12)۔

قرآن: اے عقل والو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ نے تم پر ایک نصیحت نازل کی ہے، ایک ایسا رسول جو تمہیں اللہ کی آیات سناتا ہے جس میں واضح ہدایت ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔ جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسے

باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق تیار کر رکھا ہے (10-11)۔

احکامات: اے نبی جب تم (اور اہل ایمان) عورتوں کو طلاق دو تو ان کو ان کی عدت کے حساب سے طلاق دو اور عدت کو صحیح شمار کرو اور اللہ سے ڈرو۔ اور ان کو (عدت کے دوران) ان کے گھروں سے نہ نکالو، وہ خود بھی گھروں سے نہ نکلیں، سوائے اس صورت میں کہ وہ کھلے عام بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا وہ اپنے نفس پر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے: اللہ اس کے بعد (مصالحت کی) صورت حال پیدا کر دے گا۔ پھر جب وہ اپنی عدت کے اختتام کو پہنچ جائیں یا تو انہیں بھلے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روک رکھو یا بھلے طریقے پر اُن سے جُدا ہو جاؤ اور اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو گواہی کے لیے بلاؤ اور (اے گواہو!) اللہ کے لیے عدل کے ساتھ گواہی دو (1-2)۔ اور اگر آپ کو اپنی ان عورتوں کے بارے میں شک ہے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں تو (آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے، اور یہی بات ان پر بھی لاگو ہوتی ہے جنہیں ابھی حیض نہیں آیا۔ اور حاملہ عورتوں کی عدّت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے اس کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تم پر نازل کیا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے اور اس کے اجر کو بڑھاتا ہے۔ اُن عورتوں کو (زمانۂ عدت میں) اُسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو، جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو۔ اور انہیں تنگ کرنے کے لیے ان کو نہ ستاؤ۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرو جب تک اُن کا وضع حمل نہ ہو جائے اگر وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو، اور بھلے طریقے سے (اُجرت کا معاملہ) باہمی افہام و تفہیم سے حل کرو۔ لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلا لے گی۔ مالدار اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس کے اسباب محدود ہیں وہ اللہ کی دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرے۔ اللہ کسی پر اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جو اس نے اسے دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تنگی کے بعد آسانی پیدا کرے (4-7)۔

تنبیہ: کتنی ہی بستیوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی۔ پھر ہم نے ان کو سخت حساب لیا اور انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا۔ پس انہوں نے اپنے اعمال کا برا مزا چکھ لیا۔ اُن کا انجام کار سراسر نقصان ہی نقصان تھا۔ اللہ نے ان کے لیے (آخرت میں) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو (8-10)

اہم آیات: اس سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، (اور) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ جو شخص اپنے ہر کام میں اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے مشکلات کے دروازے کھول دیتا ہے اور اسے وہاں سے

رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہے۔ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے (3)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

66 سورت التحریم کے اسباق

سورۃ التحریم قرآن مجید کی 66ویں سورت ہے جس میں 12 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ یہ بنیادی طور پر نبی محمدؐ کی بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے، انہیں ان کے رویے پر نصیحت کرتی ہے، جبکہ مومنوں کو ایمان کی اہمیت، توبہ اور اپنے خاندان کی حفاظت کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اے نبیؐ! آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟ (کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ) تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہو؟ اللہ سب کو معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے پہلے ہی آپ (لوگوں کو) آپ کی قسموں سے بری کرنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ اللہ تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (اور یہ معاملہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ) نبیؐ نے ایک بات اپنی ایک بیوی سے راز میں کہی تھی۔ پھر جب اُس بیوی نے (کسی اور پر) وہ راز ظاہر کر دیا، اور اللہ نے نبیؐ کو اِس (افشائے راز) کی اطلاع دے دی تو نبیؐ نے اس پر کسی حد تک (اُس بیوی کو) خبردار کیا اور کسی حد تک اس سے در گزر کیا، پھر جب نبیؐ نے اُسے (افشائے راز کی) یہ بات بتائی تو اُس نے پوچھا آپ کو اِس کی کس نے خبر دی؟ نبیؐ نے کہا" مجھے اُس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے۔ اگر تم دونوں (خواتین) اللہ کے حضور توبہ کرو (یہ تمہارے حق میں بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل سیدھے راستے سے ہٹ چکے ہیں اور اگر تم نے نبیؐ کے خلاف ایک دوسرے کا ساتھ دیا تو تمہیں جان لینا چاہیے کہ اللہ اس کا کارساز ہے اور اس کے بعد جبرائیل اور نیک مومنین اور فرشتے اس کے ساتھی اور مددگار ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اگر نبیؐ تم سب کو طلاق دے دے تو اللہ اسے تمہاری جگہ بہتر بیویاں دے گا، جو سچی مسلمان ہوں، جو مومن اور فرمانبردار ہوں، توبہ کرنے والی ہوں، عبادت کرنے والی ہوں، اور روزے دار ہوں، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا کنواری ہوں (1-5)۔ اے نبیؐ، کفار و منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے (9)۔

نصیحت: اے ایمان والو! اللہ کی طرف سچی توبہ کرو۔ (ہو سکتا ہے کہ) اللہ تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ پر دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے نور کو ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے، تو سب پر قادر ہے (8)۔

تنبیہ: اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہوں گے، جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جیسا انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ ویسا ہی کرتے ہیں۔ (اس وقت کہا جائے گا :) اے کافرو، آج بہانے نہ بناؤ، تمھیں صرف اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کر رہے تھے (6-7)۔

مثالیں: اللہ کافروں کے لیے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان کرتا ہے۔ ان کا نکاح ہمارے دو نیک بندوں سے ہوا، لیکن انہوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی، اور وہ اللہ کے مقابلے میں کچھ کام نہ آ سکیں۔ دونوں سے کہا گیا کہ داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ اور مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بیوی کی مثال دی ہے جب اس نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب میرے لیے اپنی بارگاہ میں جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے بچا اور مجھے ظالموں سے بچا۔ اور اللہ عمران کی بیٹی مریم کی مثال بیان کرتا ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔ تو ہم نے اس کے جسم میں اپنی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی گواہی دی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی (10-12)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

67 سورت الملک کے اسباق

سورۃ الملک قرآن مجید کی 67 ویں سورت ہے جس میں 30 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ یہ اللہ اور اس کی تخلیق کی عظمت پر زور دیتے ہوئے ایمان والوں کو کائنات میں اللہ کی قدرت کی نشانیوں اور کفر کے نتائج پر غور کرنے کی تاکید کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: نہایت بزرگ و برتر ہے جس کے ہاتھ میں کائنات کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ غالب بھی ہے اور بخشنے والا بھی۔ جس نے اوپر تلے سات آسمان بنائے۔ آپ رحمٰن کی تخلیق میں کوئی عیب نہیں دیکھیں گے۔ پھر پلٹ کر دیکھو: کیا آپ کو کہیں بھی کوئی خامی نظر آتی ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ: تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی ۔ اور بے شک ہم نے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے اور انہیں شیطانوں کو بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے۔ ان شیطانوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (1-5)۔ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے تابع کر دیا ہے۔ پس اس کے سینے پر چلو اور خدا کے رزق میں سے کھاؤ۔ اسی کی طرف تم کو قیامت کے دن لوٹ کر جانا ہے۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ جو آسمان پر ہے وہ تمھیں زمین کے اندر دھنسا نہ دے اور زمین اچانک لرزنے لگے؟ کیا آپ اس بات سے بے خوف ہیں کہ وہ جو آسمان پر ہے آپ پر پتھروں سے بھری ہوئی آندھی نہ بھیجے؟ تب تمھیں معلوم ہو گا کہ میری تنبیہ

کتنی ہولناک تھی۔ اور جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا۔ پھر دیکھو میرا عذاب کیسا سخت تھا۔ کیا وہ اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھتے جو اپنے پر پھیلاتے اور بند کرتے ہیں؟ رحمٰن کے سوا کوئی ان کو سنبھالنے والا نہیں ہے۔ وہی ہے جو ہر چیز پر نظر رکھتا ہے۔ بتاؤ تمہارے ساتھ کون سی فوج ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کر سکے؟ حقیقت یہ ہے کہ کافر سراسر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ یا بتاؤ کہ کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر رحمٰن اپنا رزق روک لے؟ درحقیقت یہ لوگ حق سے سرکشی اور بیزاری پر قائم ہیں۔ ذرا غور کریں۔ کیا وہ جو منہ کے بل چل رہا ہے وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو ہموار راستے پر سیدھا چل رہا ہے؟ ان سے کہو کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں سماعت اور بصارت کی قوتیں عطا کیں اور تمہیں سوچنے سمجھنے کے لیے دل دیے لیکن تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔ ان سے کہو کہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا ہے اور اسی کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم سچ کہتے ہو؟ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے، میں تو صرف کھلا ڈرانے والا ہوں۔ پھر جب وہ اسے قریب سے دیکھیں گے تو تمام کافروں کے چہرے مسخ ہو جائیں گے اور اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کے لیے تم پکار رہے تھے (27-15)۔

مومن: جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔ تم چپکے سے بات کرو یا بلند آواز سے اللہ کے لیے یکساں ہے وہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔ کیا وہ نہیں جانتا، جس نے پیدا کیا ہے؟ وہ باریکیوں کا جاننے والا اور سب سے باخبر ہے (14-12)۔

کافر: جو لوگ اپنے رب سے کفر کرتے ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو وہ اس کی گرج سنیں گے اور وہ جہنم اس طرح ابل رہی ہو گی جیسے غصے سے پھٹ رہی ہو۔ جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اس کے محافظ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہاں، ہمارے پاس ایک ڈرانے والا آیا تھا، لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی، تم بہت بڑی گمراہی میں ہو۔ اور وہ مزید کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو اب بھڑکتی ہوئی آگ والوں میں سے نہ ہوتے۔ کیا وہ اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے؟ لعنت ہو جہنم کے رہنے والوں پر (11-6)!

نصیحت: ان سے کہو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ ان سے کہو کہ وہ رحمٰن ہے اور اسی پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم بھروسہ رکھتے ہیں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑی گمراہی میں مبتلا ہے۔ ان سے کہو، "کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو تمہارے لیے صاف اور بہتا ہوا پانی کون پیدا کرے گا" (30-28)؟

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

68 سورت القلم کے اسباق

سورۃ القلم قرآن مجید کی 68ویں سورت ہے جس میں 52 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ قلم اور تحریر کی اہمیت پر زور دیتی ہے، پیغمبر محمدؐ کو ان پر اللہ کے فضل اور اجر کا یقین دلاتی ہے، اور تکبر اور حق کے انکار کے خلاف تنبیہ کرتی ہے، جس کا اختتام باغ کے لوگوں کی کہانی پر ہوتا ہے جو لالچ اور شکر گزاری کی کمی کی وجہ سے تباہ ہو گئے تھے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: ن، قسم ہے قلم کی اور اُس چیز کی جسے لکھنے والے لکھ رہے ہیں۔ تیرے رب کے فضل سے آپ دیوانے نہیں ہیں۔ اور یقیناً تمہارے لیے ایک ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا، اور یقیناً آپؐ اعلیٰ کردار پر فائز ہیں۔ عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا ہے۔ تمہارا ربّ اُن لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں، اور وہی ان کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو راہِ راست پر ہیں ۔لہٰذا ان جھٹلانے والوں کے سامنے ہر گز نہ جھکنا۔ وہ واقعی یہ چاہتے ہیں کہ آپ تھوڑا سا سمجھوتہ کریں، پھر وہ بھی سمجھوتہ کریں گے۔ ہر گز نہ جھکو ایسے شخص کے سامنے جو بہت قسمیں کھانے والا، غیبت کرنے والا، طعنے دینے والا ہے، نیکی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والااور فاسق وفاجر اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پیدائشی طور پر حقیر ہے صرف اس لیے کہ اس کے پاس دولت اور اولاد کی فراوانی ہے۔ جب اس کو ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ قدیم زمانے کی کہانیاں ہیں۔ عنقریب ہم اس کی ناک پر داغ لگائیں گے (1-16)۔ پس اے نبیؐ جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔ ہم ان کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہو گی۔ میں انہیں مہلت دے رہا ہوں، میری تدبیر زبردست ہے۔ کیا تم اِن سے کوئی اجر طلب کر رہے ہو کہ یہ اس چٹّی کے بوجھ تلے دبے جارہے ہوں؟ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھ رہے ہیں؟ پس تم اپنے رب کے حکم کے آنے کا انتظار کرو اور مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی طرح نہ بنو جب اس نے غم سے مغلوب ہو کر پکارا تھا۔ اگر اس کے رب کا فضل اس تک نہ پہنچتا تو وہ مذموم ہو کر چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا۔ نتیجتاً اس کے رب نے اسے چن لیا اور اسے نیک لوگوں میں شامل کیا۔ جب کافر نصیحت (قرآن) سنتے ہیں تو آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے گویا تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے، حالانکہ یہ تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے (44-52)۔

مومن: بے شک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمت بھرے باغ ہیں۔ تو کیا ہم فرمانبرداروں کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا ہم مجرموں کے ساتھ کرتے ہیں؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو (34-36)۔

نصیحت: ہم نے مکہ والوں کو آزمایا ہے جس طرح ہم نے ایک باغ کے مالکوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ اگلی صبح اپنے باغ کا پھل ضرور چن لیں گے اور انہوں نے کوئی استثناء نہیں کیا۔ لیکن جب وہ رات کو سو رہے تھے کہ باغ میں تیرے رب کی طرف سے ایک آفت آ گئی اور وہ باغ ایسا ہو گیا کہ گویا اس کی فصل کاٹی گئی تھی۔ صبح ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو پکار کر کہا: "اگر تم پھل توڑنا چاہتے ہو تو اپنی کھیتی کے لیے جلدی جاؤ۔" چنانچہ وہ آپس میں سرگوشی کرتے ہوئے روانہ ہوئے، "آج باغ میں کوئی محتاج تمہارے پاس نہ آئے۔ وہ جلدی جلدی (اپنے باغ کی طرف) اس عزم کے ساتھ روانہ ہوئے کہ وہ کچھ بھی نہیں دیں گے گویا ان میں (پھل توڑنے کی) طاقت ہے۔ لیکن جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم تو راستہ بھٹک گئے ہیں، بلکہ ہم بے آسرا چھوڑے گئے ہیں۔ ان میں سے سب سے اچھے آدمی نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم (اللہ کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے پکارا، "ہمارا رب پاک ہے، ہم یقیناً گنہگار تھے!" پھر وہ ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے لگے۔ آخرکار انہوں نے کہا افسوس ہم پر، ہم تو سرکش ہوگئے تھے، ہو سکتا ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر باغ عطا فرمائے۔ ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے۔ کاش وہ یہ جان لیتے (17-33)! یا تمہارے پاس کوئی ایسی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ (آخرت میں) تمہارے پاس وہ سب کچھ ہو گا جو تم اپنے لیے چنو گے؟ یا کیا ہم نے تم سے کوئی عہد لیا ہے جسے ہم قیامت تک برقرار رکھنے کے پابند ہیں، (ایک عہد یہ ہے کہ جو کچھ تم اپنے لیے مقرر کرو گے وہ تمہارا ہو گا)؟ ان سے پوچھیں: "ان میں سے کون اس کی ضمانت دے سکتا ہے؟ یا کیا ان لوگوں میں سے کسی کی طرف سے کسی چیز کی ضمانت دی گئی ہے جنہیں وہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کو سامنے لائیں اگر وہ سچے ہیں (37-41)۔

آخر الزماں: جس دن مصیبت آئے گی اور لوگوں کو سجدہ کے لیے بلایا جائے گا وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھائی ہوئی ہو گی۔ پھر بھی جب وہ سلامت اور صحت مند ہوتے تو انہیں سجدہ کرنے کے لیے بلایا جاتا (لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا) (43-42)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

69 سورت الحاقہ کے اسباق

سورۃ الحاقہ قرآن مجید کی 69ویں سورت ہے جس میں 52 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ قیامت کے دن کی یقینی، کفر کے نتائج، اور ایمان اور راستبازی کے انعامات پر زور دیتی ہے، ماضی کی قوموں کی مثال دیتے ہوئے عذاب الٰہی سے ڈراتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: ایسا نہیں! قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو اور ان کی بھی جو تم نہیں دیکھتے کہ یہ ایک معزز رسول کا کلام ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے، تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے: تم بہت کم غور کرتے ہو۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور اگر یہ (نبی) خود کوئی چیز گھڑ لیتا اور اسے ہم سے منسوب کرتا تو ہم اسے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی اس سے (ہمیں) روک نہیں سکتا تھا۔ بے شک یہ پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ ایسے کافروں کے لیے یہ یقیناً مایوسی کا باعث ہے۔ اور یقیناً یہی قطعی سچائی ہے۔ پس اے نبی، اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو(52-38)۔

انبیاءؑ: جب سیلاب کا پانی غیر معمولی طور پر بلند ہوا تو ہم نے آپ (نوح علیہ السلام) کو کشتی میں سوار کیا، تاکہ اس واقعہ کو آپ کے لیے تنبیہہ بنادیں اور یہ کہ سننے والے کان اس یاد کو رکھیں(12-11)۔

مومن: پھر جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا: دیکھو میرا نامہ اعمال پڑھو، میں جانتا تھا کہ میرا حساب ضرور ملے گا، وہ دل پسند زندگی میں ہو گا۔ بلند مقام جنت (باغ) میں ہو گا۔، جس کے پھلوں کے گچھے سے لٹک رہے ہوں گے۔ (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا کہ) "کھاؤ پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے دنوں میں کیے" (24-19)۔

کافر: ناگزیر! ناگزیر کیا ہے؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ ناگزیر کیا ہے؟ قوم ثمود اور عاد نے اچانک آنے والی آفت کو جھٹلایا۔ ثمود ایک سخت حادثہ سے تباہ ہوئے جیسے عاد کے لیے، وہ ایک تیز آندھی سے تباہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تیز آندھی کو سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار ان پر مسلط کیا۔ (اگر آپ وہاں ہوتے) تو آپ ان کو ایسے گرے پڑے ہوئے دیکھتے جیسے وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں۔ اب کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی زندہ ہے۔ فرعون اور اس سے پہلے والے اور الٹائی گئی بستیوں کے لوگ سب ایک ہی گناہ میں مبتلا تھے۔ ان سب نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی اور اس نے انہیں سخت گرفت میں لے لیا(10-1)۔
جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: کاش مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا اور نہ ہی میرا حساب معلوم ہوتا، کاش موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی، آج میرا امال میرے کچھ کام نہ آیا اور میری ساری طاقت چھین لی گئی، (حکم دیا جائے گا:) اسے پکڑ و اور اس کے گلے میں طوق ڈالو، پھر اِس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ اسے جہنم میں ڈال دو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلانے کی تاکید کرتا تھا۔ پس آج یہاں اس کا نہ کوئی سچا دوست ہے اور نہ کوئی کھانا سوائے زخموں کے دھون کے، جسے گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا(37-25)۔

آخر الزماں: پھر جب ایک بار صور پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑ ایک ہی جھٹکے سے ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ اُس روز وہ ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا۔ اس دن آسمان پھٹ جائے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ

جائے گی ۔۔ فرشتے اس کے اطراف میں ہوں گے اور ان میں سے آٹھ اس دن تمہارے رب کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یہ وہ دن ہو گا جب تم سامنے لائے جاؤ گے تمہارا کوئی راز پوشیدہ نہیں رہے گا(18-13)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

70 سورت المعارج کے اسباق

سورۃ المعارج قرآن مجید کی 70ویں سورت ہے جس میں 44 آیات ہیں۔اس کا نام تیسری آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ کافروں کو قیامت کے دن اور اللہ کے عذاب کا سامنا کرنے کی ناگزیری کے بارے میں خبردار کرتی ہے، ان کے دنیاوی مشاغل کی فضولیت اور مومنوں کے لیے صبر اور ایمان کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: مانگنے والے نے عذاب مانگا، وہ (عذاب) ضرور واقع ہونے والا ہے۔ کافروں کے لیے، جسے کوئی ٹال نہیں سکتا، اللہ کی طرف سے، جو عروج کے زینوں کا مالک ہے۔فرشتے اور روح اس کی بارگاہ میں چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پس اے نبی صبر کرو اور ثابت قدم رہو۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت دور ہے، لیکن ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں (7-1)۔

مومن: لیکن یہ لوگ (مستثنیٰ ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں۔ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ جن کے مال میں سائل اور مسکین کا حق ہے۔ جو جزا کے دن کی حقیقت پر یقین رکھتے ہیں۔ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ اپنے رب کے عذاب سے کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتا ہے۔ سوائے اپنی بیویوں اور اپنی مملوکہ عورتوں کے ، کیونکہ ان کے معاملے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں، لیکن جو لوگ اس سے کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرتے ہیں۔ جو سچی گواہی دیتے ہیں۔ اور جو اپنی نماز کی سخت حفاظت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جنت کے باغوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے (35-22)۔

کافر: تو اے نبیؐ، کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ آپ کی طرف دائیں بائیں سے گروہ در گروہ دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ کیا ان میں سے ہر ایک یہ خواہش رکھتا ہے کہ اسے نعمتوں کے باغ میں داخل کیا جائے؟ نہیں، کبھی نہیں! وہ خود جانتے ہیں کہ ہم نے جس چیز سے ان کو پیدا کیا ہے۔ایسا نہیں! میں مشرق و مغرب کے مالک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لانے کی طاقت رکھتے ہیں اور کوئی ہم سے بازی لے جانے والا نہیں ہے ۔ لہٰذا انہیں اپنی بیہودہ باتوں اور اپنے کھیل میں پڑا رہنے دو ! یہاں تک کہ یہ اپنے اُس دن کو پہنچ جائیں جس کا اِن سے وعدہ کیا جارہا ہے، جب وہ اپنی قبروں سے اس طرح بھاگ رہے ہوں گے جیسے اپنے معبودوں کے مزاروں کی طرف دوڑ رہے ہوں۔ ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور ذلت ان پر چھائی ہوئی ہو گی۔ یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے (44-36)۔

آخر الزماں: (عذاب اس دن آئے گا) جب آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہوں گے اور پہاڑ مختلف رنگوں کی دھنی ہوئی اون کی طرح ہوں گے۔ اور کوئی قریبی دوست اپنے قریبی دوست کے بارے نہیں پوچھے گا، اگرچہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ اس دن کے عذاب سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے مجرم اپنے بچوں، اپنی بیوی، اپنے بھائی، اپنے پناہ دینے والے رشتہ داروں اور زمین کے تمام لوگوں کو فدیہ میں دینا چاہے گا تاکہ یہ تدبیر اسے نجات دلا دے۔ نہیں، کبھی نہیں! یہ بھڑکتی ہوئی آگ کا شعلہ ہو گا جو گوشت کو کھا جائے گا۔ یہ ہر اس شخص کو اپنے پاس بلائے گا جس نے پیٹھ پھیر لی اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا(18-8)۔

اہم آیات: بے شک انسان فطرتاً بے صبر ہے۔ جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ مضطرب ہو جاتا ہے اور جب اس کے نصیب میں خوش قسمتی آتی ہے تو وہ کنجوس ہو جاتا ہے (21-19)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

71 سورت نوح کے اسباق

سورت نوح قرآن مجید کی 71ویں سورت ہے جس میں 28 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس میں حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کے ان کے پیغام کو رد کرنے کی کہانی بیان کی گئی ہے، جو ایک عظیم سیلاب سے تباہ ہوئی، جو سچائی کا انکار کرنے والوں کے لیے ایک انتباہ کا کام کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

انبیاءؑ: ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ اس نے کہا اے میری قوم میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں (میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں) کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا، حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا، کاش تم جان لو۔ نوح نے عرض کیا اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا لیکن میری پکار نے ان کی نفرت میں اضافہ کیا۔ اور جب بھی میں نے انہیں بلایا کہ تو ان کو معاف کر دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسیں اور اپنے چہروں کو اپنے کپڑوں سے ڈھانپ لیا اور ہٹ دھرمی اور تکبر کا مظاہرہ کیا۔ پھر میں نے انہیں کھلم کھلا مدعو کیا اور پھر میں نے علانیہ بھی ان کو تبلیغ کی اور چُپکے چُپکے بھی سمجھایا۔ میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارشیں برسائے گا، مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا، تمہارے لیے باغات بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں بہائے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے لیے کسی عزت کی توقع نہیں رکھتے حالانکہ اُس نے تمہیں (خلقت کے مختلف مراحل سے گزار کر) پیدا کیا۔ (14-1)۔ نوح نے کہا: اے میرے رب،

انہوں نے میری بات پر دھیان نہیں دیا اور ان (امراء) کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے انہیں اس سے بھی زیادہ نقصان پہنچایا ہے، انہوں نے بہت بڑی سازش کی ہے۔ انہوں نے کہا اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑو اور نہ ود و سواع اور نہ یغوث اور یعوق اور نصر کو چھوڑو۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، اس لیے اے رب، ظالموں کو گمراہی کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔ صرف ان کے گناہوں کی وجہ سے وہ ڈوب گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ پھر انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی مددگار نہ ملا۔ اور نوح نے دعا کی: اے میرے رب، زمین پر کافروں میں سے کوئی رہنے والا نہ چھوڑ، اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور گناہ گار اور کافروں کے سوا کوئی نہیں پیدا کریں گے، اے میرے رب، مجھے اور میرے والدین کو اور جو بھی میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہوا ہے، اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بخش دے، اور ظالموں کے لیے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔ (28-21)۔

غور کریں: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان بنائے، ایک دوسرے کے اوپر اور ان میں چاند کو روشنی اور سورج کو چراغ بنایا۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے عجیب طریقے سے اگایا ہے، پھر وہ تمہیں اسی زمین پر لوٹائے گا اور تمہیں اس سے اچانک اٹھا کھڑا کرے گا۔ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھا دیا ہے تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو" (20-15)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

72 سورت الجن کے اسباق

سورۃ الجن قرآن مجید کی 72 ویں سورت ہے جس میں 28 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ جنوں کے ایک گروہ کے تجربے کو بیان کرتی ہے جس نے قرآن سنا، ان پر اس کے اثرات، اور ان کے بعد کے عقیدے اور رہنمائی، پیغام کی طاقت اور جنوں کی متنوع فطرت پر زور دیا، جن میں سے کچھ سیدھے راستے پر ہیں اور کچھ بھٹکے ہوئے ہیں۔

مضامین کا خلاصہ

جن: کہہ دو کہ (اے نبی) مجھ پر وحی کی گئی کہ جنات کا ایک گروہ (قرآن کی تلاوت) توجہ سے سنتا ہے اور پھر (اپنی قوم کے پاس واپس چلا گیا) اور کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو سیدھی راہ دکھاتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ: "ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے: اس نے نہ کوئی بیوی رکھی ہے اور نہ کوئی بیٹا۔" اور یہ کہ: "ہم میں سے بے وقوف اللہ پر جھوٹ بول رہے ہیں۔" اور یہ کہ: "ہم یہ سمجھتے تھے کہ انسان اور جن کبھی بھی خدا پر جھوٹ نہیں بول سکتے"۔ اور یہ کہ: "انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات میں سے کچھ لوگوں کے پاس پناہ لیتے تھے، اس لیے وہ جنوں کو اور زیادہ مغرور کر دیتے تھے۔" اور یہ کہ: "لوگوں نے گمان کیا، جیسا کہ تم نے

گمان کیا، کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔" اور یہ کہ : اور یہ کہ ”ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہرے داروں سے اٹا پڑا ہے اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے" اور یہ کہ : اور یہ کہ ”پہلے ہم سُن گُن لینے کے لیے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پا لیتے تھے، مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لیے گھات میں ایک شہابِ ثاقب لگا ہوا پاتا ہے" (9-1)۔ اور یہ کہ : ” ہماری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی بُرا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا اُن کا ربّ اُنہیں راہِ راست دکھانا چاہتا ہے۔“ ۔ اور یہ کہ : "ہم میں سے کچھ نیک ہیں، جب کہ کچھ دوسرے ہیں۔ ہم مختلف طریقوں کی پیروی کرتے ہیں۔" اور یہ کہ : ”ہمارا خیال تھا کہ ہم اللہ کو نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ : "ہم نے ہدایت کا پیغام سنتے ہی اس پر ایمان لے لیا، اب جو اپنے رب پر ایمان لائے گا، اسے نہ نقصان کا خوف ہوگا اور نہ ظلم کا۔" اور یہ کہ : "ہم میں سے کچھ مسلمان (اللہ کے تابع) ہیں اور کچھ حق سے منحرف ہیں۔ جن لوگوں نے اسلام کو اختیار کیا انہوں نے نجات کا راستہ پا لیا اور جو لوگ حق سے ہٹ گئے وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے (15-10)۔

مشرک: (یہ لوگ اپنی روش نہ بدلیں گے) یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں گے کہ جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کے حمایتی کم ہیں۔ کہہ دو کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے ایک طویل مدت مقرر کرتا ہے، وہی غیب کا جاننے والا ہے، وہ اپنے راز کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جسے وہ چن لے، پھر اس کے آگے اور اس کے پیچھے محافظ مقرر کرتا ہے تاکہ تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے ربّ کے پیغامات پہنچا دیے، اور وہ اُن کے پورے ماحول کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور ایک ایک چیز کو اس نے گن رکھا ہے (28-24)۔

نصیحت: اور (اے نبی! کہہ دیجئے: "میری طرف وحی کی گئی ہے:") اگر لوگ ثابت قدمی سے سیدھے راستے پر چلتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے تاکہ اس نعمت سے ان کو آزماتے۔ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ موڑے گا اس کا رب اسے سخت عذاب دے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس لیے ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اسے پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو لوگ اس پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اے نبی کہو۔ ”میں اپنے رب کو اکیلا پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا“۔ کہہ دو کہ میں تمہارے لیے کسی نقصان یا بھلائی کا اختیار نہیں رکھتا۔ کہہ دو کہ مجھے اللہ سے کوئی بچا نہیں سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں، میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچا دوں۔ اب جو بھی اللہ اور اُس کے رسولؐ کی بات نہ مانے گا اس کے لیے جہنمّ کی آگ ہے اور ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (23-16)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

73 سورت المزمل کے اسباق

سورۃ المزمل قرآن مجید کی 73 ویں سورت ہے جس میں 20 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر محمدؐ کو رات کے وقت تہجد کے لیے قیام کے لیے اور نماز پڑھنے کا حکم دیتی ہے، یا تو پوری رات، آدھی، یا اس سے کچھ کم یا زیادہ، اور رات کی نماز کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، نپے تلے لہجے میں قرآن کی تلاوت کریں۔ رات کی نماز اور قرآن کی تلاوت کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اے اوڑھ کر سونے والے، رات کو نماز میں کھڑے رہو مگر آدھی رات، یا اس کو تھوڑا کم کرو، یا اس میں تھوڑا اضافہ کرو اور قرآن کو بڑے آرام سے پڑھو۔ بے شک ہم تم پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ حقیقت میں رات کا اٹھنا نفس پر قابو پانے کے لیے سب سے زیادہ کارآمد ہے اور قرآن کی تلاوت کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہے، بے شک دن کے وقت آپ کے لیے مصروفیات ہیں۔ اپنے رب کے نام کو یاد کرو اور اپنے آپ کو صرف اسی کے لیے وقف کر دو۔ وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا صرف اسی کو اپنا سرپرست سمجھو۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور شرافت کے ساتھ اُن سے الگ ہو جاؤ۔ مجھ پر چھوڑ دو کہ میں ان خوشحال لوگوں کے ساتھ معاملہ کروں جنہوں نے (حق) کو جھٹلایا اور انہیں کچھ دیر کے لیے اسی طرح چھوڑ دو۔ ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور دم گھٹنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔ یہ اس دن ہوگا جب زمین اور پہاڑ بکھرتی ہوئی ریت کے ڈھیر بن جائیں گے (14-1)۔ اے نبی، تمھارا ربّ جانتا ہے کہ تم کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات عبادت میں کھڑے رہتے ہو، اور تمھارے ساتھیوں میں سے بھی ایک گروہ یہ عمل کرتا ہے۔ اللہ ہی رات اور دن کے اوقات کا حساب رکھتا ہے، اُسے معلوم ہے کہ تم لوگ اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کر سکتے، لہٰذا اس نے تم پر مہربانی فرمائی، اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔ اُسے معلوم ہے کہ تم میں کچھ مریض ہوں گے، کچھ دوسرے لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں، اور کچھ اور لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ پس جتنا قرآن بآسانی پڑھا جاسکے پڑھ لیا کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، بے شک اللہ بڑا غفور و رحیم ہے (20)۔

نصیحت: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے تم پر گواہ بنا کر جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ (پھر دیکھو) جب فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سختی سے پکڑ لیا۔ اگر تم بھی ایمان لانے سے انکاری ہو تو اس دن کیسے بچاؤ گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور جس کی شدت سے

آسمان پھٹ جائے گا؟ اللہ کا وعدہ ہر حال میں پورا ہو گا۔ یہ ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرے (15-19)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

74 سورت المدثر کے اسباق

سورۃ المدثر قرآن مجید کی 74ویں سورت ہے جس میں 56 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس میں لوگوں کو خبر دار کرنے اور یاد دلانے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، خاص طور پر قیامت کے دن کے بارے میں، اور مومنوں کو اپنے اعمال کو پاک کرنے اور نقصان دہ کاموں سے بچتے ہوئے نیکی کی کوشش کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے! اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے رب کی عظمت کا اعلان کرو۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو، اور ناپاکی سے بچو، اور (دوسروں پر) زیادہ ملنے کی امید نہ رکھو اور اپنے رب کے لیے صبر کرو (1-7)۔

کافر: مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔ میں نے اسے کافی دولت اور بیٹے اس کے پاس موجود رہنے کے لیے دیے اور اس کے لیے اس کی قیادت (اور خوشحالی) کا راستہ ہموار کیا۔ پھر بھی وہ چاہتا ہے کہ میں اسے اور دوں۔ نہیں، کبھی نہیں! وہ ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ میں عنقریب اسے سخت چڑھائی پر چڑھا دوں گا۔ اس نے سوچا اور منصوبہ بنانے کی کوشش کی۔ خُدا اُسے تباہ کرے: اُس نے کیا تدبیر کرنے کی کوشش کی! ہاں، خدا اسے تباہ کرے، جو اس نے تدبیر کرنے کی کوشش کی! پھر اِدھر اُدھر دیکھا، پھر اُس نے سر جھکا لیا اور سر جھکا لیا، پھر پیٹھ پھیر کر تکبر کا مظاہرہ کیا۔ آخر میں، اس نے کہا، "یہ جادو کے سوا کچھ نہیں ہے، جو ماضی سے نازل ہوا ہے؛ صرف ایک بشر کا کلام ہے (11-25)۔

نصیحت: ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے، سوائے دائیں ہاتھ والوں کے، جو باغوں میں ہوں گے۔ وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے کہ تمہیں جہنم میں کس چیز نے پہنچایا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم ان لوگوں کے ساتھ مل جاتے تھے جو حق کے خلاف بیہودہ باتیں کرتے تھے اور ہم جزا کے دن کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہم پر لازم آ گیا۔ اس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کام نہ آئے گی (38-48)۔

تنبیہ: پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے اس طرح منہ پھیر رہے ہیں جیسے یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگ رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اسے کھلے خط بھیجے جائیں۔ نہیں، کبھی نہیں! حقیقت یہ ہے کہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ نہیں، کبھی نہیں! یہ واقعی ایک نصیحت ہے۔

پس جو چاہے نصیحت کرے۔ لیکن وہ ہرگز نصیحت نہیں کریں گے جب تک اللہ نہ چاہے۔ صرف وہی اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کے لائق ہے (جو اس سے ڈرتے ہیں) (56-49)۔

اخر الزماں: جب صور پھونکا جائے گا تو وہ بڑا سخت دن ہوگا، کافروں کے لیے آسان نہیں ہوگا (10-8)۔ بہت جلد میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے؟ یہ کچھ نہیں چھوڑتا اور کسی کو نہیں چھوڑتا۔ یہ جلد کو جھلساتا ہے۔ اس پر انیس محافظ مقرر ہیں۔ ہم نے صرف فرشتوں کو جہنم کے داروغہ مقرر کیا ہے اور ان کی تعداد کو کافروں کے لیے آزمائش بنایا ہے تاکہ اہل کتاب کو یقین ہو جائے اور اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہو اور اہل کتاب اور اہل ایمان کو کوئی شک نہ رہے اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور کافر کہیں کہ اس عجیب تمثیل سے اللہ کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اس طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جہنم کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ نہیں، کبھی نہیں! قسم ہے چاند کی اور رات کی، جب وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور صبح کی جب وہ طلوع ہوتا ہے تو یہ جہنم بہت بڑی چیزوں میں سے ایک ہے، انسانوں کے لیے تنبیہ ہے، تم میں سے ہر اس شخص کے لیے جو آگے بڑھنا چاہتا ہے یا پیچھے رہنا چاہتا ہے (26-37)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

75 سورت القیامہ کے اسباق

سورۃ القیامۃ قرآن مجید کی 75 ویں سورت ہے جس میں 40 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر قیامت کی ناگزیریت، مُردوں کے جی اٹھنے، اور اللہ کے سامنے تمام اعمال کی جوابدہی کا تصور پیش کرتی ہے، اس بات پر زور دیتی ہے کہ ہر کوئی اپنے اعمال سے خوب واقف ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اے نبی اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان حرکت نہ دیں۔ اسے یاد کروا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ پس جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں تو اس کی قرات کو غور سے سنو۔ پھر اس کا معنی سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔ (19-16)۔

کافر: لیکن اس نے نہ تو (حق کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی دعا کی، بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ پھر وہ تکبر کرتے ہوئے اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا۔ یہ روش تیرے ہی لیے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔ (35-31)!

تنبیہ: نہیں، ہرگز نہیں! حقیقت یہ ہے کہ تم (لوگ) اس چیز کو پسند کرتے ہو جو جلد حاصل ہو جائے (یعنی دنیا) اور آخرت سے غافل ہو۔ اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے جو اپنے رب کی طرف دیکھ رہے

ہوں گے اور کچھ چہرے یہ سوچ کر اداس ہوں گے کہ ان پر کوئی کمر توڑ دینے والی آفت آنے والی ہے۔ نہیں، ہر گز نہیں! جب روح حلق تک پہنچ جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ کیا کوئی جادو گر مدد کرنے والا ہے؟ اور انسان سمجھتا ہے کہ یہ اس کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت ہے، اور پنڈلی پنڈلی سے جڑ جائے گی، وہ دن تمہارے رب کی طرف روانگی کا دن ہو گا (30-20)۔

غور کریں: کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے یونہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ محض نطفہ نہیں تھا جو (ماں کے پیٹ میں) ٹپکایا جاتا ہے؟ پھر وہ خون کا لوتھڑا بن گیا پھر اللہ نے اس کا جسم بنایا اور اس کے اعضا درست کیے۔ پھر اس سے دو قسمیں پیدا کیں، نر اور مادہ۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ مرنے والوں کو پھر سے زندہ کر دے (40-36)؟

اخر الزماں: میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کر سکیں گے؟ کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔ لیکن انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ آئندہ بھی برائی کرتا رہے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہو گی؟ جب آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کر دیے جائیں گے تو وہی آدمی کہے گا کہ کہاں بھاگوں؟ نہیں، ہر گز نہیں! کوئی پناہ نہیں ملے گی۔ اس دن صرف تیرے رب کے حضور جا کر ٹھہرنا ہو گا۔ اس دن انسان کو اس کے اگلے اور پچھلے سارے اعمال بتائے جائیں گے۔ بلکہ انسان اپنے آپ کو خوب جانتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے (15-1)۔

اہم آیات: بلکہ انسان اپنے نفس کو خوب جانتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

76 سورت الدھر کے اسباق

سورۃ الدھر قرآن مجید کی 76 ویں سورت ہے جس میں 31 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ انسان کی تخلیق، رہنمائی اور آزاد مرضی و اختیار پر زور دیتی ہے، نیک لوگوں کے لیے انعامات اور کافروں کے لیے برے نتائج کو اجاگر کرتی ہے، جبکہ قرآن کی اہمیت اور نفسِ کمال پر بھی زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اے نبیؐ ہم نے ہی آپ پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا۔ پس اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اور ان میں سے کسی فاسق یا کافر کی بات نہ مانو۔ صبح و شام اپنے رب کا نام یاد کرو، رات کو اس کے آگے سجدہ کرو، اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرو (26-23)۔

مومن: نیک لوگ (جنت میں) شراب کے پیالے پئیں گے جس کا ذائقہ کافور کے پانی کی آمیزش ہو گی۔ یہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہو گا جس کے پانی سے اللہ کے بندے پئیں گے اور اپنی مرضی سے جگہ جگہ اس کے

شاخیں نکالیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے (دنیا میں) اپنی نذریں پوری کیں اور اس دن سے ڈرے جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور اللہ کی محبت میں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلایا (کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ، ہم اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن کا عذاب طویل ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچائے گا اور انہیں تازگی اور خوشی عطا کرے گا اور ان کے صبر کے بدلے انہیں جنت اور ریشم کے لباس عطا فرمائے گا۔ وہاں وہ اونچے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ سورج کی گرمی سے پریشان ہوں گے اور نہ سخت سردی سے۔ جنت کے سائے ان کو چاروں طرف سے ڈھانپیں گے اور اس کے پھل ان تک آسانی سے پہنچ جائیں گے (تاکہ وہ انہیں اپنی مرضی سے چن لیں)۔ چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے ان کے پاس پہنچائے جائیں گے، شفاف چاندی کے پیالے، جو (جنت والوں نے) مناسب انداز میں بھرے ہوں گے۔ وہاں انہیں ادرک کے ذائقے والی شراب کے پیالے پیش کیے جائیں گے، جو ایک چشمہ (جنت میں) سلسبیل نامی چشمے سے کھینچے گئے ہیں۔ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں (لڑکوں کو) دیکھوگے تو سمجھوگے کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔ آپ وہاں جس سمت بھی دیکھیں گے، آپ کو صرف خوشی اور ایک عظیم بادشاہی کی شان نظر آئے گی۔ ان کے اوپر باریک سبز ریشم کے کپڑے ہوں گے۔ انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ آپ کا انعام ہے، اور آپ کی کوششوں کو سراہا گیا ہے (22-5)۔

کافر: کافروں کے لیے ہم نے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (4)۔ یہ لوگ صرف جلد حاصل ہونے والی (دنیا) کو پسند کرتے ہیں اور آنے والے بھاری دن کو نظرانداز کرتے ہیں۔ ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑوں کو مضبوط کیا ہے اور جب ہم چاہیں گے ہم ان کی شکلیں بدل سکتے ہیں (28-27)۔

نصیحت: یہ واقعی ایک نصیحت ہے۔ اب جو چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کر لے لیکن تم نہیں کر سکتے جب تک اللہ نہ چاہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (31-29)۔

غور کریں: کیا انسان پر کوئی ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جب وہ قابل ذکر چیز نہیں تھا؟ بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اسے آزمائیں اور اسی لیے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے کے قابل بنایا۔ ہم نے اسے راستہ دکھایا، خواہ شکر گزار بنو یا کفر (3-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

77 سورت المرسلات کے اسباق

سورۃ المرسلات قرآن مجید کی 77ویں سورت ہے جس میں 50 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ اس دن کے انتشار اور افراتفری کو بیان کرنے کے لیے منظر کشی کرتی ہے، جس میں صور پھونکنا، ستاروں کا بکھرنا، اور مردوں کا زندہ ہونا شامل ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر اُنھی کے پیچھے ہم بعد والوں کو چلتا کریں گے۔اس طرح ہم مجرموں سے نمٹتے ہیں۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔کیا ہم نے ایک حقیر پانی سے تمھیں پیدا نہیں کیا اور پھر اسے ایک مقررہ مدت تک محفوظ جگہ پر رکھا؟ دیکھو! ہمارے پاس ایسا کرنے کی طاقت تھی، کیونکہ ہم طاقت کے بہترین مالک ہیں! اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا، زندوں کے لیے بھی اور مُردوں کے لیے بھی، اور اس میں بلند و بالا پہاڑ جمائے، اور تمھیں میٹھا پانی پلایا۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے (16-28) !

کافر: " کھاؤ اور مزے کرلو کچھ دن۔ بے شک تم مجرم ہو۔" اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔اب اس (قرآن) کے بعد کون سا پیغام ہو سکتا ہے جس پر وہ ایمان لائیں (46-50)؟

نصیحت: ان ہواؤں کی قسم جو یکے بعد دیگرے بھیجی جاتی ہیں، جو پھر طوفانی رفتار سے چلتی ہیں، اور بادلوں کو اٹھا کر بکھیر دیتی ہیں، پھر ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہیں، پھر دلوں کو خدا کے ذکر سے متاثر کرتی ہیں، عذر یا تنبیہ کے طور پر۔جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ہو کر رہے گا (1-7)۔

اخر الزماں: پس جب ستارے بجھ جائیں گے، اور آسمان پھٹ جائے گا، اور جب پہاڑ اڑ جائیں گے، اور رسولوں کو جمع کرنے کا وقت آ جائے گا، جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ یہ سب کس دن کے لیے ٹال دیا گیا ہے؟ قیامت کے دن کے لیے۔اور تمھیں کیا معلوم کہ روزِ جزا کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے (8-15)۔ چلو اب اُسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ تین جہتی سائے کی طرف بچلو، جو نہ تو (ٹھنڈا کرنے والا) سایہ فراہم کرتا ہے اور نہ ہی شعلوں سے بچاتا ہے۔ یہ واقعی محل جیسی چنگاریاں پھینکتا ہے، گویا وہ زرد اونٹ ہیں۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ یہ وہ دن ہے جب وہ نہ بولیں گے اور نہ انہیں عذر پیش کرنے کی اجازت دی جائے گی۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ یہ فیصلہ کا دن ہے۔ ہم نے تم کو اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے۔ اب اگر آپ کے پاس کوئی چال ہے تو اسے میرے خلاف استعمال کریں۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے (29-40)۔

جنت: نیک لوگ آج چھاؤں اور چشموں کے درمیان ہیں اور جو پھل وہ چاہیں گے (انہیں ملے گا)۔ " کھاؤ اور پیو مزے سے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔" اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے (41-45)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

78 سورت النبا کے اسباق

سورۃ النبا قرآن مجید کی 78 ویں سورت ہے جس میں 40 آیات ہیں۔اس کا نام دوسری آیت سے لیا گیا ہے۔یہ قیامت کے دن اور اعمال کے نتائج پر توجہ مرکوز کرتی ہے، دنیا کی عارضی نوعیت اور آخرت کی ابدی حقیقت پر زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

کافر: وہ کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ کیا یہ اس عظیم خبر کے بارے میں ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے ہیں؟ ہر گز نہیں! وہ جلد جان لیں گے۔ہاں، ہر گز نہیں! وہ عنقریب جان لیں گے (1-5)۔

تنبیہ: ہم نے تمہیں اس عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب ہے۔جس دن انسان ان سب چیزوں کو دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور کافر پکارے گا کہ کاش میں خاک ہوتا (40)۔

غور کریں: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم نے زمین کو بچھونا بنایا اور پہاڑوں کو کھونٹے بنایا اور تم کو (مردوں اور عورتوں کے) جوڑے بنائے اور تمہاری نیند کو آرام اور رات کو پردہ پوش بنایا اور دن کو روزی تلاش کرنے کے لیے بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور سورج کو روشن چراغ بنایا اور بادلوں سے پانی بکثرت برسایا تاکہ ہم اس سے کھجور اور سبزیاں اگائیں (6-16)؟

اخر الزماں: بے شک روزِ جزا ایک وقت مقرر ہے۔جس دن صور پھونکا جائے گا، تم فوج در فوج نکلو گے ، اور آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائے گا۔اور پہاڑ چلائیں جائیں گے یہاں تک کہ وہ سراب بن جائیں گے (17-20)۔جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی نہیں بولے گا سوائے اس کے ، جسے رحمٰن اجازت دے اور جو صحیح بات کہے۔وہ دن ضرور آنا ہے۔اب جو چاہے اپنے رب کی طرف واپسی کا راستہ اختیار کرے (38-39)۔

جنت: بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی کا ٹھکانہ ہے۔باغات اور انگور کے باغ اور ہم عمر کی کنواریاں لڑکیاں اور چھلکتے پیالے۔وہاں وہ نہ کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ، آپ کے رب کی طرف سے جزاء اور کافی انعام ہے، اس مہربان کی کی طرف سے ، جو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان موجود ہر چیز کا مالک ہے، جس کے سامنے کوئی بولنے کی طاقت نہیں رکھتا (31-37)۔

جہنم: جہنم درحقیقت ایک گھات کی جگہ ہے، سرکشوں کا ٹھکانہ جس میں وہ عمر بھر ٹھہرے رہیں گے۔ اس میں وہ نہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کا، سوائے کھولتے ہوئے پانی کے اور زخموں کو دھوون

کے، (ان کے کرتوتوں کا) پورا پورا بدلہ۔ انھوں نے کسی حساب کتاب کی امید نہ رکھی اور ہماری آیات کو سراسر جھوٹ قرار دے دیا، جبکہ ہم نے ہر چیز کو لکھ کر گن گن کر محفوظ کر رکھا تھا۔ اب اس کا مزہ چکھو، کیونکہ ہم تمہارے لیے عذاب کے سوا کچھ نہیں بڑھائیں گے (30-21)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

79 سورت النازعات کے اسباق

سورۃ النازعات قرآن مجید کی 79 ویں سورت ہے جس میں 46 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس میں قیامت اور قیامت کے یقینی ہونے پر زور دیا گیا ہے، کفر کے خلاف تنبیہ کی گئی ہے اور اعمال کے نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہے، جب کہ موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

انبیاءؑ: کیا آپ تک موسیٰ کا واقعہ پہنچا ہے؟ یاد کرو جب اس کے رب نے طویٰ کی مقدس وادی میں اسے پکارا کہ فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکش ہو گیا ہے اور اس سے کہو: کیا تم پاکیزگی اختیار کرنا پسند کرو گے کہ میں تمہیں تمہارے رب کی طرف رہنمائی کروں، تاکہ تم ڈرو؟ پھر موسیٰ (علیہ السلام) فرعون کے پاس گئے اور اسے بڑی نشانی دکھائی تو اس نے اسے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ پلٹ کر تدبیریں کرنے لگا اور لوگوں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے آخرت اور دنیا دونوں میں عذاب کے لیے پکڑ لیا۔ بے شک اس میں عبرت ہے اس کے لیے جو ڈرتا ہے (26-15)۔

کافر: وہ کہتے ہیں، "کیا واقعی ہم اپنی سابقہ حالت پر بحال ہو جائیں گے؟ کیا، جب ہم کھوکھلی، بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟" انھوں نے کہا، "یہ تو سراسر نقصان کے ساتھ واپسی ہو گی!" حالانکہ یہ بس اتنا کام ہے کہ ایک زور کی ڈانٹ پڑے گی، اور وہ فوراً کھلے میدان میں نمودار ہوں گے (14-10)۔ وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ (لیکن) اس کا وقت بتانا آپ کے بس کی بات نہیں۔ اس کا علم صرف تیرے رب کے پاس ہے۔ تم صرف اس کو ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرتا ہے۔ جس دن یہ لوگ اسے دیکھیں گے تو محسوس کریں گے کہ گویا وہ (دنیا میں حالت میں) جس روز یہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو انہیں یوں محسوس ہو گا کہ (دنیا میں یا حالتِ موت میں) بس ایک دن کے پچھلے پہر یا پہلے پہر تک ٹھہرے ہیں (46-42)۔

غور کریں: کیا تم لوگوں کو پیدا کرنا مشکل ہے، یا آسمان کو؟ اللہ نے اسے بنایا: اس نے اس کی چھت کو اونچا کیا اور پھر اس کا توازن قائم کیا۔ اور اس کی رات کو ڈھانپ دیا اور اس کا دن نکالا۔ اس کے بعد اس نے زمین کو پھیلا دیا۔ اُس نے اُس کا پانی اور چارہ نکالا، اور اُس میں پہاڑوں کو گاڑ دیا، یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے (33-27)۔

اخر الزماں: پھر جب وہ عظیم آفت آئے گی اس وقت انسان اپنی کوشش کو یاد کرے گا اور جہنم کو سب کے دیکھنے کے لیے کھول دیا جائے گا، پھر جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا اور نفس کو بری خواہشات سے روکا تو جنت اس کا ٹھکانہ ہے (41-34)۔

فرشتے: قسم ہے اُن (فرشتوں) کی ! جو ڈوب کر کھینچتے ہیں، اور جو آہستگی سے نکال کر لے جاتے ہیں، اور ان (فرشتوں) کی جو تیزی سے (خلا میں) چلتے ہیں، پھر (حکم کی تعمیل کے لیے) جلدی کرتے ہیں، پھر (احکام الٰہی کے مطابق) معاملات کو چلاتے ہیں۔ جس دن زلزلہ آئے گا۔ اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا لگے گا، اس دن کچھ دل خوف سے کانپ رہے ہوں گے، ان کی نظریں خوف زدہ ہوں گی (9-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

80 سورت عبس کے اسباق

سورۃ عبس قرآن مجید کی 80 ویں سورت ہے جس میں 42 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس کا آغاز اللہ کی طرف سے نبیؐ کو تنبیہ کرنے سے ہوتا کہ نبیؐ نے ایک نابینا شخص سے بے رخی برتی جو ان کے پاس رہنمائی کے لیے آیا تھا۔ اور یہ سورت علم کے طلبگاروں کو ترجیح دینے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: وہ ترش رُو ہوا اور اس نے بے رخی برتی کیونکہ وہ اندھا اس کے پاس آیا تھا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ اپنی شاید وہ اصلاح کرے یا نصیحت پر دھیان دے اور نصیحت اس کو نفع دے؟ جو شخص بے پروائی برتتا ہے، اُس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو، حالانکہ اگر اس نے اصلاح نہ کی تو تم ذمہ دار نہیں ہو گے۔ اور جو تمھارے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے، اپنی مرضی سے اور ڈرتا ہے، تم اس سے منہ پھیر لیتے ہو۔ ہر گز نہیں ! یہ صرف ایک نصیحت ہے۔ جو چاہے قبول کرے۔ یہ ایسے صحیفوں میں لکھا گیا ہے، جو عزت دار، بلند، پاکیزہ ہیں، (اور جو) معزز اور نیک کاتبوں کے ہاتھ میں رہتے ہیں (16-1)۔

غور کریں: لعنت ہو انسان پر ! کتنا ناشکرا ہے؟ کس چیز سے اللہ نے اسے پیدا کیا ہے۔ منی کے قطرے سے۔ اللہ نے اسے پیدا کیا، پھر اس کی تقدیر مقرر کی، پھر اس کے لیے زندگی کی راہیں آسان کیں، پھر اسے موت دی۔ پھر اسے قبر میں پہنچایا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ بلکہ اس نے وہ فرض ادا نہیں کیا جو اللہ نے اسے سونپا تھا۔ پھر انسان اپنے کھانے کو دیکھے۔ ہم نے وافر مقدار میں پانی برسایا، پھر زمین کو پھاڑ دیا، پھر اس میں انگور، سبزیاں اور زیتون اور کھجور اور سرسبز باغات اور ہر قسم کے پھل اور تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے رزق کے لیے چارہ اگایا (32-17)۔

اخر الزماں: آخر کار جب کان بہرا کر دینے والی آواز بلند ہو گی (تو اس وقت قیامت برپا ہو گی)۔ تو اس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے بھاگ جائے گا۔ اِن میں سے ہر شخص پر اُس دن ایسا وقت آپڑے گا کہ اُسے دوسروں سے غافل کر دے گا۔ اس دن کچھ چہرے چمک رہے ہوں گے، خوشی سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اور اس دن کچھ چہرے خاک آلود ہوں گے اور ان پر سیاہی چھائی ہو گی۔ یہ کافر اور گنہگار ہوں گے (42-33)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

81 سورت التکویر کے اسباق

سورۃ التکویر قرآن مجید کی 81ویں سورت ہے جس میں 29 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ قیامت کی نشانیوں کو بیان کرتی ہے، بشمول سورج کا اپنی روشنی کھونا، ستاروں کا بکھرنا، پہاڑوں کا چلنا، اور زمین کا بدلنا، بالآخر تمام ارواح کے جی اٹھنے اور جوابدہی کا باعث بننا۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: لیکن ایسا نہیں! مجھے قسم ہے پیچھے ہٹنے والے اور چھپنے والے ستاروں کی، اور رات کی جب وہ رخصت ہوئی، اور میں قسم کھاتا ہوں صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے، کہ یہ واقعی ایک باعزت پیغامبر (جبریلؑ) کا کلام ہے، جو بڑی قدرت والا ہے، اور عرش کے مالک کے ہاں اس کا مرتبہ بلند ہے، وہاں اس کی اطاعت کی جاتی ہے اور اسے امانت دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور (اے اہل مکہ) تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔ اس نے اس پیغامبر (جبریلؑ) کو صاف افق پر دیکھا ہے۔ اور غیب کا علم (لوگوں تک) پہنچانے میں وہ بخل نہیں کرتا۔ اور یہ کسی ملعون شیطان کا کلام نہیں ہے۔ پھر کہاں جا رہے ہو؟ یہ نصیحت ہے تمام دنیا والوں کے لیے، تم میں سے ہر اس شخص کے لیے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہتا ہے۔ لیکن تمہارا یہ ارادہ کسی کام کا نہیں جب تک کہ اللہ رب العالمین نہ چاہے (29-15)۔

اخر الزماں: جب سورج لپیٹ دیا جائے گا، جب ستارے بکھر جائیں گئے، اور جب پہاڑ چلائیں گے، اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹنیوں کو کھلی چھوڑ دی جائیں گی، اور جب جنگلی وحشی جانور سمیت کر اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ اور جب سمندروں کو بھڑکا دیا جائے گا، اور جب روحیں (جسموں کے ساتھ) جوڑ دی جائیں گی اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا وہ کس قصور میں ماری گئی؟ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے اور جب جنت کا پردہ ہٹا دیا جائے گا، اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی، اور جب جنت قریب ہو جائے گی، تو ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنے ساتھ کیا لے کر آیا ہے (14-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

82 سورت الانفطار کے اسباق

سورۃ الانفطار قرآن مجید کی 82ویں سورت ہے جس میں 19 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ قیامت کے دن کے واقعات کو بیان کرتی ہے، یہ اپنے اعمال کی جوابدہی اور اس کی ناگزیریت پر زور دیتی ہے، اور یہ کہ نیک لوگوں کو جزا اور بدکاروں کو سزا دی جاتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

غور کریں: اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے فریب میں ڈالا ہے جس نے تجھے پیدا کیا، تمہارے اعضا کو درست بنایا، اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا۔ ہر گز نہیں! لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) تم جزا و سزا کا انکار کرتے ہو، حالانکہ تم پر نگران مقرر کیے گئے ہیں، معزز کاتب، جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتے ہیں (12-6)۔

اخر الزماں: جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے بکھر جائیں گے اور جب سمندر پھٹ جائیں گے اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔ پھر ہر شخص کو اس وقت اگلے اور پچھلے سب کام معلوم ہوں گے (5-1)۔ یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، اور بدکار یقیناً جہنم میں جائیں گے۔ وہ جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے اور اس سے کبھی غائب نہ ہو سکیں گے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے؟ یہ وہ دن ہے جب کسی کو کسی دوسرے کے لیے کچھ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اس دن فیصلہ مکمل طور پر اللہ کے سپرد ہوگا (19-13)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

83 سورت المطففین کے اسباق

سورۃ المطففین قرآن مجید کی 83ویں سورت ہے جس میں 36 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس کی پہلی چھ آیات لوگوں کو ان کے تجارتی لین دین میں رائج برائیوں سے متنبہ کرتی ہے۔ جب وہ دوسروں سے اپنا حق وصول کرتے تو وہ پورا پورا دینے کا مطالبہ کرتے تھے، لیکن جب دوسروں کو ناپ یا تول کر دیتے تو کم دیتے تھے۔

مضامین کا خلاصہ

مومن: ہر گز نہیں! بے شک پرہیزگاروں کا نامہ اعمال بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں ہوگا۔ اور تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے بلند پایہ لوگوں کا دفتر؟ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی حفاظت اللہ کے مقرب فرشتے کرتے ہیں۔ بے شک پرہیزگار نعمتوں میں ہوں گے۔ اونچی مسندوں پر بیٹھے وہ نظارہ کر رہے ہوں گے۔ نیک لوگوں کے چہروں پر خوشحالی کی رونق محسوس ہوگی۔۔ انہیں بہترین، مہر بند شراب پینے کے لیے دی جائے گی جس کی مہر مشک ہوگی۔ جو لوگ دوسروں پر سبقت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس میں سبقت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس کے ساتھ مقرب لوگ شراب پئیں گے (28-18)۔

کافر: ہر گز نہیں ! یقیناً بدکاروں کا اعمال نامہ قید خانے کے دفتر میں ہے۔اور تمہیں کیا معلوم کہ قید خانے کا دفتر کیا ہے؟ وہ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی۔اس دن ان جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور روزِ قیامت کو نہیں جھٹلاتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے گزر جانے والا ہے بد عمل ہے۔جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: ''یہ قدیم زمانے کی کہانیاں ہیں۔ہر گز نہیں ! لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی برائیوں نے ان کے دلوں کو زنگ لگا دیا ہے۔ہر گز نہیں ! یقیناً اس دن وہ اپنے رب کی دیدار سے روکے جائیں گے۔ پھر وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جسے تم جھٹلاتے تھے (17-7)۔

نصیحت: مجرم دنیا میں اہل ایمان پر ہنستے تھے۔جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو وہ ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کرتے تھے۔جب وہ اپنے رشتہ داروں کے پاس لوٹتے تو ہنسی مذاق کرتے ہوئے لوٹتے۔اور جب وہ ان کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ گمراہ لوگ ہیں حالانکہ یہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔آج اہل ایمان کافروں پر قہقہے لگا رہے ہیں، جب وہ مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ان کا حال دیکھ رہے ہوں گے ۔ کیا کافروں کو ان کے اعمال کا صحیح بدلہ نہیں دیا گیا (36-29)؟

تنبیہ: کم تولنے والوں پر افسوس کہ جب وہ دوسروں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ (ایک بڑے دن) یہ اٹھا کر لائے جانے والے ہیں؟ جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (6-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

84 سورت الانشقاق کے اسباق

سورہ انشقاق قرآن مجید کی 84ویں سورت ہے جس میں 25 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ قیامت کے دن پر توجہ مرکوز کرتی ہے، اعمال کے حساب کتاب اور نیک اور بدکار دونوں کی حتمی تقدیر پر زور دیتی ہے، فطرت اور قرآن کی نشانیوں پر غور کرنے پر زور دیتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

تنبیہ: اور رات کی قسم ! اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے، اور چاند کی قسم ! جبکہ وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے۔یقیناً تمہیں ایک حالت سے دوسری حالت میں بتدریج جانا ہے۔ پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ؟ لیکن، اس کے برعکس، کافر انکار کرتے ہیں، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (اپنے نامہ اعمال میں) کیا جمع کر رہے ہیں۔ پس انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ تاہم، جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ضائع نہیں ہو گا (25-6)۔

اخر الزماں: جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گا جیسا کہ حقیقت میں اسے (اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیے)۔ اور جب زمین پھیل جائے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی جیسا کہ حقیقت میں اسے (حکم کی تعمیل کرنا) لازم ہے۔ اے انسان، تو اپنے رب کے لیے کوشش کر رہا ہے، اور تجھے اس سے ملنا ہے۔ پھر جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب آسان ہو گا اور وہ اپنے رشتہ داروں کے پاس خوش ہو کر لوٹے گا۔ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا وہ موت کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔ وہ اپنے گھر والوں میں مگن تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔ کیوں نہیں! اس کا رب ہمیشہ سے اس کی بداعمالیوں کو دیکھ رہا تھا(1-15)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

85 سورت البروج کے اسباق

سورۃ البروج قرآن مجید کی 85ویں سورت ہے جس میں 22 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ کافروں کو ظلم و ستم کے نتائج سے متنبہ کرتی ہے، اور مظلوموں سے الٰہی انعام اور انتقام کا وعدہ کر کے مومنوں کو تسلی دیتی ہے اور مثال کے طور پر "خندق کے لوگ" کی کہانی کو بیان کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہ بخشنے والا، سب سے محبت کرنے والا، عرش کا مالک، بلند و بالا اور جو چاہے کرنے والا ہے (12-16)۔ جو سب پر غالب اور خود قابل تعریف ہے، جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

کافر: کیا تم تک فرعون اور ثمود کے لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ لیکن جو لوگ کفر کرتے ہیں وہ انکار پر اڑے رہتے ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں گھیر رکھا ہے۔ یہ قرآن عظیم ہے، لوح محفوظ میں درج ہے (17-22)۔

نصیحت: جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو ستایا اور پھر اس سے توبہ نہ کی، ان کے لیے جہنم کا عذاب اور جلانے کا عذاب ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ سب سے بڑی کامیابی ہے (10-11)!

تنبیہ: قسم ہے مضبوط قلعوں والے آسمان کی، اور وعدہ والے دن کی، اور دیکھنے والے کی اور دیکھی جانے والی چیز کی۔ تباہ ہو گئے گڑھوں والے، جن میں خوب بھڑکتے ہوئے ایندھن کی آگ تھی۔ جبکہ وہ لوگ اس گڑھے کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو کچھ وہ لوگ ایمان لانے والوں کے ساتھ کر رہے تھے وہ اسے

دیکھ رہے تھے۔اور مومنوں سے ان کی دشمنی اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لائے تھے (1-9)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

86 سورت الطارق کے اسباق

سورۃ الطارق قرآن مجید کی 86ویں سورت ہے جس میں 44 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ قیامت کے دن کی حقیقت اور قرآن کے فیصلہ کن پیغام پر زور دیتی ہے، انسانوں کو ان کی تخلیق اور ان کے اعمال پر غور و فکر کی اہمیت کی یاد دلاتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

غور کریں: قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور تم کیا جانو کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ وہ چمکتا ہوا تارہ ہے ! کوئی روح ایسی نہیں ہے جس کے اوپر کوئی نگہبان نہ ہو۔ پھر انسان کم از کم غور کرے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔اس کی تخلیق ریڑھ کی ہڈی اور چھاتی کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلنے والے پانی سے ہوئی ہے۔ یقیناً وہ (خالق) اسے دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ جس دن چھپے ہوئے رازوں کی جانچ پڑتال کی جائے گی اس دن انسان کے پاس نہ اپنی کوئی طاقت رہے گی اور نہ کوئی مددگار۔ قسم ہے بارش برسانے والے آسمان کی اور قسم ہے ! (نباتات اُگتے وقت) پھٹ جانے والی زمین کی ، یہ (قرآن) یقیناً ایک فیصلہ کن کلام ہے، کوئی مذاق نہیں۔ یہ لوگ (یعنی کفارِ مکہ) کچھ تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں۔ پس کافروں کو چھوڑ دو اے نبی ! اِن کے حال پر تھوڑی دیر کے لیے (1-17)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

87 سورت الاعلیٰ کے اسباق

سورۃ الاعلٰی قرآن مجید کی 87ویں سورت ہے جس میں 19 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ اللہ کی حمد اور آخرت کی اہمیت پر زور دیتی ہے، دنیوی زندگی کی عارضی نوعیت کو آخرت کی ابدی نعمتوں کا موازنہ، اور اپنے آپ کو پاک رکھنے اور اپنے رب کو یاد کرنے والوں کی کامیابی کو نمایاں کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: (اے نبی) اپنے رب کے نام کی تسبیح کرو جو سب سے بلند ہے۔ جس نے پیدا کیا اور متناسب بنایا۔ جس نے تقدیر طے کی اور راستہ دکھایا۔ جس نے پودوں کو اگایا، پھر اسے سیاہ کوڑا کرکٹ میں بدل دیا۔ ہم آپؐ کو پڑھوا دیں گے ، پھر آپؐ نہیں بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے۔ یقینا وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ پوشیدہ ہے اُس کو بھی۔ اور ہم تمھیں آسان راستے کی سہولت دیتے ہیں۔ اس لیے ان کو نصیحت کرو اگر

نصیحت فائدہ مند ہو۔ جو ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرے گا، اور سب سے زیادہ بد بخت اس سے دور رہے گا، جو بڑی آگ میں داخل ہو گا، جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جیے گا (1-13)۔

نصیحت: واقعی کامیاب ہوا وہ جس نے تزکیہ نفس کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔ لیکن تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ یہی بات پہلے آئے ہوئے صحیفوں میں بھی کہی گئی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں (14-19)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

88 سورت الغاشیہ کے اسباق

سورت الغاشیہ قرآن مجید کی 88 ویں سورت ہے جس میں 26 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ قیامت کے دن کو بیان کرتی ہے، نیک اور بد کی تقدیر کے تضاد کو بیان کرتی ہے۔ یہ پرہیزگاروں کے لیے جنت کی نعمتوں کو، آرام دہ ماحول اور بے شمار انعامات کے بارے میں بتاتی ہے۔ اس کے برعکس، یہ جہنم میں رہنے والوں کے عذاب اور مصائب، ان کی ندامت اور مایوسی کی عکاسی کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اے نبی ان کو نصیحت کرتے رہو کیونکہ تم تو صرف نصیحت کرنے والے ہو۔ آپ ان پر زبردستی کرنے کے لیے نہیں ہیں (21-22)۔

کافر: لیکن جو روگردانی کرے گا اور کفر کرے گا تو اللہ اس کو سخت عذاب دے گا۔ انہیں ہماری طرف لوٹنا ہے۔ پھر ان سے حساب لینا ہمارے ذمہ ہے (23-26)۔

غور کریں: تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے! کیسے بنائے گئے ہیں؟ آسمان کو نہیں دیکھتے! کیسے اٹھایا گیا ہے؟ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے! کیسے جمائے گئے ہیں؟ اور زمین کو نہیں دیکھتے! کیسے بچھائی گئی (17-20)؟

جنت: اس دن کچھ چہرے بارونق ہوں گے، اپنی کوششوں سے خوش ہوں گے۔ وہاں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ اس میں بہتے چشمے ہوں گے، اس میں بلند مسندیں ہوں گی، تکیے قطاروں میں لگے ہوں گے اور عمدہ قالین بچھے ہوں گے (8-16)۔

جہنم: کیا تم تک چھا جانے والی آفت (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ اس دن کچھ لوگ خوفزدہ ہوں گے، سخت مشقت کر رہے ہوں گے، بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔ انہیں ابلتے ہوئے چشمے سے پینے کے لیے دیا جائے گا، اور ان کی خوراک صرف کانٹے دار، خشک گھاس ہو گی، جو نہ تو موٹا کرے گی اور نہ ہی بھوک مٹائے گی (1-7)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

89 سورت الفجر کے اسباق

سورۃ الفجر قرآن مجید کی 89ویں سورت ہے جس میں 30 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ آخرت میں انعامات اور سزاؤں پر زور دیتی ہے، لالچ اور سماجی ناانصافی کے نتائج سے خبردار کرتی ہے، اور ماضی کی کافر قوموں کی تباہی کو الٰہی انصاف کی یاددہانی کے طور پر اجاگر کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

غور کریں: قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ رخصت ہو جائے! کیا اس میں عقلمند آدمی کے لیے کوئی قسم ہے؟ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے بلند ستونوں والے عاد ارم کے ساتھ کیا سلوک کیا، ان کی طرح دنیا کے ممالک میں کوئی قوم پیدا نہیں ہوئی۔ اور ثمود کے ساتھ کیا سلوک کیا جنہوں نے وادی میں پتھر کس نے تراشے تھے؟ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دنیا میں بڑی زیادتیاں کیں اور اس میں بڑا فساد پھیلایا۔ چنانچہ آپ کے رب نے ان پر عذاب کا ایک کوڑا برسایا۔ بے شک تمہارا رب گھات میں ہے۔ جہاں تک انسان کا تعلق ہے، جب اس کا رب اسے بلندی عطا کر کے اور اسے نعمتیں دے کر اسے آزماتا ہے، تو وہ کہتا ہے: "میرے رب نے مجھے سرفراز کیا ہے۔ لیکن جب اس کا رزق تنگ کر کے اسے آزماتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ہے۔ ہرگز نہیں! تم یتیم کے ساتھ عزت سے پیش نہیں آتے، اور ایک دوسرے کو مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے، اور تم میراث کا مال لالچ سے کھا جاتے ہو، اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو ہو (1-20)۔

اخر الزماں: ہرگز نہیں! جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔۔ اور تیرا رب جلوہ فرما ہو گا اس حال میں کہ فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، اور اس دن جہنم سامنے لائی جائے گی، اس دن آدمی سمجھے گا، لیکن اس وقت سمجھنے سے کیا فائدہ؟ وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لیے پیشگی سامان کیا ہوتا۔ پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں، اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔ (نیک لوگوں سے کہا جائے گا:) "اے نفس مطمئن، اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ تو (اپنے اچھے انجام سے) خوش ہے اور اپنے رب کا پسندیدہ ہے۔ میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا" (21-30)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

90 سورت البلد کے اسباق

سورۃ البلد قرآن مجید کی 90ویں سورت ہے جس میں 20 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ اچھے کاموں اور دوسروں کی مدد کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے، لوگوں کو یاد دلاتی ہے کہ اللہ نے انہیں نیکی اور برائی کا راستہ دکھایا ہے، اور یہ کہ انسان کی صحیح حیثیت اس کے اعمال میں مضمر ہے، نہ کہ اس کی دولت یا غرور میں۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: نہیں! مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم ہے جب کہ آپ (اے نبی) اس شہر میں مقیم ہیں (2-1)۔

نصیحت: اور مجھے باپ (آدم) اور ان کی اولاد کی قسم ہے۔ بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہیں پا سکے گا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اُڑا یا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے اور اسے (خیر و شر کی) دونوں راہیں نہیں دکھائیں (10-2)؟ مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی اور تم کیا جانو کہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے؟ کسی گردن کو غلامی سے چھُڑانا، یا فاقے (بھوک) کے دن، کسی قریبی یتیم، یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا (16-11)۔ پھر (اس کے ساتھ یہ ہے کہ) آدمی ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (خدا کی مخلوق کے لیے) رحم کی تلقین کرتے رہے۔ یہ دائیں ہاتھ والے لوگ ہیں۔ رہی یہ بات جو ہماری آیتوں کو ماننے سے انکاری ہیں وہ بائیں ہاتھ والے ہیں۔ ان کے لیے ایک آگ ہو گی جو انہیں گھیرے ہوئے ہے (20-17)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

91 سورت الشمس کے اسباق

سورۃ الشمس قرآن مجید کی 91ویں سورت ہے جس میں 15 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس میں روح کی تطہیر اور نیکی اور بدی کے نتائج پر زور دیا گیا ہے، تخلیق کے بارے میں قسمیں کھانے اور اس نکتے کو واضح کرنے کے لیے نافرمان ثمود قوم کی مثال دی گئی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: سورج کی قسم اور اس کی دھوپ کی، اور چاند کی جس طرح وہ اس کے پیچھے آتا ہے؛ اور دن کی قسم جب وہ سورج کو نمایاں کرتا ہے، اور رات کی قسم جب کہ وہ سورج کو ڈھانک لیتی ہے۔ اور آسمان کی قسم اور اس ذات کی قسم جس نے اسے بنایا۔ اور زمین کی قسم اور اس ذات کی قسم جس نے اسے پھیلایا۔ اور نفس انسانی کی قسم اور اس ذات کی قسم جس نے اسے ہموار کیا اور اس کو اس کی برائی اور اس کی پرہیز گاری اس پر الہام کر دی۔ یقیناً کامیاب ہُوا وہ جس نے نفس کو پاک کیا، اور جو اسے دبائے گا وہ برباد ہو جائے گا (10-1)۔

کافر: ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (حق کو) جھٹلایا۔ جب ان میں سے سب سے زیادہ بدبخت غصے سے اٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی اونٹنی کو نہ چھیڑو اور اسے پانی پینے سے نہ روکو۔ لیکن انہوں نے اس کی بات کو جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا۔ چنانچہ ان کے رب نے ان کے گناہ کے نتیجے میں ان پر عذاب بھیجا اور سب کو برابر کر دیا اور اسے (اس عمل کے) کسی برے نتیجے کا اندیشہ نہیں (15-11)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

92 سورت اللّیل کے اسباق

سورۃ الّیل قرآن مجید کی 92ویں سورت ہے جس میں 21 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ لوگوں کی متضاد کوششوں کے بارے میں بتاتی ہے۔ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ جو کنجوس اور بے پرواہ ہیں، یہ سورت بتاتی ہے کہ اللہ پہلی قسم کے لوگوں کے لیے آسانی کا راستہ اور دوسری قسم کے لوگوں کے لیے سختی کا راستہ آسان کرے گا۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: بے شک سیدھا راستہ دکھانا ہمارے ذمہ ہے اور آخرت اور دنیوی زندگی دونوں ہمارے لیے ہیں۔ پس میں نے تمھیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے(14-12)۔

مومن: اور اس آگ سے سب سے زیادہ متقی شخص کو دور رکھا جائے گا جو اپنا مال پاک کرنے کے لیے دیتا ہے۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے جس کا بدلہ اسے دینا ہو۔ وہ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے، اور وہ یقیناً (اس سے) راضی ہو جائے گا(21-17)۔

کافر: جہنم میں نہیں جلے گا مگر وہ بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا(16-15)۔

نصیحت: رات کی قسم جب وہ پھیلتی ہے، اور دن کی جب وہ چمکتا ہے، اور اس ذات کی قسم جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا، درحقیقت تمہاری کوششیں مختلف مقاصد کے لیے ہیں۔ پس جس نے (خدا کی راہ میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) اجتناب کیا اور نیکی پر یقین رکھا، ہم اس کے لیے آسان راستہ آسان کر دیں گے۔ جس نے بخل کیا اور اللہ سے بے نیازی برتی اور نیکی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے۔ اور جب وہ ہلاک ہو جائے گا تو اس کا مال اس کے کیا کام آئے گا(11-1)؟

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

93 سورت الضحیٰ کے اسباق

سورۃ الضحیٰ قرآن مجید کی 93ویں سورت ہے جس میں 11 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ پیغمبر محمدؐ کے لیے ایک تسلی بخش اور حوصلہ افزا پیغام ہے، جس میں انہیں یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ اللہ نے انہیں نہیں چھوڑا ہے اور ان کا مستقبل ان کے ماضی سے بہتر ہوگا، شکر گزاری اور کم نصیبوں کی دیکھ بھال کی اہمیت پر زور دیا۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: روشن دن کی قسم، اور رات کی قسم جب وہ سکون سے طاری ہو جائے گی، آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا ہے۔ اور یقیناً بعد کا زمانہ تمہارے لیے پچھلے دور سے بہتر ہے اور عنقریب

تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ کیا اس نے تمہیں یتیم نہیں پایا پھر اس نے تمہیں پناہ دی؟ اور اس نے تمہیں راستے سے بے خبر پایا، پھر اس نے تمہاری رہنمائی کی، اور اس نے تمہیں نادار پایا، پھر تمہیں غنی کر دیا۔ لہٰذا یتیم کے ساتھ سختی نہ کرو، اور مانگنے والے کو نہ جھڑکو، اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو (1-11)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

94 سورت الانشراح کے اسباق

سورۃ الانشراح قرآن مجید کی 94ویں سورت ہے جس میں 8 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ ایک تسلی بخش اور حوصلہ افزا سورت ہے، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی آتی ہے، اور یہ کہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے بعد، اطاعت کی کوشش کرنی چاہیے اور امید کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: (اے نبی!) کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا؟ اور تم پر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جس نے تمہاری کمر کو توڑ رکھا تھا۔ اور تمہاری خاطر تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے! لہٰذا، جب آپ فارغ ہوں، تو عبادت کی مشقت میں لگ جائیں، اور اپنی تمام تر توجہ اپنے رب کی طرف کر دیں (1-8)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

95 سورت التین کے اسباق

سورۃ التین قرآن مجید کی 95ویں سورت ہے جس میں 8 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ بہترین شکل میں انسانیت کی تخلیق اور ان کی عظمت اور انحطاط دونوں کے امکانات پر زور دیتا ہے، آخر کار ثواب بخش زندگی کے لیے ایمان اور اعمال صالحہ کی اہمیت، اور خدا کے فیصلے کے انصاف پر روشنی ڈالتا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

نصیحت: انجیر اور زیتون اور کوہ سینا اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم، ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا، پھر ہم نے اسے پست سے پست کر دیا، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ پس اس کے بعد کون ہے جو آپ کو جزا و سزا کے بارے میں جھٹلا سکتا ہے؟ کیا اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے (1-8)؟

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

96 سورت العلق کے اسباق

سورۃ العلق قرآن مجید کی 96ویں سورت ہے جس میں 19 آیات ہیں۔اس کا نام دوسری آیت سے لیا گیا ہے۔روایات میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پیغمبرؐ پر پہلی وحی ہے، جس میں پڑھنے، علم اور انسانیت کی تخلیق کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، ساتھ ہی ساتھ تکبر اور دوسروں کو نیکی کے راستے سے روکنے کے خلاف تنبیہ بھی کی گئی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔ **جس نے قلم سے علم سکھایا،انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا**(5-1)۔

نصیحت: تمہارا کیا خیال ہے: اگر وہ (بندہ) راہ راست پر ہو۔ یا وہ پرہیز گاری کی تلقین کرتا ہو؟آپ کا کیا خیال ہے، اگر منع کرنے والا (حق) کو جھٹلائے اور منہ پھیر لے؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ ہر گز نہیں! اگر وہ باز نہ آئے تو ہم اسے پیشانی کے بال سے پکڑ کر گھسیٹیں گے، وہ پیشانی جو جھوٹی اور سراسر گناہ گار ہے۔ تو وہ اپنے حامیوں کے گروہ کو بلالے۔ ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلائیں گے۔ نہیں، ہر گز نہیں! اس کی اطاعت نہ کرو اور سجدہ کرو اور (اپنے رب کا) قرب حاصل کرو(19-11)۔

تنبیہ: ہر گز نہیں! انسان سرکشی کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے، (حالانکہ) تیرے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو بندے کو نماز کے وقت منع کرتا ہے(10-6)؟

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

97 سورت القدر کے اسباق

سورۃ القدر قرآن مجید کی 97ویں سورت ہے جس میں 5 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ لیلۃ القدر کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے،اس کی برکات اور اہمیت پر زور دیتی ہے، یہ بتاتی ہے کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جس میں فرشتے اور روح احکام کے ساتھ نازل ہوتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

نصیحت: ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے، طلوع فجر تک(5-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

98 سورت البیّنہ کے اسباق

سورۃ البینہ قرآن مجید کی 98ویں سورت ہے جس میں 8 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔اس میں ایمان اور عمل صالح کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں وہ تمام مخلوقات میں بہترین ہیں جبکہ کافر سب سے برے ہیں۔

مضامین کا خلاصہ

مومن: جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے وہ یقیناً بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہیشگی کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے۔ یہ سب اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے (8-7)۔

کافر: اہل کتاب اور مشرکوں میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ تمام مخلوقات میں بدترین ہیں (6)۔

نصیحت: اہل کتاب میں سے کافر اور مشرک اس وقت تک (اپنے کفر سے) باز نہیں آئیں گے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آ جائے جو اللہ کی طرف سے ایک رسول ہے جو ان کو صحیح اور صحیح تحریروں پر مشتمل مقدس صحیفے پڑھ کر سنائے گا۔ اس سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہ فرقوں میں بٹے نہیں تھے یہاں تک کہ ان کے پاس واضح بات آ گئی اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے اس کی طرف متوجہ ہوں، اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ کیونکہ یہی سب سے زیادہ سچا اور صحیح مذہب ہے (5-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

99 سورت الزلزال کے اسباق

سورۃ الزلزال قرآن مجید کی 99ویں سورت ہے جس میں 8 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ قیامت کے دن کو بیان کرتی ہے، جب زمین کانپے گی، اور انسانیت کو اپنے اعمال کا سامنا کرنے کے لیے زندہ کیا جائے گا، ہر عمل کے ساتھ، خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو، حساب لیا جائے گا۔

مضامین کا خلاصہ

اخر الزماں: جب زمین اپنی پوری شدّت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی۔ اور زمین اپنے اندر سے تمام بوجھ نکال دے گی اور انسان کہے گا کہ اس پر کیا گزری ہے؟ اس دن وہ جو کچھ (اس پر) ہوا وہ بیان کرے گی، کیونکہ تیرا رب اسے (ایسا کرنے کا) حکم دے گا۔ اس دن لوگ مختلف گروہوں کی شکل میں آئیں گے تاکہ ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو وہ اسے دیکھ لے گا (8-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

100 سورت العٰدیٰت کے اسباق

سورۃ العدیٰت قرآن مجید کی 100 ویں سورت ہے جس میں 11 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ انسان کی ناشکری اور دنیاوی فائدے کے لیے اس کی شدید محبت، گھوڑوں کی اپنے مالکوں کے ساتھ وفاداری کو اجاگر کرتی ہے، اور روزِ قیامت اعمال اور رازوں کی چھان بین سے خبردار کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

نصیحت: ان (گھوڑوں) کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں، پھر (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں جھاڑتے ہیں، پھر صبح سویرے چھاپہ مارتے ہیں، پھر ایسا کرتے ہوئے غبار اٹھاتے ہیں۔ پھر اسی حالت میں مجمع میں گھس جاتے ہیں۔ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، اور وہ خود اس کا گواہ ہے۔ دنیاوی مال و دولت کو دل سے عزیز رکھتا ہے۔ لیکن کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب قبروں میں جو کچھ (دفن) ہے وہ سب باہر نکالا جائے گا اور سینوں میں جو کچھ (مخفی) ہے اسے برآمد کر کے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی؟ یقیناً اُن کا رب اُس دن اُن سے خوب باخبر ہو گا (11-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

101 سورت القارعہ کے اسباق

سورۃ القارعہ قرآن مجید کی 101 ویں سورت ہے جس میں 11 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔اس میں قیامت کے دن کو بیان کیا گیا ہے، ایک عظیم آفت کا دن، جہاں لوگ الجھنوں میں ہوں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہوں گے، عمل صالح کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، کیونکہ نیکیوں کے بھاری پلڑے والے نعمتوں میں ہوں گے، جب کہ ہلکے پلڑے والوں کو بھڑکتی ہوئی آگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مضامین کا خلاصہ

اخر الزماں: عظیم آفت! عظیم آفت کیا ہے؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ بڑی آفت کیا ہے؟ جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ مختلف رنگوں کی اون کی طرح ہوں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ نعمت کی حالت میں ہو گا اور جس کا پلڑا ہلکا ہو گا اس کے رہنے کے لیے گہرا گڑھا ہو گا۔ اور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ایک بھڑکتی ہوئی آگ (11-1)!

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

102 سورت التکاثر کے اسباق

سورۃ التکاثر قرآن مجید کی 102 ویں سورت ہے جس میں 8 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ دنیاوی مسابقت اور دولت اور حیثیت کے حصول میں محو ہونے سے خبردار کرتی ہے کہ انسان آخرت اور اس احتساب کو بھول نہ جائے۔

مضامین کا خلاصہ

اخر الزماں: تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دُھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ گئے۔ ہر گز نہیں! عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا! ایک بار پھر (اچھی طرح سے غور کریں) ہر گز نہیں! عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ نہیں! اگر تمہیں یقین کے ساتھ علم ہوتا (اس طرزِ زندگی کا انجام تم کبھی ایسا نہ کرتے)۔ تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ ایک بار پھر (اچھی طرح سے یاد رکھیں کہ) آپ اسے ضرور دیکھیں گے۔ پھر اس دن تم سے زندگی کی نعمتوں اور آسائشوں کا ضرور حساب لیا جائے گا (1-8)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

103 سورت العصر کے اسباق

سورۃ العصر قرآن مجید کی 103 ویں سورت ہے جس میں 3 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ وقت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے خبردار کرتی ہے کہ انسانیت خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں، عمل صالح کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو سچائی اور صبر کی ترغیب دیتے ہیں۔

مضامین کا خلاصہ

تنبیہ: زمانے کی قسم! انسان یقیناً خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے (1-3)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

104 سورت الھمزۃ کے اسباق

سورۃ الھمزۃ قرآن مجید کی 104 ویں سورت ہے جس میں 9 آیات ہیں۔ یہ اس برائی کی مذمت کرتی ہے جو زمانہ جاہلیت میں مادہ پرستوں کے درمیان رائج تھیں۔

مضامین کا خلاصہ

تنبیہ: برباد ہے ہر وہ شخص جو دوسروں کی غیبت کرتا ہے اور منہ پہ طعنہ دینے کا عادی ہے، جو مال جمع کرتا ہے اور بار بار گنتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ نہیں، ہر گز نہیں! اسے کچلنے والی جگہ میں ڈالا جائے گا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ کچلنے کی جگہ کیا ہے؟ یہ اللہ کی آگ ہے جو بھڑکتی ہے جو دلوں کو جلا دے گی۔ وہ ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی (اس طرح) کہ وہ لمبے لمبے ستونوں میں (بند) ہوں گے (1-9)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

105 سورت الفیل کے اسباق

سورۃ الفیل قرآن مجید کی 105 ویں سورت ہے جس میں 5 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔اس میں ابرہہ کی قیادت میں فوج کی کہانی بیان کی گئی ہے، جس نے کعبہ کو تباہ کرنے کی کوشش کی، لیکن اللہ نے پرندے بھیجے جنہوں نے پتھر برسائے کر اس کی فوج کو تباہ کر دیا۔

مضامین کا خلاصہ

غور کریں: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کیا اُس نے اُن کے منصوبے کو بیکار نہیں کر دیا؟ اور ان پر پرندوں کے غول اتارے جو ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برساتے تھے۔ پھر اس نے ان کو مویشیوں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا (5-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

106 سورت قریش کے اسباق

سورۃ قریش قرآن مجید کی 106 ویں سورت ہے جس میں 4 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ قریش کے قبیلے کے لیے ایک مختصر لیکن زبردست یاددہانی ہے، جو مکہ پر غلبہ رکھتے تھے، اللہ کے گھر کی خدمت کرنے کے لیے، جس نے ان کی حفاظت کی تھی۔

مضامین کا خلاصہ

کافر و مشرک: اس لیے کہ قریش سردیوں اور گرمیوں کے سفر کے عادی ہو گئے ہیں۔ پس انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے۔ جس نے انہیں بھوک (قحط) سے بچایا اور خوف سے محفوظ رکھا (4-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

107 سورت الماعون کے اسباق

سورۃ الماعون قرآن مجید کی 107 ویں سورت ہے جس میں 7 آیات ہیں۔اس کا نام ساتویں آیت سے لیا گیا ہے۔یہ ان لوگوں کی منافقت کو نمایاں کرتی ہے جو ظاہری طور پر تقویٰ کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن یتیموں اور غریبوں کی مدد کرنے جیسی "چھوٹی مہربانیوں" کو نظرانداز کرتے ہیں۔

مضامین کا خلاصہ

تنبیہ: کیا تم نے اسے دیکھا ہے جو آخرت کی جزا و سزا کو جھٹلائے؟ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پھر تباہی ہے نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں (7-1)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

108 سورت الکوثر کے اسباق

سورۃ الکوثر قرآن مجید کی 108 ویں سورت ہے جس میں 3 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ حضرت محمدؐ کو بہت زیادہ بھلائی کی یقین دہانی کراتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

محمدؐ: (اے نبی!) ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے۔پس صرف اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔بے شک تیرا دشمن ہی جڑ کٹا ہے (1-3)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

109 سورت الکافرون کے اسباق

سورۃ الکافرون قرآن مجید کی 109 ویں سورت ہے جس میں 6 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ سورت مذہبی آزادی اور اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان ایک واضح اور قطعی فرق کا اعلان کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

مومن و کافر: کہو: "اے کافرو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں، نہ میں ان کی عبادت کرتا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا ہے" (1-6)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

110 سورت النصر کے اسباق

سورۃ النصر قرآن مجید کی 110 ویں سورت ہے جس میں 3 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔یہ اسلام کی فتح اور مذہب کو لوگوں کے بڑے پیمانے پر قبول کرنے کا اعلان کرتی ہے، نبی محمدؐ کو اللہ کی حمد کرنے اور معافی مانگنے کی ہدایت کرتی ہے۔

مضامین کا خلاصہ

نصیحت: جب اللہ کی مدد آئے اور فتح نصیب ہو جائے۔اور (اے نبیؐ) آپ دیکھیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کرو۔بے شک، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے (1-3)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

111 سورت لہب کے اسباق

سورة لہب قرآن مجید کی 111 ویں سورت ہے جس میں 5 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔اس میں ابولہب اوراس کی اہلیہ کی دائمی سزا کو بیان کیا گیاہے،جو پیغمبر اسلام کے سخت مخالف تھے۔

مضامین کا خلاصہ

کافر: ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ بالکل ناکام ہو گیا۔اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کچھ کام نہ آیا۔ یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور اس کی بیوی بھی، لگائی بجھائی کرنے والی ۔ اس کی گردن میں کھجور کی بنی ہوئی رسی ہو گی (1-5)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

112 سورت الاخلاص کے اسباق

سورة الاخلاص قرآن مجید کی 112 ویں سورت ہے جس میں 4 آیات ہیں۔اس کا نام اخلاص کے تصور سے لیا گیا ہے۔ یہ اللہ کی وحدانیت (توحید) کا ایک طاقتور اثبات ہے، جو اس کے منفرد، مطلق اور خود مختار ہونے کا اعلان کرتی ہے، جس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اللہ: کہو: "وہ اللہ، اکیلا ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے، اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے" (1-4)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

113 سورت الفلق کے اسباق

سورة الفلق قرآن مجید کی 113 ویں سورت ہے جس میں 5 آیات ہیں۔اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ یہ مسلمانوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ مخلوقات کے شر سے، رات کی تاریکی، گرہیں پھونکنے والوں اور حسد کرنے والوں سے اللہ کی پناہ مانگیں۔

مضامین کا خلاصہ

دعا: کہو: میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والے (مردوں اور عورتوں) کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے (1-5)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

114 سورت الناس کے اسباق

سورۃ الناس قرآن مجید کی 114 ویں سورت ہے جس میں 6 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ اس میں وسوسہ ڈالنے والے (شیاطین) کے شر اور اس کے برے اثرات سے اللہ کی پناہ مانگنے پر زور دیا گیا ہے، مومنوں کو یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ وہ خدا کی وحدانیت پر قائم رہیں اور اس کی الٰہی حکومت کے تابع ہو جائیں۔

مضامین کا خلاصہ

دعا: کہو: "میں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے حقیقی معبود کی پناہ مانگتا ہوں، وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو بار بار پلٹ کر آتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے" (6-1)۔

میں اختتامی کلمات سے پہلے چاہتا ہوں کہ قارئین "ماہر القادریؒ کی نظم" کو پڑھ کر اپنا محاسبہ کریں۔

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں
آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں
دھودھو کے پلایا جاتا ہوں

جُزدان حریر و ریشم کے
اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے
خوشبو میں بسایا جاتا ہوں

جس طرح سے طوطے مینا کو
کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں
اس طرح سکھایا جاتا ہوں

جب قول وقسم لینے کے لیے
تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے
ہاتھوں پہ اُٹھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی رہتے ہیں
آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں ہر اک جلسہ میں
پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے
سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں
سو بار رُلایا جاتا ہوں

یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے
قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں
ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

کس بزم میں مجھ کو بار نہیں کس عُرس میں میری دُھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

قرآن کتاب ہدایت ہے، دنیاوی امتحان میں کامیابی کی کنجی ہے، بغیر سمجھے پڑھنے سے امتحان میں فیل ہونے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

اختتامی کلمات

ہم انسانوں کو صرف حیوانی جبلتوں سے جینے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا۔ زمین پر اللہ کا نائب ہونے کے ناطے، ہمارے وجود کا مقصد قرآن کے احکامات کے مطابق اپنی عقل کو تعمیری طور پر استعمال کرتے ہوئے آپس میں اور تمام مخلوقات اور ماحول کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ بحثیت مخلوق ہماری برتری ہماری عقل اور شعور کی وجہ سے ہے۔ ہم تنقیدی طور پر تجزیہ، پیچیدہ مسائل کو حل کرنے، ایجادات کرنے اور کائنات پر غور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ **انسان میں ہمدردی، رحم، اور اس جیسی دیگر خصوصیات اسے دوسری مخلوقات سے ممیز کرتی ہیں۔** یہ خصوصیات اسے مضبوط بندھن بنانے، تعاون کو فروغ دینے، اور قرآن کی رہنمائی پر غور کرتے ہوئے انصاف اور باہمی احترام پر مبنی معاشرہ قائم کرنے کے قابل بناتی ہیں۔

سائنس اور دیگر شعبوں میں ترقی کی ہماری صلاحیتیں لامحدود ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم علم اور ایجادات کی حدود کو آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ تاہم ہماری زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جب ہم اپنے وجود میں خالی پن محسوس کرتے ہیں، یا الجھن اور اداسی میں گھر جاتے ہیں، تب ہم اپنے وجود کے مقصد پر سوال اٹھانا شروع کر دیتے ہیں اور اس کو سمجھنے کے لیے تڑپتے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر آج تک خالق نے ہماری رہنمائی کے لیے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل کو کتابوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ قرآن اس کی آخری کتاب ہے جو محمدؐ پر نازل ہوئی۔ قرآن ہمارے دنیوی وجود کے مقصد کو واضح کرتی ہے۔ اس میں ہمارا خالق کہتا ہے کہ: **اس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے، اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی (67:2)۔ میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری ہی بندگی کریں (51:56)۔ اور تمہارے ربّ کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، کوئی اس کے فرامین کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (6:115)۔**

قرآن خالق کی طرف سے آخری ناقابل تغییر پیغام ہے، جو دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے تمام شعبوں میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ عقل کے استعمال پر زور دیتا ہے، اور جو لوگ اپنی عقل کا استعمال نہیں

کرتے انہیں گدھا، مویشی یا بدتر کہتا ہے۔ قرآن میں اللہ کے الفاظ اس کی اہمیت پر زور دیتے ہیں: **یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں** (2:2)۔ **رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں** (2:185)۔ **یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ** (14:1)۔ **یہ انہیں امن کی راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے** (5:16)۔ **حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لیے بڑا اجر ہے** (17:9)۔

قرآن ہماری دنیاوی زندگی میں ہماری رہنمائی کرتا ہے، یہ ہمیں بتاتا ہے کہ خالق اور مخلوق کے فرائض کو کیسے پورا کرنا ہے۔ یہ ہمیں اس کی نعمتوں کی قدر کرنے اور چیلنجز کے دوران ثابت قدم رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ قرآن پر غور کرنے سے خالق اور اس کی صفات کے بارے میں ہماری سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے، اس طرح اس کے ساتھ ہمارا رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔ قرآن انسانیت کے لیے اس کی رحمت، محبت اور مہربانی کو بیان کرکے ہمارے دلوں کو سکون بخشتا ہے جو اس سے حقیقی محبت کو پروان چڑھاتی ہے۔ ہم قرآن پر جتنا گہرائی سے غور کریں گے، اللہ کا خوف ہم پر غالب آجائے گا، اور ہم اس کی عظمت سے متاثر ہوں گے۔

قرآن سائنس کی کتاب نہیں بلکہ نشانیوں کی کتاب ہے۔ اس میں حال ہی میں دریافت ہونے والے مختلف سائنسی حقائق کا تذکرہ ہے، جو اس کے اندر موجود سچائی کی تصدیق کرتی ہیں۔ ان حقائق میں بگ بینگ کے ساتھ کائنات کی تخلیق، شہد کی طبّی خصوصیات، جنین کے معجزات، سمندر کے اسرار، پہاڑوں کا زمین کو کھونٹی کے طور پر مستحکم کرنا، اور خلا میں گردش کرنے والے سیارے شامل ہیں۔ مسلمانوں کو قرآن کو سمجھنے اور اسے اپنی زندگیوں میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ اس کی آیات پر غور و فکر کرنے سے حکمت، روحانی پرورش اور خالق کے ساتھ قربت پیدا ہوتی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (بخاری 5027)۔ مزید یہ کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: **کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ اختلاف بیانی پائی جاتی** (4:82)۔

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ انسانوں اور جنوں کے لیے موت کے بعد زندگی ہے کیونکہ دونوں کو آزاد مرضی دی گئی تھی۔ وہ قیامت کے دن فیصلے کے لیے زندہ کیے جائیں گے۔ مومنوں کے لیے جنت جنھوں نے نیک اعمال کیے۔ درمیان میں رہنے والوں کے لیے اعراف نامی جگہ اور کافروں، منافقوں اور مومنین میں سے ظالموں کے لیے جہنم۔ جہنم میں ایک کنواں ہے جس سے جہنم بھی اللہ کی پناہ مانگتی ہے، یہ شرپسند علماء کے لیے ہے جنھوں نے اس کے بندوں کو محض دنیاوی فائدے کے لیے گمراہ کیا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: "قرآن والے (یعنی جنہوں نے اسے اپنی زندگیوں میں لاگو کیا) قیامت کے دن لائے جائیں گے، سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران عمل کرنے والوں کی طرف سے بحث کریں گی" **(بخاری)**۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: ہر نبی کو معجزات دیے گئے جن کی وجہ سے لوگ ایمان لائے، لیکن جو مجھے دیا گیا ہے وہ قرآن ہے جو اللہ نے مجھ پر نازل کیا۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ میرے پیروکار قیامت کے دن تمام انبیاء کے تمام پیروکاروں سے بڑھ جائیں گے (مسلم)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: "قرآن کو شفاعت کی اجازت دی گئی ہے، جو شخص اسے اپنے سامنے رکھے گا (یعنی اس میں غور کرے گا اور اس پر عمل کرے گا) تو وہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو اسے اپنے پیچھے رکھے گا، (یعنی اس کو نظر انداز کرے گا) وہ اسے جہنم میں لے جائے گا" **(ابن حبان)**۔ اے اللہ ہمیں معاف فرما، ہماری رہنمائی فرما، اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا پیشوا بنا۔ آمین !

اے اللہ تیرے بہت سے حقوق ہم پر واجب الادا ہیں جو ہم نے ادا نہیں کیے اور تیری مخلوق کے بہت سے حقوق ہم پر واجب الادا ہیں جو ہم نے ادا نہیں کیے ۔ اے اللہ جو تیرے حقوق ہیں تو انہیں معاف فرما اور اے اللہ جو تیری مخلوق کے حقوق ہیں تو ان کا ذمہ لے لے، مالک تو ان کا ذمہ لے لے ۔ اے مہربان ربّ ہمیں اپنی رحمت سے جہنم کی آگ سے بچا لے۔ اے اللہ اگر تو نے انصاف سے کام لیا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ اے اللہ تیری رحمت ہمارے گناہوں سے کہیں بڑھ کر ہے، ہمیں تیری رحمت پر بھروسہ ہے اپنے اعمال پر نہیں۔ آمین !